پیغام مدینہ

جلد سوم

ندیم ایاز

مکتبہ دارالرحیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

الحمدللہ،اللہ تعالی کے خصوصی فضل وکرم سے آج اس کتاب کی تیسری جلد کی تکمیل ہوئی میں نے خود اپنے لئے اس کتاب کو بہت مفید پایااور کیوں نہ ہو کہ یہ توصاف اور واضح پیغامات پر مبنی ہے جن کا سمجھناہر خاص وعام کے لئے بالکل آسان ہے۔پھر بھی کسی جگہ مشکل پیش آئے تواپنے محلے کے علماء سے پوچھ لیاکریں یامجھ سے واٹس ایپ نمبرپہ رابطہ کریں۔یہ سب کام اس نیت سے کیاہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگ مستفید ہوسکیں۔یہ کتاب علماء، طلباءاور عوام سب کے لئے مفید ہے۔شیخ کامران یاسین صاحب سے باقاعدہ اجازت لے کر یہ مضامینislamfort.comویب سائٹ سے ہوبہولئے گئے ہیں(مضامین کی فہرست کتاب کے آخر میں موجود ہے)پھر بھی علماء سے درخواست ہے کہ جہاں کہیں بھی کسی بھی قسم کی غلطی ہوئی ہوتومجھے ضرورآگاہ کرلیں تاکہ آیندہ اسے غلطیوں سے پاک کرکے مزید بہتر بنایاجاسکے۔میں اپنے بہن بھائیوں اور شاگردوں سے خصوصی طورپر اور تمام مسلمانوں سے عمومی طورپہ درخواست کرتاہوں کہ اس کتاب کاخود بھی مطالعہ کریں اور بیوی بچوں سے بھی مطالعہ کروائیں۔سکول کالج اور کمپنیوں کے انتظامیہ سے درخواست ہے کہ کچھ وقت درس قران وحدیث کے لئے بھی دے دیں طلباءاور ملازمین کے مثبت کردار کی تعمیر میں یہ ایک اہم پیش رفت ہوگی۔یہ کتاب ایک آسان اور قابل فہم مجموعہ ہے یہ تمام مسلمانوں کے لئے ہے کسی خاص مسلک،فرقے یا تنظیم کی کتاب نہیں ہے۔اللہ تعالی سے دعاگوہوں کہ اس کتاب کو تمام مسلمانوں کے لئے نافع بنائے اور صدقہ جاریہ بنادے آمین۔اللہ تعالی سے میرے لئے،میرے والدین،بیوی بچوں اور بہن بھائیوں کے لئے دعاکیجئے۔کہ اللہ تعالی ہمیں دنیااور آخرت کی بھلائیاں عطافرمائے۔تمام عالم اسلام کو بلکہ تمام انسانیت کو دعامیں یادرکھاکریں اللہ تعالی سے آپ کے لئے دعاگوہوں۔جزاک اللہ خیرا

قاری شیخ ندیم ایاز حفظہ اللہ تعالی

27ستمبر2021کراچی

whatsapp00923172134743

Peaceofmindna.com website

Peaceofmind.na facebook page

مختصر تعارف

میں نے قرآن کریم قاری نورالامین صاحب کے پاس حفظ کیاآخری 4 پارے بنوری ٹاون میں ۱۱ دن میں حفظ کئے۔ حفظ دور قاری ظاہر صاحب کے پاس کیا، درس نظامی کی کتابیں شیخ عبدالوکیل صاحب، عنایت اللہ صاحب، شیر عالم صاحب، روح الامین صاحب، عبدالروف صاحب، ھاشم صاحب اور صدرالشھید صاحب اور بھی علماء سے کتابیں پڑھیں میں ان سب کے لئے دعا گو ہوں۔

دورہ تفسیر القرآن شیخ عبدالسلام رحمہ اللہ، شیخ امین اللہ صاحب، شیخ افضل خان شاہ پور شیخ، شیخ طیب صاحب، شیخ امیر حسین باچاصاحب، شیخ ولی اللہ رحمہ اللہ اور شیخ روح الامین صاحب سے کئے۔

اتحادالمدارس مردان اور وفاق المدارس السلفیہ فیصل آباد سے درس نظامی کے امتحانات دیئے۔ تجوید اور حفظ کی بھی وفاق سے امتحان دیئے اور سب کے سند حاصل کئے۔ادیب عربی کا امتحان دیااور سند حاصل کی۔

تقابل ادیان کے تمام کورسز کئے۔ میٹرک میں سکول میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔ ہمارے گاوں میں میٹرک کا جو سب سے پہلا بیچ پاس ہوااس میں میرے والد صاحب رحمہ اللہ تعالی نے پہلی پوزیشن لی تھی اور اب بھی ان کا نام سکول میں پوزیشن لینے والوں کی لسٹ میں اول لکھا ہوا ہے۔ میں نے علم نفسیات میں بی ایس کیا، پاکستان انسٹیٹیوٹ آف مینجمنٹ سے انڈسٹریل اینڈ ارگنائزیشنل سائکالوجی میں ڈپلومہ کیا، ہیپی لائف سائکولوجیکل سروسز سے چھ مہینے کا کورس کلینیکل سائکالوجی میں کیا۔ کمپلیمینٹری تھراپیز میں ڈپلومہ سری لنکا سے، این ایل پی اور ہپناسز کورسز سر ارسلان لاڑیک اور سر سدید مرزا کے ذریعے امریکن بورڈ آف نیورولنگویسٹک پروگرامنگ سے کیا، پریسٹن یونیورسٹی سے ڈاکٹر عمران صاحب سے این ایل پی کے ایک سالہ کورس میں داخلہ لیا لیکن ایک سیمیسٹر کے بعد مکمل نہیں کر سکا۔ ایم فل نفسیات میں داخلہ ہواایک سیمیسٹر کے بعد وہ بھی پورا نہ کر سکا یہ میری زندگی کا تاریک پہلو ہے کہ کچھ کاموں میں میں نے استقامت اختیار نہیں کی۔ اب بھی میں ایک تین سالہ کورس کر رہا ہوں جس کا دوسرا سال جاری ہے اب دیکھنا ہے کہ یہ مکمل کرتا ہوں یا نہیں؟ اللہ تعالی توفیق عطا فرمائے آمین۔

کئی آن لائن کورسز مکمل کئے اور ایک خاصی تعداد میں سیمینارز اور ورکشاپس اٹینڈ کئے۔

عمرہ کے سفر میں جدہ، مکہ۔ مدینہ اور خیبر کے علاقوں کی زیارت نصیب ہوئی الحمد للہ۔ دبئ کے سفر میں ڈاکٹر ذاکر نائک صاحب کے تین روزہ پیس کانفرنس میں شرکت کی اور مختلف خوبصورت مقامات اور خصوصا ابوظھبی کی مشہور شیخ زید مسجد جانا ہوا۔

13 مرتبہ خود دورہ تفسیر القرآن کے درس دئے مختلف مقامات پر۔ اس کے علاوہ روزانہ کے دروس اور جمعہ کے خطبات اللہ تعالی کی توفیق سے بے شمار ہیں۔ مسجد ابراھیم میں پورے دس سال خطابت اور درس کے فرائض سرانجام دیئے۔

بہت سے طلباء اور طالبات نے مجھ سے قرآن وحدیث سیکھا میں ان سب کے لئے دعا گو ہوں یہ سب میرے اور میرے اساتذہ کے لئے صدقہ جاریہ ہیں۔

تالیفات

(1)قرآنی دعائیں

(2)اللہ کے بندے مادہ پرست نہیں ہوتے

(3)اصلاح النساء

(4)طرق التفسیر

(5)قرآن مجید کی تفسیر کے اقسام

(6)المناھج المختلفۃ للمفسرین

(7)الکبائر التی ذکرھا الإمام الذھبي

(8)اسلام سائنس اور الحاد

(9)ملحدین کے پچاس اعتراضات کے جوابات

(10)ملحدین کی اصلاح

(11)خدا کے بارے میں ملحدین کی پریشانی کا علاج

(12)پاکستان میں اسلامی دستور کے لیے علماء کے 22 متفقہ نکات

(13)أسھل طریقۃ لحفظ القرآن الکریم

(14)صحیفہ ہمام بن منبہ

(15)المعجم الصغیر للطبرانی

(16)پیغام مدینہ جلد اول

(17)پیغام مدینہ جلد دوم

(18)پیغام مدینہ جلد سوم

(19)پیغام مدینہ جلد چہارم

(20)پیغام مدینہ جلد پنجم

(21)پیغام مدینہ جلد ششم

(22)پیغام مکہ جلد اول

(23)مقالات حصن المسلم جلد اول

(24)مقالات سیرت جلد اول

(25)مقالات سیرت جلد دوم

(26)مقالات سیرت جلد سوم

(1) لا حول ولا قوة الا باللہ کی فضیلت

فضیلۃ الشیخ جسٹس حسین بن عبد العزیز آل الشیخ حفظہ اللہ

پہلا خطبہ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، وہی نیک لوگوں کا ولی ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی بھی معبودِ بر حق نہیں وہ تنہا اور یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، وہی گزشتہ و پیوستہ لوگوں کا معبودِ بر حق ہے، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، آپ تمام انبیائے کرام اور رسولوں میں افضل ترین ہیں، یا اللہ! ان پر، ان کی آل، اور تمام صحابہ کرام پر رحمتیں، سلامتی، اور برکتیں نازل فرما۔

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا (70) يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا

الأحزاب—71/70

اے ایمان والو! تقوی الہی اپناؤ اور ہمیشہ سچ بولو۔ اللہ تمہارے معاملات سنوار دے گا اور تمہارے گناہ بھی بخش دے گا، جو بھی اللہ اور رسول اللہ کی اطاعت کرے تو وہ بہت بڑی کامیابی پا گیا۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

مسلمانو! میں تمہیں اور اپنے آپ کو تقوی الٰہی اپنانے کی نصیحت کرتا ہوں، یہی اللہ تعالی کی گزشتہ اور پیوستہ سب لوگوں کیلیے تاکیدی نصیحت ہے۔ دورِ حاضر میں کہ جہاں فتنوں کی بھرمار ہے، مشکلات بہت زیادہ ہیں، امت اسلامیہ پر دشمن مسلط ہو چکے ہیں، ان کی وجہ سے تکالیف کی اقسام بڑھ چکی ہیں، مصیبتیں متنوع ہو چکی ہیں، تو ایسے میں تمام پریشانیوں سے نکلنے کے یقینی راستے مسلمانوں کے سامنے رکھنا بہت ضروری ہے، ہمہ قسم کے دکھ، درد اور پریشانیوں سے نجات کے حقیقی اسباب بتلانے کی ضرورت مزید دوچند ہو جاتی ہے۔

مسلم اقوام!

یہ فانی زندگی اذیتوں اور زحمتوں سے بھری ہوئی ہے؛ فرمانِ باری تعالی ہے:

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي كَبَدٍ

البلد–4
یقیناً ہم نے انسان کو مشقت برداشت کرتے رہنے والا پیدا کیا۔

دنیاوی زندگی کی صعوبتوں اور پریشانیوں سے نکلنے کا عظیم طریقہ خلوت و جلوت میں تقوی الٰہی اپنانے میں پوشیدہ ہے، ان سے خلاصی کیلیے دن ہو یا رات ہر وقت اللہ تعالی سے رجوع کریں، دکھ سکھ ہر حالت میں اسی کے سامنے اظہارِ عاجزی کریں اور گڑگڑائیں، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا (2) وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

الطلاق–3/2
اور جو اللہ سے ڈرے اللہ تعالی اس کیلیے نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے۔[2] اور وہ اسے ایسی جگہ سے رزق عطا فرماتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوتا۔

اسی طرح فرمایا:

وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا

الطلاق–4
اور جو تقوی الٰہی اختیار کرے اللہ اس کے معاملات آسان فرما دیتا ہے۔

اللہ تعالی کے سامنے اظہارِ عاجزی وانکساری اور سب کچھ اللہ تعالی کے سپرد کرنے کی تعلیمات میں نبی ﷺ کی صحابہ کرام کو کی ہوئی نصیحتیں بھی شامل ہیں کہ صحابہ ان پر دل وجان، قولاًاور فعلاً عمل کریں، اٹھتے بیٹھتے اسی میں رنگے رہیں؛ چنانچہ آپ ﷺ نے ابو موسی رضی اللہ عنہ کو فرمایا تھا:

تم

"لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ"

[نیکی کرنے کی طاقت اور برائی سے بچنے کی ہمت اللہ کے بغیر ممکن نہیں] کہا کرو؛ کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے) بخاری، مسلم
ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: (مجھے میرے حبیب ﷺ نے تاکیدی نصیحت کی تھی کہ میں زیادہ سے زیادہ "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ" کہا کروں)

ان احادیث میں اس جلیل القدر ذکر کا تاکیدی حکم ہے، اس ذکر کے الفاظ مختصر لیکن معنی بہت عظیم ہے، اس ذکر کے زبان پر جاری ہونے سے دل کو یقین تام حاصل ہو جاتا ہے کہ فلاحِ دارین کیلیے صرف اللہ تعالی ہی مدد فرما سکتا ہے، اور جس کی اللہ مدد کر دے تو وہ ہی بامراد ہے، اور جسے وہ رسوا کر دے تو وہی نامراد ہے۔

اس ذکر کی وجہ سے بندے کو یہ یقینِ محکم ہو جاتا ہے کہ وہ خود یا کوئی اور ایک حالت سے دوسری حالت میں منتقل ہونے کی ذاتی طاقت کا حامل نہیں ہے، بندہ اپنا کوئی بھی کام تنہا مکمل نہیں کر سکتا، کسی بھی ہدف کو پانے کیلیے انتہائی مضبوط، بلند وبالا اور عظمت والی ذات باری تعالی کی جانب سے قوت کا ملنا ضروری ہے۔

اس ذکر میں انسان اپنی حقیقی کم مائیگی اور ناتوانی اپنے پروردگار کے سامنے رکھتا ہے، انسان یہ بھی کہتا ہے کہ اسے اپنے غالب اور زبردست خالق کی ہر وقت اور ہر لمحے ضرورت ہوتی ہے۔

جس وقت یہ ذکر انسانی زبان پر جاری ہو تو عین اس وقت دل عظیم الشان ذات کی وحدانیت کا اقرار کر رہا ہوتا ہے؛ کہ اسی سے مدد، کامیابی، تنگی سے نکلنے کا راستہ اور خوشحالی طلب کی جاتی ہے؛ فرمانِ باری تعالی ہے:

سَيَجْعَلُ اللَّهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا

الطلاق—7
عنقریب اللہ تعالی مشکل کے بعد آسانی فرمادے گا۔

ذکر کے باعث فلاح، کامیابی، خلاصی اور نجات ملتی ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

الانفال–45

اے ایمان والو! جب تمہارا کسی دشمن سے ٹکراؤ ہو تو اللہ کا بہت زیادہ ذکر کرو، تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

یہ ذکر ہر مسلمان کو اپنی حقیقی زبان اور زبانِ حال دونوں سے ہر وقت کرتے رہنا چاہیے؛ اور حقیقت میں یہی عقیدہ توحید کا جوہر ہے کہ انسان ظاہری و باطنی ہر اعتبار سے ہمہ وقت اللہ تعالی کے سامنے متواضع رہے، اسی سے تعلق ہو، اللہ تعالی کے سوا کسی سے بھی قوت وطاقت کی وصولی کو مسترد کر دے۔

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''مشکلات کا مقابلہ کرنے اور مصیبتیں جھیلنے کیلیے اس [لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ] ذکر کی حیران کر دینے والی اثر انگیزی ہے، نیز بادشاہوں اور بارعب شخصیات کے سامنے جانے اور پر خطر امور میں بھی یہ ذکر مؤثر ہے۔''

اللہ کے بندوں!

یہ عظیم واقعہ سنو! اس میں واضح ترین دلیل ہے کہ عقیدہ توحید کی طاقت کے ذریعے بڑی سے بڑی مشکل بھی آسان ہو جاتی ہے، اور سخت ترین پریشانیاں چاہے وہ کسی بھی قسم کی ہوں وہ بھی مندمل ہو جاتی ہیں۔

یہ واقعہ متعدد مفسرین اور دیگر اہل علم نے بیان کیا ہے اور اس کی سندوں کی صحت کم از کم حسن درجے کی ہے واقعہ یہ ہے کہ: عوف بن مالک کے بیٹے سالم کو مشرکوں نے قید کر لیا تو وہ نبی ﷺ کے پاس آئے اور کہا: ''اللہ کے رسول میرے بیٹے کو دشمنوں نے قید کر لیا ہے اور گھر میں بھی فاقہ کشی ہے''، تو اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (آل محمد کے پاس بھی کل شام تک ایک مد [دونوں ہاتھوں کے بھراؤ کے برابر] غلہ تھا، تقوی الٰہی اختیار کرو اور صبر سے کام لو اور ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ'' کثرت سے کہو)، ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ نے انہیں اور ان کے بیٹے کی ماں کو بھی کثرت سے اس ذکر کا حکم دیا، اس پر انہوں نے عمل کیا، عوف بن مالک رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں ہی تھے کہ ان کا بیٹا واپس آ گیا، اور دشمن کو پتا بھی نہ چلا، ساتھ میں وہ دشمن کے اونٹ بھی اپنے والد کے پاس لے آئے ان دنوں ان کی مالی حالت بہت پتلی تھی، اس کے باوجود وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور بیٹے کے بارے میں خبر بتلائی اور یہ بھی بتلایا کہ وہ ساتھ میں دشمن کے اونٹ لے آیا ہے، تو آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: (تمہیں اختیار ہے ان کا جو مرضی کرو، جیسے تم اپنے اونٹوں کے ساتھ کرتے تھے) اور اس پر یہ آیات نازل ہوئیں:

وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا (2) وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

الطلاق–3/2
اور جو اللہ سے ڈرے تو اللہ اس کیلیے نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے۔[2] اور وہ اسے ایسی جگہ سے رزق عطا فرماتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوتا۔

صحابہ کرام نے قولی اور فعلی ہر دو اعتبار سے اپنی پاکیزہ زندگیوں ان نبوی نصیحتوں پر عمل کیا:

چنانچہ ابن ابی الدنیا نے نقل کیا ہے کہ ابو عبیدہ محصور ہو گئے اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی جانب لکھ بھیجا کہ: ''انسان کو کوئی بھی تنگی لاحق ہو تو اللہ تعالی اس کے بعد فراخی بھی عطا فرما دیتا ہے، نیز ایک تنگی دوہری آسانی پر غالب نہیں آسکتی، اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے:

اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

آل عمران–200
خود بھی ڈٹ جاؤ اور دوسروں کو بھی ڈٹنے کی تلقین کرو، مورچوں میں ہمہ وقت تیار رہو اور اللہ تعالی سے ڈرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

''صحابہ کرام کا نظریہ ہی یہ تھا کہ حقیقی قوت اور طاقت وہی ہے جو عقیدہ توحید اور اللہ تعالی کی بندگی سے ملے۔

حقیقت میں یہ اللہ تعالی کے ساتھ لگاؤ اور توکل کا نتیجہ ہے، اپنی زبان کو ہر وقت ذکرِ الہی سے تر رکھنے کا پھل ہے، اس کی وجہ سے بڑی سے بڑی مصیبت ہوا ہو جاتی ہے اور اللہ تعالی کی جانب سے نجات کا راستہ مل جاتا ہے۔

فضیل رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''اگر تم مخلوق سے مکمل طور پر کنارہ کشی اختیار کر لو اور مخلوق سے کچھ بھی نہ مانگو تو تمہارا مولا تمہاری ساری مرادیں پوری کر دے گا''۔

مسلم اقوام:

مشکل کشائی اور پریشانیوں کے خاتمے کا ایک ذریعہ یہ بھی ہے کہ انسان کو جس وقت نصرتِ الہی میں تاخیر ہوتی نظر آئے اور دعاؤں التجاؤں کے بعد مایوسی چھانے لگے، قبولیت کے اثرات عیاں نہ ہو تو پھر اپنے آپ پر نظر ثانی کرے، اور سچی توبہ کرے، مخلص ہو کر اللہ تعالی سے رجوع کرے، بندہ اللہ کے سامنے اعتراف کرے کہ وہ نازل شدہ آزمائش کا حقدار ہے، نیز یہ بھی اعتراف کرے کہ وہ مستجاب الدعوات تو نہیں البتہ رحمتِ الہی کا امیدوار ضرور ہے، اسے اللہ تعالی سے معافی چاہیے، تو اس وقت دعا کی قبولیت شروع ہو جاتی ہے، مشکلات کے بادل چھٹنے لگتے ہیں؛ کیونکہ اللہ تعالی

اپنے سامنے عاجزی کرنے والوں کی ضروریات پوری فرماتا ہے، سلف صالحین نے اس اصولِ الہی کو ثابت قرار دیا ہے۔ امت کو اس عظیم منہج پر چلنے کی کتنی زیادہ ضرورت ہے؟!

مسلمانوں!

ہر وقت اور ہر آن اس عظیم ذکر کی پابندی کرو؛ حاضر قلبی کے ساتھ زبان سے اسے پڑھو اور اپنی حالت سے اس ذکر کی تصدیق پیش کرو؛ کیونکہ اس کے فوائد اور فضائل بہت زیادہ ہیں، رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: (اس دھرتی پر کوئی بھی شخص:

"لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ، وَسُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلهِ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ"

[اللہ کے سوا کوئی معبودِ حقیقی نہیں، اللہ بہت بڑا، اللہ پاک ہے، تمام تعریفیں اللہ کیلیے ہیں، نیکی کرنے کی طاقت اور برائی سے بچنے کی ہمت اللہ کے بغیر ممکن نہیں۔] کہے تو اس کے سارے کے سارے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں چاہے سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں) اسے احمد نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے اسے حسن قرار دیا، جبکہ حاکم نے اسے صحیح کہا ہے اور امام ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔
اسی طرح عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (جو شخص رات کے وقت بیدار ہوا، اور اس نے یہ کہا:

"لاَ إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، لَهُ المُلْكُ وَلَهُ الحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، الحَمْدُ لِلهِ، وَسُبْحَانَ اللهِ، وَلاَ إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ، وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ"

[اللہ کے سوا کوئی معبودِ حقیقی نہیں، وہ یکتا و تنہا ہے، اسکا کوئی شریک نہیں، ساری بادشاہی اور تعریفیں اسی کیلئے ہیں، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، الحمد للہ، سبحان اللہ، اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، اللہ اکبر، نیکی کرنے کی طاقت، اور برائی سے بچنے کی ہمت اللہ کے بغیر نہیں ہے] پھر اس نے کہا: یا اللہ! مجھے بخش دے، یا کوئی اور دعا مانگی تو اسکی دعا قبول ہو گی، اور اگر وضو کر کے نماز پڑھی تو اس کی نماز بھی قبول ہو گی) بخاری
یہ ذکر بندے کیلیے خیر و بھلائی اور بندے کے مال و متاع کے تحفظ کا باعث بھی ہے، رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: (جو شخص گھر سے نکلتے ہوئے کہے: "بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ" [اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ تعالی پر ہی بھروسا رکھتا ہوں، نیکی کرنے کی طاقت اور برائی سے بچنے کی ہمت اللہ کے بغیر ممکن نہیں۔] تو اسے کہا جاتا ہے: تمہارے لیے اللہ کافی ہے، تمہیں محفوظ کر دیا گیا ہے اور تمہاری رہنمائی کر دی گئی، نیز شیطان اس سے دور ہٹ جاتا ہے) ابو داود، ترمذی

اس لیے کہ سب کچھ اللہ کے سپرد کر کے ہر چیز اللہ تعالی کے حوالے کرنا اس ذکر کا تقاضا ہے، اور یہ کہ بندے کے ہاتھ میں کچھ نہیں ہے، تمام معاملات کی باگ ڈور اللہ تعالی کے ہاتھ میں ہے، تمام مخلوقات کے امور اللہ تعالی کے فیصلوں اور تقدیر کے ساتھ منسلک ہیں، کوئی بھی اس کے حکم پر نظر ثانی نہیں کر سکتا۔

اس لیے اے مسلم! اپنے عقیدہ توحید کی وجہ سے مکمل طور پر بھروسا رکھو، مطمئن رہو، پریشان مت ہو، اور یہ یقین رکھو کہ ایک دن ضرور آفتیں اور صعوبتیں ختم ہوں گی، پوری امت کو یہ نظریہ اچھی طرح ذہن میں بٹھانے کی ضرورت ہے؛ کیونکہ اس کائنات میں موجود ہر چیز حکمِ الہی کے تابع ہے، اس جہان میں کوئی بھی چیز چاہے وہ کتنی ہی طاقتور ہو، اسے اپنی طاقت پر کتنا ہی گھمنڈ ہو! وہ پھر بھی اللہ تعالی کی قوت، حکم، قضا اور قدر کے تابع ہے؛ چنانچہ تمام طاقتور اللہ تعالی کے زیر تسلط ہیچ اور کمزور ہیں۔

اب تمہارا کام یہ ہے کہ اپنے آپ کو عبادات میں مشغول رکھو، بھلائی کے کام کرو، دکھ ہو یا سکھ مختلف قسم کے اذکارِ الہی خوشی غمی ہر حالت میں کرتے رہو؛ کیونکہ نبی ﷺ سے ثابت ہے کہ: (جس شخص کو یہ بات اچھی لگے کہ اللہ تعالی تنگی ترشی میں اس کی دعائیں قبول کرے تو وہ خوشحالی میں بھی اللہ تعالی سے ڈھیروں دعائیں کیا کرے)

پوری امت کو اس ذکر کی اشد ضرورت ہے، امت اس وقت انواع واقسام کے دکھ اور درد برداشت کر رہی ہے، پوری امت کو چاہیے کہ اس عظیم ذکر کو پہچانیں اور سچائی واخلاص کے ساتھ اس پر ایمان لائیں اس لیے مسلمانو! ہر وقت

"لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ"

کا ورد اپنی زبان پر جاری رکھو، اس سے بھاری بھرکم تکلیفوں اور بحرانوں کا مقابلہ کرنے میں مدد ملتی ہے، اس سے بندے کی عظمت وشان میں اضافہ ہوتا ہے۔

اللہ تعالی سے ہی مدد طلب کرتے ہیں اور اسی پر بھروسا کرتے ہیں:

"لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَظِيْمِ"

یا اللہ! ہمارے لیے تمام پریشانیوں سے نکلنے کا راستہ بنا اور تمام تنگیوں سے خلاصی نصیب فرما۔

دوسرا خطبہ

تمام تعریفیں صرف ایک اللہ کیلیے ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی محمد اُس کے بندے اور رسول ہیں، اللہ تعالی آپ پر، آپ کی آل اور صحابہ کرام پر رحمتیں، برکتیں اور سلامتی نازل فرمائے۔

حمد وصلاۃ کے بعد:

توحید پرست، حدودِ الٰہی کا محافظ ،اللہ تعالی اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت پر گامزن سچے اور مخلص مؤمن کو اللہ تعالی کی خصوصی معیت اور نصرت حاصل ہوتی ہے ،اسی معیت کے بارے میں فرمانِ باری تعالی ہے :

إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ

النحل–128

بیشک اللہ تعالی متقی لوگوں کے اور اعلی درجے کی عبادت کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

جس کے ساتھ اللہ تعالی کی معیت اور نصرت ہو تو اس کے ساتھ نا قابل شکست قوت ہے ،اس کے ساتھ ہمیشہ بیدار رہنے والا محافظ اور کبھی راہ سے نہ بھٹکنے والا راہنما ہے ، یہ قول قتادہ رحمہ اللہ سے منقول ہے۔

چنانچہ مدد و نصرت اللہ تعالی کی معیت کا تقاضا ہے ، حفاظت اور اعانت اللہ تعالی کی معیت کا لازم ہے ، سنگین آفتوں ، صعوبتوں اور مصیبتوں سے بچاؤ بھی معیت الٰہی کا ثمرہ ہے۔

امت اسلامیہ ! جو شخص اللہ تعالی کو یاد رکھے ، حقوق اللہ کا خیال رکھے تو وہ اللہ تعالی کو ہر حالت میں اپنے سامنے پائے گا ، جو شخص فراخی میں اللہ تعالی کو یاد رکھے تو اللہ تعالی تنگی میں اسے یاد رکھتا ہے اور اسے تنگی ترشی سے نجات عطا فرماتا ہے۔

جو شخص اپنی خوشحالی کے دنوں میں تقوی الٰہی اپنائے اور اسی کی بندگی کرے تو اللہ تعالی سخت حالات میں اس کے ساتھ نرمی اور کرم والا معاملہ کرتا ہے۔

مسلمانوں ! امتِ اسلامیہ !

امت اسلامیہ !

ہمیں اس امر کی کتنی ہی زیادہ ضرورت ہے ! کیونکہ ہمارے دشمن ہمارے خلاف مکاری اور عیاری میں ہمہ تن مصروف ہیں ، وہ ہمارے خطوں اور ملکوں کے بارے میں منفی منصوبہ بندیاں کر رہے ہیں ، ان حالات میں ہمیں دل و جان ، ظاہری و باطنی طور پر ، صداقت اور عبادت کے ذریعے اللہ تعالی کے ساتھ ہونا چاہیے۔

اللہ تعالی نے ہمیں جلیل القدر عمل یعنی نبی کریم ﷺ پر درود و سلام کا حکم دیا ہے، یا اللہ! ہمارے نبی محمد -ﷺ- پر رحمتیں، برکتیں، اور سلامتی نازل فرما۔

یا اللہ! خلفائے راشدین، آلِ نبی اور تمام صحابہ کرام سے راضی ہو جا، یا اللہ! قیامت تک اچھے طریقے سے ان کے نقش قدم پر چلنے والوں سے بھی راضی ہو جا۔

یا اللہ! مسلمانوں کیلیے تمام پریشانیوں سے نکلنے کا راستہ بنا دے، یا اللہ! مسلمانوں کیلیے تمام پریشانیوں سے نکلنے کا راستہ بنا دے، یا اللہ! مسلمانوں کیلیے تمام پریشانیوں سے نکلنے کا راستہ بنا دے، یا اللہ! تمام تنگیوں سے نکلنے کی راہ بنا دے، یا اللہ! تمام بلاؤں سے عافیت عطا فرما دے، یا اللہ! مسلمانوں کو سختیوں اور مصیبتوں سے نکال باہر فرما، یا اللہ! مسلمانوں کو سختیوں اور مصیبتوں سے نکال باہر فرما۔

یا اللہ! مسلمانوں کے تمام معاملات آسان فرما، یا اللہ! کمزور مسلمانوں پر رحم فرما، یا اللہ! نادار مسلمانوں کو مالدار فرما، یا اللہ! مسلمان بیماروں کو شفا یاب فرما، یا اللہ! تمام مسلمان فوت شدگان پر رحم فرما، یا ذوالجلال والاکرام!

یا اللہ! مسلمانوں کے دشمنوں پر اپنی پکڑ نازل فرما، یا اللہ! مسلمانوں کے دشمنوں پر اپنی پکڑ نازل فرما، بیشک وہ تجھے عاجز نہیں کر سکتے! یا اللہ! مسلمانوں کے دشمنوں پر اپنی پکڑ نازل فرما، بیشک وہ تجھے عاجز نہیں کر سکتے! یا ذوالجلال والاکرام!

یا اللہ! مسلمانوں کے خلاف جو بھی مکاری یا عیاری کرے تو یا اللہ! تو بھی ان کے خلاف تدبیر فرما، یا اللہ! جو بھی مسلمانوں کے خلاف تدبیریں کریں یا اللہ! انہیں اپنی جان کے لالے پڑ جائیں، یا اللہ! جو بھی مسلمانوں کے خلاف تدبیریں کریں یا اللہ! انہیں اپنی جان کے لالے پڑ جائیں، یا اللہ! جو بھی مسلمانوں کے خلاف تدبیریں کریں یا اللہ! انہیں اپنی جان کے لالے پڑ جائیں، یا اللہ! اس کی عیاری اسی کی تباہی کا باعث بنا دے، یا رب العالمین!

یا اللہ! خادم حرمین کو تیرے پسندیدہ اور رضا کے موجب کام کرنے کی توفیق عطا فرما، یا اللہ! انہیں اور ان کے نائبوں کو اسلام اور مسلمانوں کے مفاد میں اقدامات کی توفیق عطا فرما، یا اللہ! انہیں اسلام اور مسلمانوں کے مفاد میں اقدامات کرنے کی توفیق عطا فرما، یا اللہ! انہیں ایسے اقدامات کی توفیق عطا فرما، جن میں کامیابی کے ساتھ مسلمانوں کے مسائل حل ہوں، یا ذوالجلال والاکرام!

یا اللہ! مسلمان مرد و خواتین کو بخش دے، یا اللہ! زندہ اور فوت شدگان تمام کو بخش دے، یا ذوالجلال والاکرام!

یا اللہ! یا غنی! یا حمید!، یا اللہ! یا غنی! یا حمید!، یا اللہ! ہمیں اور مسلم خطوں میں بارش عطا فرما، یا اللہ! ہمیں بارش عطا فرما، یا اللہ! ہمیں بارش عطا فرما، یا اللہ! ہمیں بارش عطا فرما، یا اللہ! ہمارے ملک میں اور مسلم ممالک میں بارش عطا فرما، یا اللہ! ہمارے ملک میں اور مسلم ممالک میں بارش عطا فرما، یا اللہ! ہمارے ملک میں اور مسلم ممالک میں بارش عطا فرما، یا اللہ! ہمارے ملک میں اور مسلم ممالک میں بارش عطا فرما، یا حیی! یا قیوم!، یا غنی! یا حمید!

اللہ کے بندو! اللہ کا ڈھیروں ذکر کرو، اور صبح وشام بھی اسی کی تسبیح بیان کرو۔

(2) والدین کی خدمت اولاد کے لئے جنت

فضیلۃ الشیخ پروفیسر ڈاکٹر علی بن عبدالرحمن الحذیفی حفظہ اللہ

پہلا خطبہ:

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، جس نے اپنے بندوں پر فضل کرتے ہوئے حقوق و واجبات کی تفصیلات سے انہیں آگاہ فرمایا، اور ان کے لئے نیک اعمال پسندیدہ قرار دیتے ہوئے، گناہوں کو ناپسند قرار دیا، اور نیک لوگوں کے ساتھ بھلائی کا وعدہ فرمایا، اور میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں وہ یکتا ہے، وہی دعائیں قبول کرتا ہے، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی سیدنا محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں، آپ کی معجزوں کے ذریعے تائید کی گئی، یا اللہ! اپنے بندے اور رسول محمد، آپ کی اولاد اور جہاد و دلائل کے ذریعے دین کو غالب کرنے والے صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں، سلامتی اور برکتیں نازل فرما۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

تقوی الٰہی اختیار کرو، اللہ کے فرض کردہ احکامات کو ضائع مت کرو، اور اسکی حدود سے تجاوز مت کرو، بیشک متقی بامراد، اور خواہش پرست نامراد ہوں گے۔

اللہ کے بندوں!

ذہن نشین کرلو کہ! بندوں کے اعمال کا نفع ونقصان انہی کو ہوگا، چنانچہ اطاعت گزاری اللہ کا کچھ سنوار نہیں سکتی اور نافرمانی اسکا کچھ بگاڑ نہیں سکتی، فرمان باری تعالی ہے:

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا ثُمَّ إِلَى رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ

الجاثیۃ–15
جو کوئی بھی نیک عمل کرے گا اپنے لیے کرے گا، اور جو گناہ کرے گا، اس کا [خمیازہ] اسی پر ہوگا، پھر تم سب اپنے رب کی طرف لوٹائے جاؤگے۔

اسی طرح فرمایا:

مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزَى إِلَّا مِثْلَهَا وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُونَ فِيهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ

غافر–40
اور حدیث قدسی میں ہے کہ: (میرے بندو! تم میرا کچھ بگاڑنے کی حد تک نہیں پہنچ سکتے، اور نہ مجھے نفع پہنچا سکتے ہو، میرے بندو! یہ تمہارے اعمال ہی ہیں جنہیں میں تمہارے لئے محفوظ کرتا ہوں، پھر تمہیں پورا پورا [بدلہ] دونگا، چنانچہ جو شخص اچھائی پائے تو وہ اللہ کی حمد خوانی کرے، اور بصورتِ دیگر اپنے آپ کو ہی ملامت کرے) مسلم نے اسے ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

واجب حقوق کی ادائیگی کا فائدہ آخر کار بندے کو ہی ہوگا، اسے انسان دنیا وآخرت میں ثواب کی صورت میں وصول کریگا، جیسے کہ فرمان باری تعالی ہے:

فَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهِ وَإِنَّا لَهُ كَاتِبُونَ

الأنبیاء–95
جو کوئی بھی ایمان کی حالت میں نیکیاں کمائے، تو اسکی جد وجہد کا انکار نہیں ہوگا، اور بیشک ہم اسکے [اعمال] لکھ رہے ہیں۔

ایسے ہی فرمایا:

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلًا

الکھف–30
بلاشبہ جو لوگ ایمان لاکر نیک عمل کرتے رہیں، یقیناً ہم اچھے عمل کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرینگے۔

اسی طرح واجب حقوق میں کلی یا جزوی کمی کرنے کی سزا شرعی حقوق ضائع کرنے والے انسان پر ہی ہوگی، کیونکہ اس نے اللہ رب العالمین کے حقوق ضائع کرکے دنیا اور آخرت میں اپنا ہی نقصان کیا ہے، اللہ تعالی تو سب سے بے نیاز ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

إِنْ تَكْفُرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ وَلَا يَرْضَى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ وَإِنْ تَشْكُرُوا يَرْضَهُ لَكُمْ

الزمر–7
اگر تم کفر کرو تو بلاشبہ اللہ تعالی تم سے بے نیاز ہے، وہ اپنے بندوں سے کفر پسند نہیں کرتا، اور اگر تم اسکا شکر کرو، تو یہ اسکے ہاں پسندیدہ ہے۔

اور فرمایا:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ إِلَى اللَّهِ وَاللَّهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ

فاطر–15
اے لوگو! تم ہی اللہ کے محتاج ہو، جبکہ اللہ تعالی بے نیاز، اور قابل ستائش ہے۔

ایسے ہی فرمایا:

هَا أَنْتُمْ هَؤُلَاءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَمِنْكُمْ مَنْ يَبْخَلُ وَمَنْ يَبْخَلْ فَإِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَفْسِهِ

محمد–38
یہ تم ہی ہو جنہیں اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کیلیے بلایا جاتا ہے، چنانچہ کچھ لوگ بخیلی کرتے ہیں، اور جو کوئی بخیلی کرے گا، وہ اپنے آپ سے بخیلی کر رہا ہے۔

اسی طرح فرمایا:

وَمَنْ يَكْسِبْ إِثْمًا فَإِنَّمَا يَكْسِبُهُ عَلَى نَفْسِهِ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا

النساء–111
اور جو شخص گناہ کمائے بیشک وہ اپنی جان پر ہی گناہ کماتا ہے، اور اللہ تعالی خوب جاننے والا، اور حکمت والا ہے۔

اور عقیدہ توحید اللہ تعالی کا واجب حق ہے اس کی ادائیگی ضروری ہے، اور اسکی حفاظت پر اللہ تعالی نے عظیم ثوب کا وعدہ بھی کیا ہے، فرمایا:

وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ غَيْرَ بَعِيدٍ [31] هَذَا مَا تُوعَدُونَ لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفِيظٍ

ق–32/31
اور جنت کو پرہیزگاروں کے قریب کر دیا جائے گا وہ کچھ دور نہ ہوگی [31] یہ ہے جس کا تم [جنتیوں] سے وعدہ کیا جاتا تھا، یہ ہر رجوع کرنے والے اور [حقوق الہی] کی حفاظت کرنے والے کیلیے ہے۔

اور جس شخص نے اللہ کے حقوق ضائع کرتے ہوئے شرک کیا، غیر اللہ کو واسطہ بنا کر اس کی عبادت کی، ان سے فریاد رسی، مشکل کشائی، اور حاجت روائی کا مطالبہ کیا، اور انہی پر توکل رکھا تو وہ ناکام و نامراد ہونے کے ساتھ شرک کا مرتکب بھی ہوا، اس کی تمام جد وجہد غارت ہو گئی، اللہ تعالی اس سے کوئی نفل یا فرض عبادت قبول نہیں کریگا، اور اسے کہا جائے گا: جہنم میں جانے والوں کے ساتھ تم بھی جہنم رسید ہو جاؤ، اِلّا کہ وہ شرک سے توبہ کر لے، ایک حدیث میں ہے کہ: (ایک جہنمی آدمی کو قیامت کے دن کہا جائے گا: اگر تمہارے پاس زمین کی ساری دولت آ جائے تو کیا آگ سے بچنے کیلئے اسے فدیہ میں دے دوگے؟ تو وہ کہے گا: ہاں، پھر اسے کہا جائے گا: "تمہیں اس سے بھی آسان کام کا حکم دیا گیا تھا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہرانا، [لیکن تم شرک سے بالکل باز نہ آئے]") بخاری و مسلم نے اسے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

اور مکلف بندہ مخلوق کے واجب حقوق ضائع کر کے اپنے آپ کو ہی دنیا و آخرت میں ثواب سے محروم کرتا ہے اور عذاب کا مستحق بنتا ہے، اور اگر حقوق العباد کی ادائیگی میں کمی ہوئی تو اسی کے مطابق ثواب میں بھی کمی ہوگی۔

روکھی سوکھی اور تنگی ترشی میں انسان کی زندگی تو گزر ہی جاتی ہے، اس لیے انسان کی زندگی واجب حقوق پورے ملنے پر موقوف نہیں؛ کیونکہ [اگر کوئی حق رہ بھی گیا تو] اللہ کے ہاں اپنے حقوق کا مطالبہ کرنے والے سب جمع ہو جائیں گے، اور اللہ تعالی مظلوم کو ظالم اور غاصب سے حق لیکر دے گا، چنانچہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: (قیامت کے دن تم مستحق افراد کو ان کے حقوق ضرور ادا کروگے، حتی کہ سینگ والی بکری سے بغیر سینگ والی بکری کا بدلہ لیا جائے گا) مسلم

اللہ تعالی اور رسول ﷺ کے حقوق کے بعد والدین کے حقوق ہیں، یہی وجہ ہے کہ انہیں اللہ نے اپنے حقوق کیساتھ بیان کیا اور فرمایا:

وَقَضَى رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا [23] وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا

الاسراء—24/23

اور آپ کے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم اسکے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرو، والدین کیساتھ اچھا برتاؤ کرو، اگر ان میں سے کوئی ایک یا دونوں تمہارے سامنے بڑھاپے کی عمر کو پہنچ جائیں تو انہیں اُف تک نہ کہو، نہ ہی انہیں جھڑکو اور ان سے بات کرو تو ادب سے کرو۔ اور ان پر رحم کرتے ہوئے انکساری سے ان کے آگے جھکے رہو اور ان کے حق میں دعا کرو کہ: پروردگار! ان پر رحم فرما جیسا کہ انہوں نے بچپنے میں مجھے [محبت و شفقت] سے پالا تھا۔

ایسے ہی فرمایا:

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَى وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ

لقمان—14

اور ہم نے انسان کو اپنے والدین سے [نیک سلوک کرنے کا] تاکیدی حکم دیا، اس کی ماں نے اسے کمزوری پر کمزوری سہتے ہوئے پیٹ میں اٹھائے رکھا اور دو سال اس کے دودھ چھڑانے میں لگے [اسی لئے یہ حکم دیا کہ] میرا شکر ادا کرو اور اپنے والدین کا بھی [آخر] میرے پاس ہی [تجھے] لوٹ کر آنا ہے۔

اللہ تعالی نے والدین کے حق کو اتنا بڑا مقام اس لئے دیا ہے کہ اللہ تعالی نے تمہیں انہی کی وجہ سے وجود بخشا اور پیدا کیا، ماں نے دوران حمل بہت بڑی بڑی مشقتیں برداشت کیں، اور دوران زچگی زندگی و موت کی کشمکش بھی دیکھی، فرمان الہی ہے:

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا

الاحقاف—15

ہم نے انسان کو حکم دیا کہ وہ اپنے والدین سے اچھا سلوک کرے، اس کی ماں نے مشقت اٹھا کر اسے پیٹ میں رکھا اور مشقت اٹھا کر ہی جنم دیا۔

ماں کا دودھ پلانا بھی اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے، جبکہ والد اولاد کی تربیت، اور رزق کی تلاش میں تگ ودو کرتا ہے، والدین مل کر بیماری کا علاج کرتے ہیں، بچوں کی نیند کی خاطر خود جاگتے ہیں، بچوں کے آرام کیلیے اپنی جان جوکھوں میں ڈالتے ہیں، انکی خوشحالی کیلیے خود تنگی برداشت کرتے ہیں، بچوں کے بول وبراز کو برداشت کرتے ہیں تاکہ اولاد سکھ میں رہے، وہ اسے سکھاتے بھی ہیں تاکہ بچہ مکمل اور مہذب انسان بنے، انکی دلی خواہش ہوتی ہے کہ انکی اولاد ان سے بھی آگے بڑھے، اس لئے بچو! والدین کے بارے میں کثرت سے وصیت کے متعلق تعجب مت کرو، اور نہ ہی انکی نافرمانی کی وجہ سے کثرتِ وعید پر حیرانگی کوئی معنی نہیں رکھتی۔

اولاد جتنی مرضی جدوجہد کرلے اپنے والد کیساتھ نیکی کا حق ادا نہیں کر سکتی، صرف ایک صورت ہے جسے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے بیان کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: (اولاد کسی صورت میں بھی اپنے والد کا حق ادا نہیں کر سکتی، اِلّا کہ والد کسی کا غلام ہو تو اسے خرید کر آزاد کر دے۔) مسلم، ابو داود، ترمذی

والدین جنت کا دروازہ ہیں، چنانچہ والدین کیساتھ حسن سلوک کرنے والا جنت میں داخل ہوگا؛ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: (اسکی ناک خاک آلود ہو، اسکی ناک خاک آلود ہو، اسکی ناک خاک آلود ہو) کہا گیا: اللہ کے رسول! کس کی؟! آپ ﷺ نے فرمایا: (جس شخص نے اپنے والدین کو یا کسی ایک کو بڑھاپے میں پایا اور جنت میں داخل نہ ہوا) مسلم

اے مسلمان!

اگر تمہارے والدین تم سے راضی ہیں تو اللہ بھی تم سے راضی ہے، چنانچہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: (اللہ کی رضا والد کی رضامندی میں ہے، اور اللہ کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے) یہ حدیث صحیح ہے، اسے ترمذی نے روایت کیا ہے، اور حاکم نے مستدرک میں اسے صحیح کہا ہے۔

والدین کیساتھ حسن سلوک یہ ہے کہ گناہ کے علاوہ ہر کام میں انکی فرمانبرداری کریں، ان کی وصیت اور حکم کی تعمیل کریں، انکے ساتھ نرم برتاؤ رکھیں، انہیں خوش رکھیں، ان پر خرچہ کرتے ہوئے فراخ دلی سے کام لیں، شفقت ورحمت کیساتھ پیش آئیں، انکے دکھ کو اپنا دکھ جانیں، ان کے ساتھ مانوس ہو کر رہیں، انکے ساتھیوں اور دوستوں کیساتھ اچھا سلوک کریں، انکے رشتہ داروں کیساتھ تعلقات بنائیں، اور ان سے ہر قسم کی تکلیف کو دور رکھیں، جن چیزوں سے وہ روک دیں ان سے رک جائیں، انکی لمبی زندگی کی چاہت رکھیں، انکی زندگی میں اور انکے چلے جانے کے بعد کثرت سے انکے لیے استغفار کریں۔

جبکہ والدین کے ساتھ بدسلوکی گزشتہ تمام چیزوں سے کنارہ کشی کا نام ہے۔

معاشرے میں والدین کے ساتھ بد سلوکی کا بڑھ جانا قیامت کی نشانیوں میں سے ہے؛ حدیث ہے کہ : (قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ : بے وقت بارشیں ہونگی، اولاد نافرمان ہوگی، برے لوگ بڑھتے چلے جائیں گے، اور اچھے لوگ کم ہوتے جائیں گے)

والدین کے ساتھ سب سے بڑی بد سلوکی یہ ہے کہ دونوں کو یا ان میں سے کسی ایک کو اولاد کی خدمت سے نکال کر اولڈ ایج ہاؤس میں منتقل کر دیا جائے- اللہ کی پناہ- اس کام کا اسلامی یا انسانی اخلاقیات سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے!

اسی طرح والدین پر رعب جھاڑنا، ان پر ہاتھ اٹھانا! انہیں زد و کوب کرنا! گالی گلوچ کا نشانہ بنانا! اور انہیں انکے حقوق سے محروم کرنا بہت بڑی بد سلوکی ہے، چنانچہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: (جنت کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت سے سونگھی جا سکتی ہے، لیکن والدین سے بد سلوکی کرنے والا جنت کی خوشبو بھی نہیں پا سکے گا!) طبرانی

فرمان باری تعالی ہے:

وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا

النساء-36

اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ، والدین سے اچھا سلوک کرو، نیز قریبی رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، رشتہ دار ہمسائے، اجنبی ہمسائے اپنے ہم نشین اور مسافر ان سب سے اچھا سلوک کرو، نیز ان غلاموں سے بھی جو تمہاری ملکیت میں ہیں۔ اللہ تعالی یقیناً مغرور اور خود پسند بننے والے کو پسند نہیں کرتا۔

اللہ تعالی میرے اور آپ سب کیلیے قرآن کریم کو خیر و برکت والا بنائے، مجھے اور آپ سب کو اسکی آیات سے مستفید ہونے کی توفیق دے، اور ہمیں سید المرسلین ﷺ کی سیرت و ٹھوس احکامات پر چلنے کی توفیق دے، میں اپنی بات کو اسی پر ختم کرتے ہوئے اللہ سے اپنے اور تمام مسلمانوں کے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں، تم بھی اسی سے گناہوں کی بخشش مانگو۔

دوسرا خطبہ

تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کیلیے ہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، وہی قوی اور مضبوط ہے، میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی اور سربراہ محمد ﷺ اس کے بندے اور صادق و امین رسول ہیں، یا اللہ! اپنے بندے اور رسول محمد ﷺ، انکی آل اور تمام صحابہ کرام پر رحمت، سلامتی اور برکتیں نازل فرما۔

حمد وصلاۃ کے بعد:

اللہ سے ایسے ڈرو جیسے ڈرنے کا حق ہے، اور اسلام کے مضبوط کڑے کو تھام لو۔

اللہ کے بندوں!

والدین کے حقوق ادا کرنے میں جہاں عظیم اجر وثواب اور برکت ہے، وہیں پر یہ ایسے لوگوں کی بلند صفات میں شامل ہے جن کا باطن پاک ہو، مقام ومرتبہ بلند ہو، اور پاکیزہ اخلاق کے مالک ہوں۔

نیکی کا بدلہ نیکی ہی ہوتا ہے، اور کسی کی نیکی یاد رکھنا، اور نیکی کا صلہ دینا نیکی کا حق ہے، حسن سلوک کا بدلہ حسن سلوک سے ہی دیا جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ نیکی کا منکر وہی شخص ہوتا ہے، جو انتہائی بد اخلاق اور بے مروّت ہو، اور اس کے باطن میں بھی خباثت بھری ہو، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَلَا تَنسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ

البقرة–237
اور ایک دوسرے کے احسانات کو مت بھولو، اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو یقیناً اللہ اسے دیکھ رہا ہے۔

اور اللہ تعالی نے عیسی علیہ السلام کے بارے میں فرمایا:

وَبَرًّا بِوَالِدَتِي وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا شَقِيًّا

مریم–32
میں اپنی والدہ کیساتھ بہتر سلوک کرنے والا ہوں، اللہ نے مجھے جابر اور بدبخت نہیں بنایا۔

اور یحیی علیہ السلام کے بارے میں فرمایا:

وَبَرًّا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُن جَبَّارًا عَصِيًّا

مریم–14

وہ اپنے والدین سے ہمیشہ اچھا سلوک کرتے تھے اور کسی وقت بھی جابر اور نافرمان نہ ہوئے۔

اور ایک تباہ و برباد ہونے والے بدبخت کے بارے میں فرمایا:

وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَّكُمَا أَتَعِدَانِنِي أَنْ أُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُونُ مِن قَبْلِي وَهُمَا يَسْتَغِيثَانِ اللَّهَ وَيْلَكَ آمِنْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَيَقُولُ مَا هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ

الاحقاف—17

اور جس شخص نے اپنے والدین سے کہا: "تف ہو تم پر، تم مجھے اس بات سے ڈراتے ہو کہ میں [زندہ کر کے زمین سے] نکالا جاؤں گا حالانکہ مجھ سے پہلے بہت سی نسلیں گزر چکی ہیں" اور وہ دونوں اللہ کی دہائی دے کر اسے کہتے: "تیرا ستیاناس! ! ہماری بات مان جا کیونکہ اللہ کا وعدہ سچا ہے" تو وہ کہتا ہے: "یہ تو صرف پہلے لوگوں کے قصے اور کہانیاں ہیں۔! !

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا، اور کہا: اللہ کے رسول! لوگوں میں سے کون میرے حسن سلوک کا زیادہ حقدار ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (تمہاری ماں، پھر تمہاری ماں، پھر تمہارا باپ، اسکے بعد جو بھی قریب ترین رشتہ دار ہو) بخاری و مسلم

اللہ کے بندوں!

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

الاحزاب—56

یقیناً اللہ اور اسکے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود و سلام پڑھو۔

اور آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ: (جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھے گا اللہ تعالی اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا) اس لیے سید الاولین والآخرین اور امام المرسلین پر درود و سلام پڑھو۔

اللهم صلِّ على محمدٍ وعلى آل محمدٍ، كما صلَّيتَ على إبراهيم وعلى آل إبراهيم، إنك حميدٌ مجيد، اللهم بارِك على محمدٍ وعلى آل محمدٍ، كما باركتَ على إبراهيم وعلى آل إبراهيم، إنك حميدٌ مجيد، وسلم تسليما كثيراً۔

یااللہ ! تمام صحابہ کرام سے راضی ہو جا، یااللہ ! ہدایت یافتہ خلفائے راشدین ابو بکر، عمر، عثمان، علی اور تمام صحابہ کرام سے راضی ہو جا، تابعین کرام اور قیامت تک انکے نقشِ قدم پر چلنے والے تمام لوگوں سے راضی ہو جا، یااللہ ! انکے ساتھ ساتھ اپنے رحم وکرم اور جود وسخا کے صدقے ہم سے بھی راضی ہو جا، یاارحم الراحمین، یااللہ ! انکے ساتھ ساتھ اپنے رحم وکرم اور جود وسخا کے صدقے ہم سے بھی راضی ہو جا، یااکرم الاکرمین !

یااللہ اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ نصیب فرما، یااللہ اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ نصیب فرما، یااللہ اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ نصیب فرما، یااللہ ! تیرے اور تیرے دین کے دشمنوں کو نیست ونابود فرمادے، یارب العالمین !

یااللہ ! اپنے دین، کتاب اور سنت نبوی کا بول بالا فرما، یارب العالمین ! یااللہ ! تمام ادیان پر اپنے پسندیدہ دین کا غلبہ فرما چاہے مشرکوں کو یہ بات ناگوار لگے، یارب العالمین !

یااللہ ! ہمیں ان لوگوں میں سے بنا جو تیرے نبی محمد ﷺ کی سنت پر کاربند رہتے ہیں، یااللہ ! ہمیں اور ہماری اولادوں کو ان لوگوں میں سے بنا جو تیرے نبی محمد ﷺ کی سنت پر کاربند رہتے ہیں، یااللہ ! ہمیں ہماری آخری سانس تک سنتوں پر عمل پیرا رکھ اور ہم سے راضی ہو کر ہماری روح قبض فرما، یااللہ ! تمام مسلمانوں کو ان لوگوں میں سے بنا جو تیرے نبی محمد ﷺ کی سنت پر کاربند رہتے ہیں، یارب العالمین !

یااللہ ! ہم تجھ سے تیری رحمت کے صدقے ہدایت، تقوی، عفت اور تونگری کا سوال کرتے ہیں، یاارحم الراحمین !

یااللہ ! تو ہمارے اگلے پچھلے، خفیہ اعلانیہ، اور جنہیں تو ہم سے بہتر جانتا ہے سب گناہ معاف فرمادے، تو ہی ترقی وتنزلی دینے والا ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

یااللہ ! ہمیں اور ہماری اولاد کو شیطان، شیطانی چیلوں، لشکروں، اور شیطان کے ہمنواؤں سے محفوظ فرما، یارب العالمین ! بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ یا اللہ ! اپنی رحمت کے صدقے تمام مسلمانوں اور ان کی اولادوں کو شیطان مردود سے، شیطانی چیلوں، لشکروں، اور شیطان کے ہمنواؤں سے محفوظ فرما، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

یااللہ ! ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ تمام مقروض مسلمانوں کے قرضے چکادے، یااللہ ! ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ تمام مقروض مسلمانوں کے قرضے چکادے۔

یااللہ ! تمام مسلمان بیماروں کو شفایاب فرما، یااللہ ! تمام مسلمان بیماروں کو شفایاب فرما، یااللہ ! تمام مسلمان بیماروں کو شفایاب فرما، یارب العالمین !

یااللہ ! تمام معاملات کا انجام ہمارے لیے بہتر فرما، اور ہمیں دنیاوی رسوائی اور اخروی عذاب سے محفوظ فرما۔

یااللہ ! ہمیں ہمارے نفسوں اور بداعمالیوں کے شر سے محفوظ فرما۔

یااللہ ! ہمیں ایک لمحے کیلیے بھی تنہامت چھوڑنا، یااللہ ! ہمارے تمام امور سنوار دے، یارب العالمین !

یااللہ ! ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ اپنے کلمے کا بول بالا فرما، یااللہ ! ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ اپنے کلمے کا بول بالا فرما، یااللہ ! اپنے نبی محمد ﷺ کے طریقے کو غالب فرما، یااللہ ! کفر اور کافروں کو ذلیل ورسوا فرما، یااللہ ! روزِ قیامت تک بدعات کو رسوا فرما، یااللہ ! روزِ قیامت تک بدعات کو رسوا فرما، یارب العالمین !

یااللہ ! خادم حرمین شریفین کو تیری مرضی کے کام کرنے کی توفیق عطا فرما، یااللہ ! انہیں تیری مرضی کے مطابق توفیق عطا فرما، یااللہ ! ان کی تمام تر کاوشیں تیری رضا کیلیے مختص فرما، یارب العالمین ! یااللہ ! ان کی ہر اچھے کام کیلیے مدد فرما، یااللہ ! ان کی ہر اچھے کام کیلیے مدد فرما، یااللہ ! انہیں صحت و عافیت سے نواز، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ یااللہ ! ان کے دونوں نائبوں کو تیری مرضی اور تیری رہنمائی کے مطابق ایسے کام کرنے کی توفیق عطا فرما جن میں اسلام اور مسلمانوں کی بھلائی ہو، یاذوالجلال والاکرام !

یااللہ ! ہمارے ملک کی کسی بھی منفی سرگرمی سے حفاظت فرما، یااللہ ! فتنوں کا خاتمہ فرمادے، یااللہ ! مسلم خطوں میں بپا ہونے والے فتنوں کا خاتمہ فرمادے، یاذوالجلال والاکرام !

یااللہ ! ایمان کو ہمارے دلوں کی پسندیدہ چیز بنادے، یااللہ ! ایمان ہمارے دلوں میں مزین فرمادے، اور کفر، فسق اور گناہوں سے ہمارے دلوں میں نفرت پیدا فرمادے، اور ہمیں ہدایت یافتہ بنادے، یااللہ ! تمام مومن مرد و خواتین کے معاملات کو سنوار دے، تمام مسلمان مرد و خواتین کے معاملات سنوار دے۔

یااللہ ! کمزور اور مظلوم مسلمانوں کی مدد فرما، یااللہ ! ان پر اسلام کی وجہ سے ظلم ڈھانے والوں پر اپنی پکڑ نازل فرما، یارب العالمین !

یااللہ ! ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ اپنی رحمت کے صدقے قرآن و سنت کے جلد از جلد غلبے اور مومن بندوں کا بول بالا کرنا کیلیے اپنی مدد نازل فرما۔ یااللہ ! ہمیں دنیا اور آخرت کی بھلائیاں عطا فرما، اور ہمیں جہنم کے عذاب سے محفوظ فرما۔

اللہ کے بندوں !

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

النحل–90

اللہ تعالی تمہیں عدل واحسان اور قریبی رشتہ داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے، اور تمہیں فحاشی، برائی، اور سرکشی سے روکتا ہے، اللہ تعالی تمہیں وعظ کرتا ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو۔

عظمت والے اور جلیل القدر پروردگار کو خوب یاد رکھو وہ تمہیں یاد رکھے گا، اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرو وہ تمہیں اور زیادہ عنایت کرے گا، اللہ تعالی کی یاد بہت بڑی عبادت، اللہ تعالی تمہارے تمام کاموں سے باخبر ہے

(3) مدینہ نبویہ کے فضائل و آداب

فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر عبدالرحمٰن بن عبدالعزیز السدیس حفظہ اللہ

پہلا خطبہ:

بیشک تمام تعریفیں اللہ تعالی کے لئے ہیں، میرے پروردگار ہم تیری ہی حمد بیان کرتے ہیں، تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے ہوئے تیری طرف ہی رجوع کرتے ہیں، تمام کے تمام کلمات خیر سے تیری ثنا بیان کرتے ہیں۔

فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ لَا انْقِضَاءَ لِعَهْدِهِ

عَلَى عَدِّ مَا أَسْدَى وَ قَدْ قَصُرَ الشُّكْرُ

ہم اللہ تعالی کی لا متناہی تعریفیں کرتے ہیں، اس کی نعمتوں کے برابر حمد بیان کرتے ہیں پھر بھی حال یہ ہے کہ اس کا شکر ادا نہیں ہو سکتا.

میں اللہ تعالی کی ڈھیروں نعمتوں پر اس کی حمد بیان کرتا ہوں، اس کے مسلسل فضل پر اسی کا شکر گزار ہوں، وہ پاک ہے وہی احسان کرنے والا اور صاحب اقتدار ہے، وہ پیدا کرنے اور پھر مقام بخشنے میں بھی یکتا ہے، قرآن مجید میں اسی کا فرمان ہے:

وَ رَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَ يَخْتَار

القصص–68

اور تیرا رب جو چاہتا ہے پیدا فرماتا ہے اور جسے چاہتا ہے پسندیدہ بنا لیتا ہے۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، وہی غالب اور بخشنے والا ہے، وہ پاک ہے، وہی معبود ہے، وہ تنہا اور زبردست ہے، نیز میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی سیدنا محمد اس کے بندے اور رسول ہیں، آپ اللہ تعالی کے چنیدہ اور پسندیدہ بندے ہیں، مدینہ کی سرزمین اور دیارِ انصار میں آپ سے افضل کسی شخصیت نے قدم نہیں رکھا، مدینہ جلیل القدر صحابہ کرام کی ہجرت گاہ ہے، اللہ تعالی آپ پر، آپ کی پاکیزہ آل، نیکوکار صحابہ کرام کے ساتھ تابعین اور ان کے نقش قدم پر چلنے والوں پر رحمت، سلامتی اور برکتیں نازل فرمائے۔

حمد و صلاۃ کے بعد: اللہ کے بندوں!

خیر الخلق کے منبر سے میں سب سامعین اور اپنے آپ کو بہترین نصیحت کرتا ہوں کہ تقوی الہی اپناؤ؛ کیونکہ یہ تمام بھلائیوں کا مرکز، برکتوں کا سر چشمہ، مصیبتوں سے امان اور تکلیفوں سے تحفظ کا باعث ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَ لَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ

آل عمران–102

اے ایمان والو! اللہ تعالی سے کما حقّہ ڈرو اور تمہیں موت آئے تو صرف اسلام کی حالت میں۔

مِلاكُ الأمرِ تَقْوَى اللهِ فاجعَلْ

تُقاهُ عُدَّةً لِصَلاحِ أمْرِكَ

ہر چیز کا خلاصہ تقوی الٰہی ہے؛ اس لیے تقوی کو ہی اپنے معاملات سنوارنے کیلیے ہتھیار بناؤ۔

وبادِرْ نَحْوَ طاعَتِهِ بِعَزْمٍ

فَما تَدري مَتى يُمْضَى بعُمْرِكَ

فوری طور پر پورے عزم کے ساتھ اللہ تعالی کی اطاعت میں مگن ہو جاؤ؛ کیونکہ تمہیں نہیں معلوم کہ زندگی کب ختم ہو جائے!۔

اللہ کے بندوں!

اس کائنات میں غور و فکر کرنے والا اس نتیجے پر پہنچے گا کہ: وحدانیتِ الٰہی کی سب سے عظیم دلیل، اس کی ربوبیت پر اعلی ترین شہادت، اس کی کمال حکمت، قدرت اور علم کی برہان یہ ہے کہ وہ شخصیات اور جگہوں میں سے جسے چاہتا ہے اپنا بناتا ہے، جس چیز اور وقت کو چاہے وہ خاص بنا دیتا ہے، اس کے مقاصد اور اہداف نہایت بلند ہوتے ہیں، چنانچہ اس کی وجہ سے لوگوں کو فائدہ بھی ہوتا ہے؛ اس عمل میں اس کا کوئی شریک نہیں، وہ اپنی مرضی سے چناؤ کرتا ہے اور اپنی مرضی سے معاملات نمٹاتا ہے:

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَار

القصص–68

اور تیرا رب جو چاہتا ہے پیدا فرماتا ہے اور جسے چاہتا ہے پسندیدہ بنالیتا ہے۔

اللہ تعالی کی پسندیدہ چیزوں میں طیبۃ الطیبہ یعنی مدینہ نبویہ ہے، اللہ تعالی نے اسے اپنا چنیدہ بنایا؛ کیونکہ اس شہر نے رسول اللہ ﷺ کی جائے ہجرت بنناتھا، یہ مکہ کے بعد بہترین، اعلی اور افضل مقام ہے، حرمت، مقام، عظمت اور احترام میں مکہ کے بعد ہے، یہ شہروں میں انمول موتی، آنکھوں کیلیے ٹھنڈک، علاقوں کیلیے زینت اور تر و تازگی کا باعث ہے، یہی رسول اللہ ﷺ کا شہر ہے، سر سبز و شادابی کا ماخذ ہے، یہی پہلی اسلامی سلطنت ہے، یہیں پر دینی اصول و ضوابط مکمل ہوئے، اسی کی پاک دھرتی پر اسلام کے احکامات نافذ کئے گئے، اس اسلامی سلطنت کی تاریخ پڑھتے ہوئے پوری امت کی تاریخ سامنے آجاتی ہے، اور امت کی تاریخ اسی دن سے شروع ہوتی ہے جب اس اسلامی سلطنت میں فجر کی پو پھوٹی تھی، اس سلطنت کی

تاریخ تمام اعلیٰ اخلاقیات اور اقدار سے بھرپور ہے، چاہے ان کا تعلق ایمانیات، عقائد، عمرانیات، علم اور تہذیب کسی بھی چیز سے ہو، فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

يَاأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ

الحجرات–13

لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور عورت سے پیدا کیا، تمہیں قبائل اور خاندانوں میں ایک دوسرے کے تعارف کیلیے تقسیم کیا؛ بیشک اللہ تعالیٰ کے ہاں تم سے معزز ترین وہی ہے جو زیادہ متقی ہے، بیشک اللہ تعالیٰ جاننے اور خبر رکھنے والا ہے۔

مدینہ منورہ خیر و برکت ہمیشہ نہال رہا، یہ پاکیزہ اور پیارا شہر ہے، اللہ تعالیٰ نے اسے اسلام کا آفاقی پیغام پھیلنے کا مرکز بنایا، یہاں پر اپنی وحی نازل فرمائی، اپنے مجتبیٰ اور مصطفیٰ نبی ﷺ کی دعوت یہیں سے پھیلائی -آپ پر روزِ قیامت تک ڈھیروں درود و سلام ہوں-، یہ شہر قلعۂ ہدایت ہے، یہ جارحیت کے سامنے ٹھوس چٹان ہے، یہ شہر منارۂ اسلام، ایمان کیلیے جائے پناہ، عقیدے کا نشیمن، مرکز تہذیب، اور عالم اسلامی کیلیے سربراہی، سروری اور رہبری کا ماخذ ہے۔

اس اسلامی سلطنت کا منہج وسطیت اور اعتدال تھا۔

وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا

البقرة–143

اسی طرح ہم نے تمہیں ایک معتدل امت بنایا۔

وہ انتہا پسندی، تعصب، دہشت گردی، گروہ بندی اور خوف زدگی سے دور تھا تاکہ کتاب و سنت پر عمل ہو سکے؛ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا

آل عمران–103

اور سب کے سب اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور گروہوں میں مت بٹو۔

اسی شہر سے اسلامی ثقافت نے پھیل کر چہار سوئے عالم میں خیر، امن، رحمت، عدل، رواداری، اور سلامتی پھیلا دی؛ کیونکہ:

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

الانبیاء-107

اور ہم نے آپ کو جہان والوں کیلیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

اسلامی ثقافت کی بنیادی چیزیں یہ تھیں: وحدانیتِ الٰہی، صرف ایک اللہ کی عبادت، پختہ صحیح عقیدہ، ٹھوس نظریات، مضبوط منہج، شعائر اسلام کی پابندی، سنت کی بالا دستی، سلف صالحین کے منہج پر کاربندی، اور آج اسی پر مملکت سعودی عرب عمل پیرا ہے۔

بَطَيبَةَ رَسمٌ لِلرَّسولِ وَمَعهَدُ

مُنيرٌ وَقَد تَعفو الرُسومُ وَتَهمَدُ

مدینہ میں رسول اللہ ﷺ کی قبر مشہور ہے؛ اگرچہ بہت سے آثار منظر سے مٹ چکے ہیں لیکن ایمانی آثار پھر بھی عیاں ہیں۔

ولا تنمحي الآياتُ من دارِ حرمة

بها مِنبَرُ الهادي الذي كانَ يَصعَدُ

حرمت والی جگہ سے نشانیوں کا مٹنا ممکن نہیں، وہاں پر وہ منبر بھی ہے جس پر آپ ﷺ براجمان ہوتے تھے۔

ووَاضِحُ آياتٍ، وَبَاقي مَعَالِمٍ

وربعٌ لهُ فيهِ مصلىً ومسجدُ

دیگر نشانیاں بھی ہیں آپ کا گھر، نماز کی جگہیں اور مسجد بھی ہے۔

بها حجراتٌ كانَ ينزلُ وسطها

مِنَ اللهِ نورٌ يُستَضَاءُ، وَيُوقَدُ

مدینہ میں آپ کے حجرے ہیں جہاں پر اللہ تعالی کی طرف سے نور نازل ہوتا تھا لوگ اس سے روشنی لیتے اور آگے پھیلاتے تھے۔

معالمُ لم تطمسْ علی العهدِ آیها

أتَاهَا البِلَی، فالآیُ منها تجَدّدُ

وقت گزرنے کے باوجود نشانیاں باقی ہیں اور کچھ مٹ چکی ہیں، لیکن ایمانی نشانیاں روز بروز تازہ ہوتی رہتی ہیں۔

مسلم اقوام!

یہ شہر مدینہ، طیبۃ الطیبہ، جائے ہجرت اور آشیانہ سنت ہے، جو شخص بھی اس شہر میں مسجد نبوی کی زیارت؛ عبادت اور ثواب کی امید سے کرے، ان جگہوں سے محبت کی بنا پر یہاں آئے، تو اللہ تعالی اسے اجر و ثواب سے نوازتا ہے۔

اور کیا یہ ایمان کی جائے پناہ نہیں!؟ اور کیا یہ سید اولادِ عدنان کی جائے ہجرت نہیں؟! بخاری و مسلم کے مطابق ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (ایمان مدینہ میں اس طرح سکڑ جائے گا جیسے سانپ اپنے بل میں سکڑ جاتا ہے)

هذی دُونَکم طیبَةٌ ورُبُوعُها

قد بُورِکَت فی العالمین رُبُوعًا

یہ تمہارے سامنے مدینہ اور اس کے مکانات ہیں، اس کی ہر چیز میں برکت کی گئی ہے۔

هذی المدینةُ قد تألّقَ فوقَها

تاجٌ یُرصّعُ بالهُدی ترصیعًا

یہی وہ مدینہ ہے جس کے سر پر نورِ ہدایت کا تاج جڑا گیا ہے۔

هی مأرِزُ الإیمانِ فی الزمنِ الذی

يشكو بناءُ المكرُماتِ صُدوعًا

یہی اس زمانے میں ایمان کیلیے جائے پناہ ہوگا جب اخلاقی قدریں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوں گی۔

ایمانی بھائیوں!

مدینے کے فضائل میں -اللہ تمہاری حفاظت فرمائے- یہ بھی ہے کہ اللہ تعالی نے ایمان کا عطف بھی مدینہ پر فرمایا ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ

الحشر–9
جو ان مہاجرین کی آمد سے پہلے ایمان لا کر دار الہجرت میں مقیم ہیں یہ ان لوگوں سے محبت کرتے ہیں جو ہجرت کر کے ان کے پاس آتے ہیں۔

امام مالک رحمہ اللہ مدینے کی دیگر خطوں پر فضیلت کے سیاق میں کہتے ہیں: ''مدینہ منورہ ایمان اور ہجرت کی جگہ ہے''۔

مدینہ کی یہ بھی فضیلت ہے کہ: اللہ تعالی نے اپنے نبی کو اسی کی جانب ہجرت کرنے کا حکم دیا تھا؛ چنانچہ ابو موسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے -راوی کہتے ہیں کہ لگتا ہے وہ– نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ: (میں نے خواب دیکھا کہ میں مکہ سے کھجوروں والی زمین کی جانب ہجرت کر رہا ہوں، تو میرا ذہن یمامہ یا ھجر کی جانب گیا؛ لیکن وہ مدینہ ہے یعنی یثرب ہے) متفق علیہ۔

اسلامی بھائیوں!

سید الانام ﷺ کے پیارو -اللہ تعالی آپ کے چہروں کو سدا ترو تازہ رکھے- مدینہ کی بڑی فضیلت یہ بھی ہے کہ: یہاں مسجد نبوی تعمیر ہوئی اس کی بنیاد خالصتاً تقوی پر تھی، فرمانِ باری تعالی ہے:

لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا لَمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَنْ تَقُومَ فِيهِ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ

التوبة–108

آپ اس میں کبھی قیام نہ کریں۔ یقیناًوہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن سے تقویٰ پر رکھی گئی زیادہ حق رکھتی ہے کہ آپ اس میں قیام کریں۔ اس میں ایسے آدمی ہیں جو پاک رہنا پسند کرتے ہیں اور اللہ پاک رہنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

امام مسلم نے اپنی صحیح میں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ: ''میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آپ کی کسی زوجہ کے گھر آیا اور عرض کیا: اللہ کے رسول! دونوں میں سے کون سی مسجد کی بنیاد تقوی پر ہے؟ تو آپ ﷺ نے کنکریوں کی ایک مٹھی بھری اور زمین پر دے ماری، پھر آپ نے فرمایا: (وہ یہ والی مسجد ہے) یعنی مدینے کی مسجد نبوی''۔

اس بابرکت مسجد کے مناقب میں یہ بھی شامل ہے کہ: یہ ان تین مساجد میں سے ایک ہے جن کی جانب رخت سفر باندھنا جائز ہے؛ چنانچہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، آپ فرما رہے تھے: (صرف تین مسجدوں کی جانب رخت سفر باندھ سکتے ہیں: مسجد الحرام، میری یہ مسجد اور مسجد اقصی) متفق علیہ

یہ بھی اس کی فضیلت ہے کہ: یہاں علمائے کرام کے صحیح ترین موقف کے مطابق فرض یا نفل کوئی بھی نماز ہو اس کا ثواب زیادہ ہے؛ چنانچہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: (میری اس مسجد میں نماز مسجد الحرام کے علاوہ دیگر مساجد کی نمازوں سے ایک ہزار گنا افضل ہے) متفق علیہ

وَمَسْجِدِيْ كَانَ بَلَ مَا زَالَ أُمْنِيَةً

تَحْبُوْ إِلَيْهِ قُلُوْبٌ ضَلَّتِ السُّبُلَا

اور میری مسجد زمانے سے دلوں کی چاہت تھی، اس کی راہ میں بہت سے دل راستہ ہی بھول گئے۔

وَفِيْ هَوَايَ مَلَايِيْنٌ تَنَامُ عَلَى

ذِكْرِيْ وَتَصْحُوْ عَلَى طَيْفِيْ إِذَا ارْتَحَلَا

میری محبت میں لاکھوں میرا نام لیکر سوتے ہیں اور میرے ہی خیالوں میں اٹھ کر چل پڑتے ہیں۔

مسجد نبوی میں ایک جگہ جنت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے؛ چنانچہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (میرے منبر اور گھر کے درمیان کی جگہ جنت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے) متفق علیہ، اللہ تعالی ہم سب کو جنت میں اسی طرح اکٹھا کر دے جیسے آج ہمیں مسجد مصطفی ﷺ میں اکٹھا کیا ہے، آمین، آمین

مسلم اقوام!

اللہ تعالی نے مدینہ کو عالیشان بناتے ہوئے حرم اور پر امن قرار دیا، یہاں کسی کا خون نہیں بہایا جائے گا، اس میں لڑنے کیلیے اسلحہ اٹھانا جائز نہیں؛ چنانچہ صحیح مسلم میں سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے مدینہ کی جانب اشارہ فرمایا اور کہا: (یہ حرم اور پر امن ہے)

اس لیے مدینہ دونوں حرّوں، لابوں، سیاہ پتھروں اور تنگ راستوں کے درمیان حرم ہے؛ جیسے کہ علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (عیر پہاڑ سے لیکر ثور پہاڑ تک مدینہ حرم ہے) متفق علیہ

یہاں شکار کو بھگایا نہ جائے، پرندے نہ پکڑے جائیں، کانٹے دار درخت نہ کاٹے جائیں، پودے اور جڑی بوٹیاں نہ کاٹی جائیں، جانوروں کو چارہ ڈالنے کے علاوہ سبزہ نہ کاٹا جائے، اور گری پڑی چیز صرف اس کا اعلان کرنے والا ہی اٹھائے۔

اہل مدینہ کے بارے میں کوئی بھی مکاری یا عیاری سے کام لے، یا ان کے بارے میں برے عزائم رکھے تو وہ ایسے ہی پگھل جاتا ہے جس طرح پانی میں نمک پگھلتا ہے، رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: (جو شخص ظلم کرتے ہوئے اہل مدینہ کو ڈرائے تو اللہ تعالی اسے ڈرائے گا، اور اس پر اللہ تعالی، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو گی، اللہ تعالی قیامت کے روز اس سے کوئی نفل یا فرض عبادت قبول نہیں کرے گا) احمد

مسلمانوں!

جو شخص مدینہ منورہ میں کوئی بدعت ایجاد کرے یا کسی بدعتی کو پناہ دے تو وہ اپنے آپ کو شدید وعید کا حق دار بناتا ہے، رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: (عیر سے لیکر ثور پہاڑ تک مدینہ حرم ہے، چنانچہ جو شخص بھی اس میں کوئی بدعت ایجاد کرتا ہے یا کسی بدعتی کو پناہ دیتا ہے تو اس پر اللہ تعالی، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، اللہ تعالی اس سے قیامت کے دن کوئی نفل یا فرض عبادت قبول نہیں فرمائے گا) متفق علیہ

امت اسلامیہ!

مدینہ منورہ کے فضائل میں یہ بھی ہے کہ: یہ شہر نبی ﷺ کا محبوب ترین شہر ہے،-میرے ماں باپ آپ پر قربان-آپ ﷺ فرماتے تھے: (یا اللہ! مدینہ ہمارے دلوں میں مکہ کی طرح محبوب بنادے یااس سے بھی زیادہ) متفق علیہ، مدینہ آپ ﷺ کا مسکن اور جائے ہجرت ہے، یہیں پر آپ کا منبر و محراب ہے، یہی آپ کی قبر ہے اور یہیں سے آپ کو اٹھایا جائے گا:

مهاجر المصطفى الهادي ومضجعه

وموئل الأسد إن أنف الوطيس حمى

مدینہ ہادی عالم مصطفی کی جائے ہجرت اور قبر کی جگہ ہے، شہر مدینہ گھمسان کی جنگ چھڑنے پر شیروں کیلیے پناہ کی جگہ بھی ہے۔

اس شہر میں سکونت اختیار کرنے کی ترغیب دی گئی ہے، یہ پاکیزہ جگہ ہے، ایمان کے ساتھ یہاں رہنا بہت بڑے شرف کی بات ہے، تقوی کے ساتھ اس شہر کو اپنا وطن بنانا بہت عزت کا مقام ہے۔

یہاں کے رہنے والوں کی خوشی کے کیا ہی کہنے!

رسول اللہ ﷺ جس وقت سفر سے آتے اور مدینہ کی دیواریں، درخت اور ٹیلے دیکھتے تو مدینہ کی محبت میں اپنی سواری تیز دوڑاتے، اسے ایڑھ لگاتے ،اور بھگاتے، پھر جب بالکل سامنے آجاتے تو فرماتے: (یہ طابہ ہے، اور یہ احد پہاڑ ہے، ہم اس سے محبت کرتے ہیں اور یہ ہم سے محبت کرتا ہے)۔

مسلمانوں!

مدینہ میں رہنے کی اتنی برکت ہے کہ اس کے سامنے کسی بھی قسم کی خوش حالی، فراوانی اور عیش ہیچ اور پیچ ہے، چنانچہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (ایک وقت لوگوں پر آئے گا کہ ایک شخص اپنے چچازاد اور قریبی رشتہ دار کو بلائے گا: خوشحالی کی طرف آجاؤ! خوشحالی کی طرف آجاؤ! حالانکہ ان کیلیے مدینہ بہتر ہو گا اگر وہ جانتے ہوں) مسلم

أَيَا سَاكِنِي أَكْنَافِ طَيْبَةِ حَسْبُكُمْ

مِنَ السَّعْيِ لِلْعَلْيَاءِ جِيرَةُ أَحْمَدَ

مدینہ طیبہ کے باسیو! تمہیں احمد ﷺ کا پڑوس ملنے کے بعد کوئی شرف تلاش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

فَمَن يَّبْتَغِيْ عَنْهَا بِلَادًا وَإِنْ سَمَتْ

لِأَمْرٍ مِنَ الدُّنْيَا فَلَيْسَ بِمُهْتَدِ

اگر کوئی مدینہ سے بھی اعلی شہر تلاش کرے چاہے وہ دنیاوی اعتبار سے ہی اچھا کیوں نہ ہو تو وہ راہِ راست پر نہیں ہے!۔

ایمانی بھائیوں!

مدینہ کے صاع اور مد میں، یہاں کے پیمانوں اور تھوڑی ہوں یا زیادہ سب کھجوروں میں برکت ہے، نبی ﷺ نے ان کیلیے برکت کی دعا فرمائی ہے:
(یااللہ! مدینہ میں مکہ کی بہ نسبت دگنی برکت فرمادے، اور دونوں طرح کی برکتیں فرما) متفق علیہ

مسلم اقوام!

اس کا نام طابہ ہے، اس کا نام طیبہ بھی ہے، یہ سید الابرار ﷺ کا شہر ہے، اس کے فضائل بے شمار ہیں، اس کی برکتیں لاتعداد ہیں، صدیاں گزر جانے کے باوجود یہ شہر ہر دور میں عالی شان رہا، ایمان اور اخوت کیلیے مضبوط قلعہ ثابت ہوا، عقیدے کا نشیمن اور دعوت کا ماخذ بنا رہا۔

اللہ اکبر! طیبہ شہر میں دائمی یادوں کی مہک ہے، اور یہاں پر شان وشوکت سے لبریز معرکوں کی خوشبو آتی ہے۔

مسلمانوں!

مدینہ شریف کی مکمل دیکھ بھال لازمی امر ہے، اس کی حرمت کا پاس رکھنا ہمہ قسم کی بھلائی کا ضامن ہے، مدینے کی شان وشوکت پھیلانا مفید عمل ہے، اس شہر میں رہنے کے عہد وپیان پورے کرنا فضیلت کا عمل ہے، یہ ایسی جگہ ہے جہاں پر وحی اور قرآن نازل ہوتا رہا، جہاں جبریل اور میکائیل چلتے پھرتے تھے، جہاں سے ملائکہ اور روح القدس آسمانوں کی طرف جاتے تھے، اس کے آنگن کی عظمت کا خیال رکھنا ضروری ہے

ذَٰلِكَ وَمَن يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِن تَقْوَى الْقُلُوبِ

الحج–32
اس کے بعد، جو بھی اللہ تعالی کے شعائر کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کے تقوی کی نشانی ہے۔

اس کی فضا میں سانس لینے، یہاں قیام کو غنیمت جاننے اور ڈھیروں نیکیاں کمانے کیلیے کوشش کرنی چاہیے۔

يَا دَارَ خَيْرَ الْمُرْسَلِيْنَ وَمَنْ بِهِ

هُدَىُ الْأَنَامِ وَخُصَّ بِالْآيَاتِ

خیر المرسلین کے شہر میں رہنے والو! آپ ﷺ تو سراپا لوگوں کیلیے ہدایت تھے، آپ کو نشانیاں بھی دی گئیں۔

عِنْدِيْ لِأَجْلِكَ لَوْعَةٌ وَصَبَابَةٌ

وَتَشَوُّقٌ مُتَوَقِّدُ الْجَمَرَاتِ

میرے دل میں ان سے تعلق کی ایک چنگاری ہے جس کی وجہ سے آگ بھی بھڑک سکتی ہے!۔

نبی ﷺ کے پڑوس میں رہائش پذیر عظیم لوگو! اور زائرین کرام!

مدینہ میں قیام یا مدینے کی زیارت کا ارادہ رکھنے والا شخص نرم خوئی، متواضع اور منکسر المزاج ہونا چاہیے، مدینے کی حرمت کا پاسبان ہو، اس عظیم شہر کے باسیوں کا خیال رکھے، اہل مدینہ کے ساتھ مجالس میں محض کھانے پینے کی طرف دھیان نہ رکھے بلکہ ان سے تربیت حاصل کرے، روزی کمانے میں نہ لگا رہے بلکہ اپنی زندگی کو اچھے کاموں کیلیے غنیمت سمجھے، اہل مدینہ کے کھانے پینے پر نظر نہ رکھے بلکہ ان کا اخلاق سیکھے، ان سے نیکی کے طور طریقے حاصل کرے مال و دولت پر ٹکٹکی مت باندھے، ان کی مالداری کی بجائے کردار کو اپنائے۔

زائرین کرام!

اللہ کے برگزیدہ نبی -میرے ماں باپ آپ پر قربان اور آپ پر ڈھیروں درود و سلام- کے شہر کی زیارت کے لئے آتے ہوئے آپ کی سنت اپنانے، آپ کے نقش قدم پہ چلنے اور آپ کی سیرت سے سیراب ہونے کی اہمیت مت بھولیں، فرمانِ باری تعالی ہے:

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ

آل عمران–31

آپ فرمادیں کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ خود تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔

آپ کی اطاعت و محبت کا یہ تقاضا ہے کہ مسجد نبوی کی زیارت، آپ ﷺ پر سلام پیش کرنے اور مدینہ نبویہ–جو کہ ہمیشہ سے برکتوں سے مالا مال ہے-میں رہنے کے آداب سیکھیں، آپ ﷺ کے اخلاق عالیہ اور صفات فاضلہ کی پیروی کریں، آپ سے آگے بڑھنے سے اجتناب کریں، اور آپ کے پاس آواز بلند کرنے سے بچیں، فرمانِ باری تعالی ہے:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ [2] إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَى لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ

الحجرات–3/2

اے ایمان والو اپنی آوازیں نبی کی آواز سے بلند نہ کرو، اور نہ ان سے اونچی آواز سے بات کرو جیسے آپس میں ایک دوسرے سے کرتے ہو، کہیں (ایسا نہ ہو) کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تمہیں احساس تک نہ ہو۔ بیشک جو لوگ اپنی آوازوں کو رسول اللہ کے پاس پست رکھتے ہیں انہی لوگوں کے دلوں کا اللہ تعالی نے تقوی کیلیے امتحان لیا، ان کیلیے مغفرت اور اجر عظیم ہے۔

امت اسلامیہ!

ہم سب پر اس پاک شہر اور مسجد نبوی ﷺ کے شرعی آداب کا خیال انتہائی ضروری ہے، لیکن کیا یہ مدینے کا ادب ہے کہ اس عظیم شہر میں انسان صحیح عقیدے سے متصادم، اور نبی ﷺ کی سنت چھوڑ کر عمل کرے، یا کسی بدعت اور شرعی خلاف ورزی کا ارتکاب کرے؟!

اپنے پروردگار سے ڈرتے رہو، رسول اللہ ﷺ کے پیارو! تقوی الہی اختیار کریں، سید الابرار کے شہر میں مکمل باادب رہیں، خیر الخلق ﷺ کی مسجد میں تمام اسلامی آداب اپنانے کا اہتمام کریں۔

ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ ہم اللہ کی حمد و ثنا بیان کریں اور اس کا شکر ادا کریں کہ اس نے ہمیں یہ بابرکت جگہ نوازی، اس عظیم شہر کے کسی بھی حصے میں یا زائرین کے ساتھ رہتے ہوئے آداب، امن و امان اور قانون کی پاسداری کریں، سکیورٹی پر مامور جوانوں، مسجد الحرام اور مسجد نبوی کی انتظامی کمیٹی کے کارکنوں کے ساتھ بھرپور تعاون کریں، ان کی تمام تر کوششیں اور کاوشیں کامیابی کے ساتھ جاری و ساری ہیں۔ اسی طرح زائرین زیارت میں اپنا وقت صرف کریں، عبادت کی بجائے موبائل اور فوٹو گرافی وغیرہ میں مشغول نہ رہیں، بھیڑ لگانے اور اپنے بھائیوں کو ایذا دینے سے بچیں۔ خواتین بھی مسجد نبوی میں آئیں تو باپردہ ہوں، عفت، عصمت اور وقار سے آراستہ و پیراستہ ہوں اور مردوں کے ساتھ اختلاط سے دور رہیں۔

ہم اللہ کے اسمائے حسنی اور عالی صفات کے واسطے سے سوال کرتے ہیں کہ: اپنے فضل و کرم سے ہمیں اسلامی آداب اپنانے اور امام کائنات ﷺ کے طریقے پر چلنے کی توفیق دے، یا اللہ! ہمیں آپ ﷺ کے حوض سے پانی نصیب فرما، یا اللہ! ہمیں آپ ﷺ کے حوض سے پانی نصیب فرما، یا اللہ! ہمیں آپ کی شفاعت نصیب فرما، یا اللہ! ہمیں آپ ﷺ کے ہاتھوں جام کوثر نصیب فرما، جس کے بعد کبھی بھی تشنگی محسوس نہ ہو گی، اللہ تعالی ہم سب کو آپ کے پڑوس میں رہنے کے آداب اپنانے اور بہترین طریقے سے رہنے کا سلیقہ عنایت فرمائے، آپ پر، آپ کی پاکیزہ آل اور پاک باز صحابہ کرام پر بہترین درود و سلام ہوں۔

أعوذ باللہ من الشّیطان الرّجیم

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا

الاحزاب–21

اللہ تعالی میرے اور آپ کیلیے قرآن و حدیث کو بابرکت بنائے، اور ہمیں امام کائنات ﷺ کی سیرت سے مستفید ہونے کی توفیق عنایت فرمائے، میں اپنی اسی بات پر گفتگو ختم کرتا ہوں اور اللہ تعالی سے اپنے اور تمام مسلمان مرد و خواتین کے گناہوں اور خطاؤں کی بخشش چاہتا ہوں، آپ سب بھی اسی سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگیں اور اسی سے رجوع کریں بیشک وہ رجوع کرنے والوں کو بخشنے والا ہے۔

دوسرا خطبہ

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں وہی مختلف نعمتوں کے ذریعے فضل و کرم فرماتا ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، اس نے امن و ایمان کی صورت میں ہم پر عظیم نعمتیں برسائی ہیں، اس نے اپنے احسانات کی شکل میں اپنی مہربانیوں سے خوب نوازا ہے، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں، اللہ تعالی آپ پہ، آپ کی آل، صحابہ کرام، تابعین پر، اور روز قیامت تک ان کے نقش قدم پر چلنے والوں پر اپنی رحمتیں، برکتیں اور ڈھیروں سلامتی نازل فرمائے۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرتے رہو، مقدس مقامات اور قابل احترام شہروں کی صورت میں اللہ نے تم پر احسانات فرمائیں ہیں ان پر اسی کا شکر ادا کرتے رہو۔

اسلامی بھائیو! یقیناً یہ بھی اللہ کا بہت بڑا فضل ہے کہ مدینہ منورہ کو اس بابرکت ملک کے حکمرانوں کے اہتمام اور شاندار توجہ کا وافر حصہ ملا ہے، اور یہ اہتمام جب سے نیک، صالح اور عادل حکمران عبد العزیز بن عبد الرحمن رحمہ اللہ کے ہاتھوں مملکت سعودی عرب کا قیام ہوا اس وقت سے لے کر

عصرِ حاضر کے خوشحال، آسودہ اور ارجمند دور تک جاری و ساری ہے، یہ دور خادم حرمین شریفین شاہ سلمان بن عبدالعزیز-اللہ تعالی انہیں مزید توفیق دے،ان کی مدد، حفاظت اور معاونت فرمائے-کا دور ہے۔

فن تعمیر کی شاہکار تاریخی توسیع اس کی منہ بولتی واضح دلیل ہے اس سے ہر عام و خاص واقف ہے، ہر ایک کی آنکھیں خیرہ ہو رہی ہیں، ہر کوئی انہیں دیکھ کر انگشت بہ دندان ہے، یہ توسیع ہر مسلمان کیلیے قابل فخر ہے، بلکہ یہ تاریخ کے ماتھے کا جھومر ہے، موجودہ توسیع دنیا کے کونے کونے سے مسجد الحرام اور مسجد نبوی کی زیارت کیلیے آنے والے زائرین کی بڑی سی بڑی تعداد بھی اپنے اندر سمو لیتی ہے، اتنی بڑی توسیع کا ایک ہی ہدف تھا کہ مسجدِ رسول ﷺ کی خاطر خواہ خدمت ہو، زائرین مسجد نبوی یہاں آکر راحت محسوس کریں، اور انہیں منظم شکل میں عمدہ ترین خدمات فراہم ہوں، نیز انہیں آسانی، اطمینان اور سکون سے بھرپور فضا میں عبادت و اطاعت کرنے کا موقع ملے۔

اس لئے ہم پورے اعتماد کے ساتھ کہتے ہیں کہ مدینہ اس بات کا حقدار ہے کہ اسے اسلامی سیاحت و ثقافت کا ابدی دار الحکومت قرار دیا جائے بقول شاعر:

یا أخت مكة في السماء تألقي

وبكل خير أشرقي وتنمقي

اے مکہ کے ہم سر تو آسمانوں میں چمکتا دمکتا رہے، اور مکمل خوبصورتی اور روشنی کے ساتھ درخشندہ رہے۔

اللہ تعالی اس بابرکت ملک کی قیادت کو جزائے خیر عطا فرمائے، یہ ملک توحید اور قرآن و سنت کا گہوارہ ہے، یہ ملک مملکت حرمین شریفین ہے، یہ ملک ہر جگہ اور فورم پر اسلامی اور مسلمانوں کے مسائل کو اچھی طرح اجاگر کرتا ہے؛ اس لیے اللہ تعالی خادم حرمین شریفین کو ان کی کامیاب کاوشوں اور خدمات پر اجر عظیم عنایت فرمائے کہ وہ حرمین شریفین اور زائرین حرمین شریفین کی خدمت کیلیے گراں قدر خدمات پیش کر رہے ہیں اور پیش کرتے رہیں گے، ان کارناموں کو اللہ تعالی ان کے نیک اعمال کے پلڑے میں شامل فرمائے۔

اللہ تم پر اپنی رحمت نازل فرمائے! رہبر و رہنما، بشیر و نذیر اور سراج منیر نبی پر درود و سلام پڑھو، جیسے کہ مہربان اور خوب علم رکھنے والے اللہ نے تمہیں اسکا حکم دیا اور فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

الاحزاب–56

اللہ اوراس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں،اے ایمان والو! تم بھی اس پر درود و سلام بھیجا کرو۔

اسی طرح نبی ﷺ کا فرمان ہے: (جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا تواللہ تعالی اس پر دس بار رحمتیں فرماتا ہے)

يا أيها الراجون خير شفاعة

من أحمد صلوا عليه وسلموا

نبی ﷺ کی شفاعت پہ امیدیں لگانے والو آپ پہ درود و سلام پڑھو۔

صلى وسلم ذو الجلال عليه

ما لبى ملبى أو تحلل محرم

جب تک تلبیہ پڑھنے والے اور احرام سے حلال ہونے والے موجود ہیں اللہ ذوالجلال آپ پر صلاۃ و سلام نازل فرماتا رہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِيْنَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

یااللہ! سراپا رشد و رحمت، تیری نازل کردہ نعمت، صاحب مقام محمود، ساقی کوثر، علمبردار حمد، منور چہرے، روشن پیشانی والے نبی پر میرے ماں باپ قربان ہوں، ان پر درود و سلام نازل فرما۔

یااللہ! بلند و بالا مقام و مرتبے والے چاروں خلفائے راشدین ابو بکر، عمر، عثمان، اور علی سے راضی ہو جا، تمام صحابہ کرام، تابعین عظام اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے والے تمام لوگوں سے راضی ہو جا، اور اپنے رحم و کرم اور احسان کے صدقے ہم سے بھی راضی ہو جا، یاارحم الراحمین!

یااللہ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ نصیب فرما، یااللہ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ نصیب فرما، یااللہ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ نصیب فرما، کافروں کیساتھ کفر کو بھی ذلیل و رسوا فرما، شرک اور مشرکوں کو بھی ذلیل و رسوا فرما۔

یااللہ تمام معتمرین اور زائرین کی حفاظت فرما، یااللہ! اس ملک کو اور سارے اسلامی ممالک کو امن کا گہوارہ، خوشحال، اور ترقی یافتہ بنادے۔

یااللہ! ہمیں ہمارے ملکوں میں امن عطافرما، یااللہ! ہمیں ہمارے ملکوں میں امن عطافرما، یااللہ! ہمارے علاقوں میں امن واستحکام کو دوام بخش۔

یااللہ! ہماری قیادت کو مزید اچھے کام کرنے کی توفیق دے اور ان کی حفاظت فرما، یااللہ! ہمارے حکمران اور تیرے بندے خادم حرمین شریفین سلمان بن عبدالعزیز کو تیرے پسندیدہ کام کرنے کی توفیق عطافرما، ہمارے حکمران کی حق کے ساتھ مدد فرما، انہیں حرمین شریفین اور پوری دنیا میں مسلمانوں کی خدمت کرنے پر بہترین جزاسے نواز، یااللہ! انہیں، ان کے نائبوں، ان کے بھائیوں اور معاونین کو انہی کاموں کی توفیق دے جن میں اسلام کا غلبہ ہو، نیز تمام مسلمانوں اور ملک و قوم کی بہتری ہو۔

یااللہ! تمام مسلم حکمرانوں کو تیری شریعت کے نفاذ کی توفیق عطافرما، تیرے نبی ﷺ کی سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطافرما، یااللہ! تمام مسلم حکمرانوں کو تیرے بندوں کیلیے رحمت دل بنا۔ ہمارے امیر، امیرِ مدینہ کو خصوصی طور پر کامیابیاں اور خصوصی مدد و نصرت عطافرما۔

یااللہ! پوری دنیا میں مسلمانوں کے حالات سنوار دے، یااللہ! پوری دنیا میں مسلمانوں کے حالات سنوار دے، یااللہ! پوری دنیا میں مسلمانوں کے حالات سنوار دے، یااللہ! ان کی جانوں کی حفاظت فرما، یااللہ! ان کی جانوں کی حفاظت فرما، یااللہ! ان کی جانوں کی حفاظت فرما، یارب العالمین!

یااللہ! مسجد اقصی کو پاک فرمادے، یااللہ! مسجد اقصی کو جارحین اور غاصبوں سے پاک فرمادے، یااللہ! مسجد اقصی کو روزِ قیامت تک کیلیے عالیشان بنا دے۔

یااللہ! پوری دنیا میں ہمارے مجاہد بھائیوں کی مدد فرما، یااللہ! فلسطین میں ان کی مدد فرما، یااللہ! فلسطین میں ان کی مدد فرما، یااللہ! عراق میں ہمارے بھائیوں کی اصلاح فرما، یااللہ! ملک شام میں بھی ان کی اصلاح فرما، یااللہ! شام میں ہمارے بھائیوں کی ظالموں کے خلاف جلد از جلد مدد فرما، یااللہ! یمن میں ہمارے بھائیوں کی مدد فرما، یااللہ! برما، اراکان اور پوری دنیا میں ہمارے بھائیوں کی مدد فرما، یارب العالمین!

یااللہ! پریشان حال لوگوں کی پریشانیاں دور فرما، مصیبت زدہ لوگوں کی مشکل کشائی فرما، مقروض لوگوں کے قرض چکادے، تمام مسلمان مریضوں کو شفایاب فرما۔

یااللہ! ہمارے اس پورے اجتماع کو رحمت سے ڈھانپ دے، یہاں سے جانے کے بعد ہمیں گناہوں سے بچاکر رکھنا، ہمارے اندر یا ہمارے آس پاس کسی کو بھی محروم اور بدبخت نہ چھوڑنا۔

یااللہ ! اس ملک کے عقائد اور قائد کی حفاظت فرما، یہاں کے امن، باہمی اتحاد، استحکام، اتفاق اور خوشحالی کو تحفظ عطا فرما، یارب العالمین ! یااللہ ! ہمارے ملک اور قوم کے ساتھ ساتھ تمام مسلم ممالک کو مکاروں اور عیاروں کی چالوں سے محفوظ بنا، کینہ پرور لوگوں کے کینے سے محفوظ فرما، حاسدوں کے حسد سے محفوظ فرما، جارحیت سے بچا، یارب العالمین !

یااللہ ! ہماری سکیورٹی فورس کے جوانوں کو کامیابیاں عطافرما، یااللہ ! ہماری سکیورٹی فورس کے جوانوں کو کامیابیاں عطافرما، یااللہ ! حرمین شریفین اور سرحدوں پر مصروف عمل ہماری سکیورٹی فورس کے جوانوں کو کامیابیاں عطافرما، یااللہ ! ان کی سرحدوں پر مدد فرما، یارب العالمین !

یااللہ ! ہماری سرحدوں پر ہمارے فوجیوں کی مدد فرما، یااللہ ! ان کے نشانے درست فرما، یااللہ ! جانثاروں کو شہداء میں قبول فرما، زخمیوں کو شفایاب فرما، بیماروں کو بیماری سے چھٹکارا عطافرما، انہیں صحیح سلامت اور مالِ غنیمت کے ساتھ فتح اور غلبے کی صورت میں واپس لوٹا، اشتعال انگیزی پھیلانے والوں پر انہیں فتح عطافرما۔

یااللہ ! تو ہی معبودِ برحق ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو ہی غنی ہے ہم تیرے در کے فقیر ہیں، ہمیں بارش عطافرما، اور ہمیں مایوس مت فرما، یا اللہ ! ہمیں بارش عطافرما، یااللہ ! ہمیں بارش عطافرما، یااللہ ! ہمیں بارش عطافرما، یااللہ ! ہم پر بارش نازل فرما، یااللہ ! ہم پر بارش نازل فرما، یااللہ ! ہم پر بارش نازل فرما۔

یااللہ ! ہم بھی تیری مخلوق میں سے ایک مخلوق ہیں، ہمارے گناہوں کی وجہ سے اپنا فضل مت روک، یااللہ ! ہم تجھ سے دعا کرتے ہیں کہ تو ہی بخشنے والا ہے، ہم پر موسلادھار بارش نازل فرما۔

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

البقرۃ–201

ہمارے رب ! ہمیں دنیا اور آخرت میں بھلائی عطافرما، اور ہمیں آخرت کے عذاب سے محفوظ رکھ۔

ہمارے پروردگار ! ہمارے اعمال قبول فرما، بیشک تو ہی سننے اور جاننے والا ہے، ہماری توبہ قبول فرما، بیشک تو ہی توبہ قبول کرنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے، یااللہ ! ہمیں اور ہمارے والدین، ہمارے اجداد، اور تمام مسلمانوں کی مغفرت فرما، بیشک تو ہی بخشنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

تیرا رب جو کہ عزت کا بھی پروردگار ہے وہ مشرکوں کی بیان کردہ تمام باتوں سے پاک ہے، سلامتی نازل ہو رسولوں پر، اور تمام تعریفیں اللہ کیلیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنہار ہے۔

(4) لا الہ الّا اللہ کی فضیلت اور فوائد

فضیلۃ الشیخ جسٹس ڈاکٹر عبد المحسن بن محمد القاسم حفظہ اللہ

پہلا خطبہ:

یقیناً تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، ہم اس کی تعریف بیان کرتے ہیں، اسی سے مدد کے طلب گار ہیں اور اپنے گناہوں کی بخشش بھی مانگتے ہیں، نفسانی و بُرے اعمال کے شر سے اُسی کی پناہ چاہتے ہیں، جسے اللہ تعالی ہدایت عنایت کر دے اسے کوئی بھی گمراہ نہیں کر سکتا، اور جسے وہ گمراہ کر دے اس کا کوئی بھی رہنما نہیں بن سکتا، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ بر حق نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اللہ تعالی آپ پر، آپ کی آل، اور صحابہ کرام پر ڈھیروں درود و سلامتی نازل فرمائے۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

اللہ کے بندوں! کماحقہ اللہ سے ڈرو اور اسلام کے کڑے کو مضبوطی سے تھام لو۔

مسلمانوں!

مخلوق کیلیے شرف کا مقام ہے کہ وہ اللہ تعالی کی اطاعت اور اسی کی بندگی پر کاربند رہے، احکامات الہیہ اور تخلیق کی یہی حکمت ہے، اسی بندگی کی بنا پر دنیا اور آخرت میں کامیابی ملے گی، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا

الاحزاب–71
اور جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے وہ یقیناً بہت عظیم کامیابی پا گیا۔

خوشی، سرور، لذت اور خوشگوار لمحات صرف اللہ تعالی کی معرفت، اسے ایک ماننے اور اس پر ایمان لانے میں ہے، افضل اور محبوب ترین کلام وہ ہے جس میں اس کی حمد و ثنا ہو، اور اللہ تعالی کی بہترین ثنا کلمہ توحید: لا الہ الا اللہ ہے۔

اسی کلمے کی بنیاد پر آسمان و زمین قائم ہیں، اسی کے لیے موجودات کو وجود دیا گیا، اللہ تعالی نے اپنی کتابیں بھی اسی کیلیے نازل کیں اور رسولوں کو مبعوث فرمایا، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا نُوحِي إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ

الانبیاء–25
اور آپ سے پہلے ہم نے جو بھی رسول بھیجا اس کی طرف یہی وحی کرتے رہے کہ "میرے سوا کوئی الہ نہیں۔ لہذا صرف میری ہی عبادت کرو"۔

لا الہ الا اللہ کے ذریعے رسولوں نے اپنی اقوام کو ڈرایا، فرمانِ باری تعالی ہے:

أَنْ أَنْذِرُوا أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاتَّقُونِ

النحل–2
متنبہ کر دو کہ میرے سوا کوئی الہ نہیں لہذا مجھ ہی سے ڈرو۔

اس کلمے کے ذریعے اللہ تعالی نے اپنے بارے میں گواہی دی اور اس پر اپنی افضل ترین مخلوقات کو گواہ بنایا، فرمانِ باری تعالی ہے:

شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

آل عمران–18

اللہ نے خود بھی اس بات کی شہادت دی ہے کہ اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں،اور فرشتوں نے بھی اور اہل علم نے بھی راستی اور انصاف کے ساتھ یہی شہادت دی ہے کہ اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں۔ وہی غالب ہے، حکمت والا ہے۔

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''یہ جلیل القدر، سب سے عظیم، مبنی بر عدل اور سچی گواہی ہے، اس گواہی کے شاہد اور مشہود دونوں ہی جلیل القدر ہیں''۔

تمام شریعتوں کی بنیاد یہی کلمہ ہے،اور دین سارے کا سارا اسی لاالہ الااللہ کے حقوق پر مبنی ہے، ثواب اسی پر موقوف ہے،اور عذاب اس کلمے کو ترک کرنے یا اس کے حقوق میں کمی کرنے پر ہوگا۔

کلمہ توحید عالی مرتبت اور ڈھیروں فضائل والا کلمہ ہے، یہ علی الاطلاق اسلام کی چوٹی ہے،اسلام کا سب سے پہلا رکن اور بنیاد ہے،یہی کلمہ اسلام کے تمام ارکان کی بنیاد ہے، یہ کلمہ اللہ تعالی پر ایمان لانے کا رکن اور ایمان باللہ کا سب سے بڑا حصہ ہے؛ اسی لیے کلمے کے بغیر ایمان صحیح نہیں ہو سکتا اور ایمان میں استحکام بھی اسی سے آتا ہے، کلمہ ہی ملت کی بنیاد اور قبلے کے تعین کی وجہ ہے، یہ تمام بندوں پر اللہ تعالی کا حق ہے، کلمۂ توحید اسلام اور جنت کی چابی ہے، اسی کی بنیاد پر لوگ بدبخت اور نیک بخت ہیں، مقبول اور دھتکارے ہوئے ہیں، یہ کلمہ کفر اور اسلام میں فرق کرتا ہے۔

قوتِ گویائی رکھنے والے لاالہ الااللہ سے اچھا بول نہیں بول سکتے،اور نہ ہی عمل کرنے والے اس کے تقاضوں سے اچھا کوئی عمل کر سکتے ہیں، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (اللہ تعالی کے ہاں چار الفاظ محبوب ترین ہیں:

سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ

صحیح مسلم

یہی کلمۂ تقوی ہے جسے اللہ تعالی نے اپنے اولیاء کیلیے مختص کیا، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَى

الفتح–26

اور ان پر کلمۂ تقوی لازم کر دیا۔

اور یہی مضبوط کڑا ہے، جسے تھامنے والا نجات پائے گا، فرمانِ باری تعالی ہے:

فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى لَا انْفِصَامَ لَهَا

البقرة–256

جو شخص طاغوت سے کفر کرے اور اللہ ایمان پر لائے تو اس نے ایسے مضبوط کڑے کو تھام لیا جو ٹوٹ نہیں سکتا۔

بلندی اس کلمے کی امتیازی صفت اور بقا اس کا خاصہ ہے:

وَكَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا

التوبۃ–40

کلمۂ الہی ہی بلند و بالا ہے۔

یہی کلمہ طیبہ ہے اور اس کیلیے اللہ تعالی نے قرآن مجید میں مثال دیتے ہوئے فرمایا:

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ

ابراھیم–24

آپ دیکھتے نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کلمہ طیبہ کی کیسی عمدہ مثال بیان کی ہے جیسے وہ ایک پاکیزہ درخت ہو جس کی جڑ (زمین میں خوب) جمی ہوئی ہے اور شاخیں آسمان میں ہیں۔

اسی کلمے سے شرح صدر ہوتی ہے:

فَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ

الانعام–125

پس جس کے بارے میں اللہ تعالی ارادہ فرمائے اس کی اسلام کیلیے شرح صدر فرما دیتا ہے۔

ابن جریج رحمہ اللہ کہتے ہیں: "یعنی لا الہ الا اللہ کے ذریعے شرح صدر ہو جاتی ہے"۔

اسی سے انسان سلیم القلب بنتا ہے۔

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ (88) إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ

الشعراء–89/88
اس دن دولت اور نرینہ اولاد فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ ماسوائے اس شخص کے جو قلب سلیم لیکر آئے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یعنی: "قلب سلیم وہ ہوتا ہے جو لا الہ الا اللہ کی گواہی دے، یہی حق کی دعوت ہے جس میں کوئی باطل نہیں، یہی سیدھی بات ہے جس میں کوئی ٹیڑھ پن نہیں، یہی سچی گواہی ہے اس میں جھوٹ کا شائبہ بھی نہیں، یہ اللہ تعالی کو مخلوق سے ممتاز کرنے والا وصف ہے، اور یہی ابراہیم علیہ السلام کی نسل میں باقی رہنے والا کلمہ ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ

الزخرف–28
اور اسے اس کی نسل میں باقی رہنے والا کلمہ بنایا، تاکہ وہ رجوع کریں۔

ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں: "یعنی لا الہ الا اللہ کو ابراہیم علیہ السلام کی نسل میں دائمی طور پر آباد فرمادیا کہ ابراہیم علیہ السلام کی نسل میں جسے اللہ تعالی ہدایت دے گا وہی اس پر چلے گا"۔

لا الہ الا اللہ مخلوقات کیلیے عظیم ترین نعمت ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُ ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً

لقمان–20
اور اس نے تم پر اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں بہادی ہیں۔

اس کی تفسیر میں سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: "اللہ تعالی نے بندوں کو لا الہ الا اللہ کی معرفت سے بڑھ کوئی نعمت عطا نہیں فرمائی"۔

یہ کلمہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے، آپ ﷺ کا فرمان ہے:

اگر میں:

سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلَٰهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ

کہوں تو یہ میرے لیے ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جن پر سورج طلوع ہوا) مسلم

علم اور عمل کے اعتبار سے لا الہ الا اللہ سب سے پہلا فریضہ ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللهُ

محمد–19

پس جان لو کہ بیشک اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: "سلف صالحین اور ائمہ کرام اس بات پر متفق ہیں کہ بندوں کو جس چیز کا سب سے پہلے حکم دیا جائے گا وہ شہادتین ہیں"۔

نیز لا الہ الا اللہ سب سے آخری واجب بھی ہے، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (جس شخص کے آخری الفاظ لا الہ الا اللہ ہوئے تو وہ جنت میں جائے گا) ابو داود ایسا عالم جو اس پر عمل پیرا ہو وہی استقامت پر ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

الاحقاف–13

بیشک جن لوگوں نے کہا: ہمارا پروردگار اللہ ہے، پھر اس پر ڈٹ گئے، تو ان پر نہ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگیں ہوں گے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: "یعنی: جو لا الہ الا اللہ کی گواہی پر ڈٹ گئے"۔

جس قدر آپ یہ کلمہ کہنے میں سچے ہوں گے اپنے دل کو اسی مقدار میں غیر اللہ سے پاک صاف کر لیں گے؛ یہی وجہ ہے کہ جو شخص بھی اس کلمے کو سچے دل سے کہتا ہے وہ اللہ کے سوا کسی سے محبت نہیں کرتا، وہ صرف اسی سے امید لگاتا ہے، وہ اسی سے ڈرتا ہے، اسی پر توکل کرتا ہے، اس کے دل میں نفس یا خواہش پرستی کے معمولی اثرات بھی باقی نہیں رہتے۔

لاالہ الااللہ مال وجان کے تحفظ کا باعث ہے، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (جس شخص نے لاالہ الااللہ کہہ دیااور اللہ کے سواجن کی عبادت کی جاتی ہے ان کاانکار کردیاتواس کامال اور جان محفوظ ہوگئی، اور اب اس کام معاملہ اللہ تعالی کے ساتھ ہے) مسلم

لاالہ الااللہ ہی سب سے پہلی دعوت ہے، نبی ﷺ نے بھی اپنی دعوت کاآغاز اسی سے فرمایا، اسی پراپنے صحابہ کرام سے بیعت لیتے تھے، نبی ﷺ اپنے داعیانِ دین کو مختلف علاقوں میں ارسال فرماتے ہوئے اسی کی تلقین فرماتے، چنانچہ آپ ﷺ نے سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن ارسال کرتے ہوئے فرمایا: (تم اہل کتاب کے پاس جارہے ہو، سب سے پہلے اس بات کی دعوت دیناکہ اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں اور میں [محمد ﷺ] اللہ کارسول ہوں۔) متفق علیہ

کلمہ توحید تمام مخلوقات کے ہاں یکساں مسلمہ ہے، اسی پراتحاد واتفاق ممکن ہے، اس کے بغیر گروہ بندی اور اختلاف پیدا ہوتا ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا

آل عمران—64

آپ ان سے کہہ دیں: اے اہل کتاب! اس بات کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں مسلم ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی کو اس کا شریک بھی نہ بنائیں۔

سچے دل سے کلمہ پڑھنے والا کامیاب ہوگیا، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (لوگو! لاالہ الااللہ کہہ دو؛ تم کامیاب ہو جاؤ گے) احمد

کلمہ توحید پر قائم دائم شخص ایمان کے اعلی ترین درجے پر فائز ہوتا ہے، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (ایمان کے ستر سے زائد درجے ہیں ان میں افضل ترین لاالہ الااللہ کہنا ہے) مسلم

جس آیت میں لا الہ الا اللہ کا ذکر ہے وہ قرآن مجید کی سب سے افضل ترین آیت ہے، اسی طرح سید الاستغفار کے الفاظ میں بھی لا الہ الا اللہ موجود ہے۔

جن اعمال کا ثواب کئی گنا بڑھا چڑھا کر دیا جائے گا ان میں بھی لا الہ الا اللہ کا ذکر ہے، چنانچہ جو شخص ایک دن میں 100 بار کہے:

"لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ"

[اللہ کے سوا کوئی معبودِ حقیقی نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کیلیے تعریفیں ہیں، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔] تو اس کیلیے یہ کلمات دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہوں گے، اس کیلیے 100 نیکیاں لکھی جائیں گی، اس کے 100 گناہ مٹا دیے جائیں گے، اور اس دن شام تک کیلیے شیطان سے حفاظت میں ہو گا، نیز اس شخص سے افضل عمل صرف وہی شخص کر سکتا ہے جو اس سے بھی زیادہ بار اسے پڑھے) متفق علیہ
اور اسی طرح جو شخص دس بار کہے:

"لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ"

[اللہ کے سوا کوئی معبودِ حقیقی نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کیلیے تعریفیں ہیں، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔] تو اس کیلیے یہ کلمات اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہوں گے) مسلم
یہ کلمہ مال خرچ کئے بغیر بہت بڑا صدقہ ہے، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے)

یہ کلمہ بندے کیلیے قبر میں عذاب سے نجات اور ثابت قدمی کا باعث ہے، چنانچہ:"مسلمان سے قبر میں جب پوچھا جائے گا تو وہ لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی دے گا، اللہ تعالی کے اس فرمان میں یہی ثابت قدمی سے مراد ہے:

يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ

ابراھیم–27
جو لوگ ایمان لائے انھیں اللہ قول ثابت (کلمہ طیبہ) سے دنیا کی زندگی میں بھی ثابت قدم رکھتا ہے اور آخرت میں بھی رکھے گا۔ بخاری

اللہ تعالی کے حکم سے گناہوں کے رجسٹر کلمہ توحید کے مقابلے میں ہلکے ہو جائیں گے: (ایک شخص کو لایا جائے گا اور اس کے سامنے اللہ تعالی [اس کے گناہوں کے] ننانوے رجسٹر کھولے گا جن میں سے ہر رجسٹر تا حد نگاہ ہو گا۔ پھر کاغذ کا ایک ٹکڑا نکالا جائے گا جس میں لکھا ہو گا:

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

[یعنی: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود بر حق نہیں اور یہ کہ محمد-ﷺ-اس کے بندے اور رسول ہیں] پھر ان رجسٹروں کو ایک پلڑے میں رکھا جائے گا ان کا پلڑا اوپر ہو جائے گا اور کاغذ کے اس پرزے والا پلڑا جھک جائے گا) احمد
(اگر ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کو ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا جائے اور لا الہ الا اللہ کو دوسرے پلڑے میں تو لا الہ الا اللہ والا پلڑا جھک جائے گا اور اگر ساتوں آسمان اور ساتوں زمین ایک ٹھوس کڑی ہوتی تو لا الہ الا اللہ انہیں بھی توڑ دیتا) احمد

لا الہ الا اللہ کہنے والے شفاعت بھی کریں گے، رحمان نے ان سے وعدہ کیا ہوا ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

لَا يَمْلِكُونَ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَهْدًا

مریم–87
کسی کو شفاعت کا اختیار نہ ہو گا سوائے ان کے جنہوں نے اللہ تعالی کی طرف سے وعدہ لے لیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی شفاعت کے سب سے زیادہ حقدار اخلاص اور سچائی کے ساتھ کلمہ پڑھنے والے ہیں، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (قیامت کے دن میری شفاعت کے سب سے زیادہ حقدار وہ ہیں جنہوں نے سچے دل کے ساتھ لا الہ الا اللہ کہا) بخاری

جنت اس شخص کا بدلہ ہے جس نے کلمہ اخلاص اور سچے دل کے ساتھ پڑھا، بغیر کسی شک کے اس پر یقین کیا، اس کے مطابق عمل کیا اور اس سے متصادم چیزوں سے دور رہا، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (جس شخص نے بھی لا الہ الا اللہ کہا اور اسی پر فوت ہو گیا تو وہ جنت میں جائے گا) متفق علیہ

لا الہ الا اللہ کہنے والے کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے وہ جہاں سے چاہے داخل ہو جائے، بلکہ جو شخص سچے دل سے کلمہ پڑھے، اس کے مطابق عمل کرے تو اسے آگ نہیں چھوئے گی، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (کوئی بھی شخص سچے دل کے ساتھ یہ گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں اور بیشک محمد اللہ کے رسول ہیں تو اللہ تعالی اسے جہنم پر حرام کر دیتا ہے) متفق علیہ

لا الہ الا اللہ کہنے والے کو اللہ تعالی جہنم سے ضرور باہر نکالے گا چاہے اس کے دل میں ذرے کے برابر ایمان ہو، حدیث قدسی ہے: (مجھے میرے جلال، کبریائی اور عظمت کی قسم! جنہوں نے لا الہ الا اللہ کہا میں انہیں جہنم سے ضرور نکالوں گا) بخاری

بندے کی زندگی میں کلمۂ توحید کی اہمیت کے پیش نظر شریعت نے کلمۂ توحید پر قائم رہنے کی ترغیب دلائی؛ چاہے حالات یا معاملات کسی بھی قسم کے ہوں، چنانچہ جو شخص صبح اور شام کے وقت

لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

[اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کیلیے تعریفیں ہیں، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے] کہتا ہے تو اس کیلیے یہ کلمات اسماعیل علیہ السلام کی نسل سے غلام آزاد کرنے کے برابر ہوں گے، اس کیلیے 10 نیکیاں لکھی جائیں گی، اس کے 10 گناہ مٹا دیے جائیں گے، اس کے 10 درجات بلند کر دیئے جائیں گے، اور اس دن شام تک کیلیے شیطان سے حفاظت میں ہو گا، اور اگر وہ شام کے وقت کہے تو اس کیلیے صبح تک ایسا ہی اجر ہو گا) ابو داود

اور اگر وضو سے فراغت کے بعد کہے تو: اس کیلیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (کوئی بھی شخص اچھی طرح وضو کرے اور پھر کہے:

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

[میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں] تو اس کیلیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں وہ جہاں سے مرضی داخل ہو جائے) مسلم
کلمے کے الفاظ اذان کی ابتدا اور انتہا میں بھی ہیں۔(جو شخص بھی انہیں سچے دل کے ساتھ مؤذن کی اذان کے بعد پڑھے تو وہ جنت میں داخل ہو گا) مسلم، اور اسی طرح فرمایا: (جو شخص بھی مؤذن کی اذان سننے کے بعد کہے:

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا

[میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور بیشک محمد اس کے بندے اور رسول ہیں، میں اللہ تعالی کو اپنا رب، محمد کو رسول اور اسلام کو اپنا دین مان کر راضی ہوں] اس کے گناہ معاف کر دیئے گئے) مسلم
مسلمان نماز کی ابتدا بھی توحید سے کرتا ہے، تشہد [یعنی کلمے کی گواہی] کے بغیر نماز صحیح نہیں ہوتی اور پھر سلام پھیرنے سے پہلے نمازی اللہ تعالی کو اسی کا وسیلہ دے کر مانگتا ہے:

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ

[اے اللہ میں نے جو پہلے گناہ کیے ہیں اور جو میں نے پیچھے گناہ کیے، اور جو میں نے پوشیدہ کیے اور جو اعلانیہ کیے، اور جو میں نے زیادتی کی جسے تو مجھ سے بھی زیادہ جانتا ہے، تو ہی پہلے اور تو ہی آخر ہے، تیرے علاوہ کوئی معبود برحق اور الہ نہیں]) مسلم
اور ہر نماز کے بعد رسول اللہ ﷺ فرماتے:

لَا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

[اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کیلیے تعریفیں ہیں، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے]) متفق علیہ، یہ کلمات کہتے ہوئے سبحان اللہ، الحمد للہ، اور اللہ اکبر کی تسبیح مکمل کرتا ہے تو (اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں چاہے وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں) مسلم
رسول اللہ ﷺ مناسک میں جس وقت صفا اور مروہ پہاڑی پر چڑھتے تو قبلہ رخ ہو کر اللہ تعالی کی وحدانیت بیان کرتے اور تکبیرات کہتے۔ مسلم

رسول اللہ ﷺ مزدلفہ آکر مشعر الحرام پر چڑھے، قبلہ رخ ہوئے، اللہ تعالی کی حمد اور کبریائی بیان کی، لا الہ الا اللہ کہا، اور اللہ تعالی کی وحدانیت بیان کی۔ نسائی

جس وقت حج، عمرہ، یا کسی غزوے کے سفر سے واپس ہوتے تو ہر چڑھائی پر تین بار تکبیر کہتے اور پھر فرماتے:

لا إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کیلیے تعریفیں ہیں، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے]) متفق علیہ

نیکیوں کی بہار والے ایام میں لا الہ الا اللہ کا کثرت سے ورد کرنا مستحب ہے، جیسے کہ عشرہ ذوالحجہ کے ایام۔

رسول اللہ ﷺ اپنے خطبے کا آغاز کلمہ توحید سے فرماتے۔

جس وقت آپ ﷺ لوگوں میں گھل مل کر رہتے ہوئے ایسی مجلس میں بیٹھ جاتے جہاں بہت زیادہ باتیں ہوئی ہوں تو اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے فرماتے:

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

[یا اللہ! تو پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے بخشش کا طلب گار ہوں اور تیری جانب رجوع کرتا ہوں] تو اس مجلس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں) ترمذی
اور (جو شخص رات کے وقت بیدار ہوا اور یہ الفاظ پڑھنے کے بعد دعا مانگی تو اسکی دعا قبول ہو گی، اور اگر وضو کر کے نماز پڑھی تو اس کی نماز بھی قبول ہو گی) بخاری

پریشانی اور دکھ بھرے حالات میں آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ

[اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں وہی عظمت والا اور بردبار ہے، اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں وہی عرش عظیم کا پروردگار ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہی آسمانوں اور زمین کا پروردگار ہے، وہی عرش کریم کا پروردگار ہے] متفق علیہ

اللہ تعالی سے مانگنے سے قبل ثنائے الٰہی دعا کی قبولیت کا سبب ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَذَاالنُّونِ إِذْذَهَبَ مُغَاضِبًافَظَنَّ أَنْ لَنْ نَقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادَى فِي الظُّلُمَاتِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ [87] فَاسْتَجَبْنَالَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذَلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ

الانبیاء–88/87

مچھلی والے [یونس علیہ السلام] کو یاد کرو! جبکہ وہ غصہ سے چل دیئے اور خیال کیا کہ ہم اسے نہ پکڑ سکیں گے، بالا آخر وہ اندھیروں کے اندر سے پکار اٹھا: الٰہی تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے بیشک میں ہی ظالموں میں سے تھا [87] تو ہم نے اس کی پکار سن لی اور اسے غم سے نجات دے دی اور ہم ایمان والوں کو اسی طرح بچالیا کرتے ہیں۔

آپ ﷺ کا فرمان ہے: (کوئی بھی مسلمان اپنی کسی بھی ضرورت میں ان الفاظ کے ذریعے مانگے تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے) ترمذی

کلمہ توحید غیر اللہ کی قسم اٹھانے کا کفارہ ہے، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (جو شخص قسم اٹھاتے ہوئے کہہ دے: لات اور عزی کی قسم، تو وہ [اس کے کفارے میں] کہے: لاالہ الااللہ) متفق علیہ

قریب المرگ کو کلمے کی تلقین کرنا مستحب ہے، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (اپنے مردوں کو لاالہ الااللہ کی تلقین کرو) مسلم

اگر کوئی شخص کافر ہے تو اسے بھی کلمہ پڑھنے کی دعوت دی جائے گی چاہے وہ قریب المرگ ہی کیوں نہ ہو، (جس وقت ابو طالب کی وفات کا وقت آیا تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ''چچا لاالہ الا اللہ کہہ دو؛ اس کی وجہ سے میں تمہاری اللہ تعالی کے ہاں گواہی دوں گا'') مسلم

ان تمام تر تفصیلات کے بعد: مسلمانو!

عزت اور غلبہ عقیدہ توحید میں ہے، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''ہم ایسی قوم ہیں کہ اللہ تعالی نے ہمیں اسلام کی وجہ سے عزت بخشی'' کلمے کی گواہی عزت اور غلبے کا پتہ ہے، اور ایسی بات میں کوئی خیر نہیں جس کی پاسداری خود اپنا عمل نہ کرے، جس شخص نے اپنی زبان سے کلمہ نہیں پڑھا تو اس سے دنیا و آخرت کی لذتیں چوک گئیں، مسلمانوں کی ترقی اور تنزلی کا دارومدار اس کلمے کے ساتھ قولی اور عملی لگاؤ پر ہے، کلمہ ہی اللہ تعالی کے ہاں معیار ہے، چنانچہ اگر کلمے کی جڑیں پختہ ہیں تو اللہ تعالی ان سے راضی ہے، وہ خود بھی معزز اور عالی مرتبت ہوں گے، اور اگر کلمے کی جڑیں کچی ہیں تو وہ اللہ تعالی سے دور اور کمزور ہوں گے۔

أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوَاكُمْ

محمد–19

ذہن نشین کر لو: اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں اور اپنے لئے نیز مومن مردوں و خواتین کے لئے بھی گناہ کی معافی طلب کری۔ اللہ تو تمہارے چلنے پھرنے کے مقامات کو بھی جانتا اور آخری ٹھکانے کو بھی۔

اللہ تعالی میرے اور آپ سب کیلیے قرآن مجید کو خیر و برکت والا بنائے، مجھے اور آپ سب کو ذکرِ حکیم کی آیات سے مستفید ہونے کی توفیق دے، میں اپنی بات کو اسی پر ختم کرتے ہوئے اللہ سے اپنے اور تمام مسلمانوں کے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں، تم بھی اسی سے بخشش مانگو، بیشک وہی بخشنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

دوسرا خطبہ

تمام تعریفیں اللہ کیلیے ہیں کہ اس نے ہم پر احسان کیا، اسی کے شکر گزار بھی ہیں کہ اس نے ہمیں نیکی کی توفیق دی، میں اس کی عظمت اور شان کا اقرار کرتے ہوئے گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود بر حق نہیں وہ یکتا اور اکیلا ہے، اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اللہ تعالی ان پر، ان کی آل و صحابہ کرام پر ڈھیروں رحمتیں و سلامتی نازل فرمائے۔

مسلمانوں!

کلمہ توحید کا معنی جاننا، اس پر عمل کرنا اور اس سے متصادم یا مخالف چیزوں سے دور رہنا اجماعی طور پر شرط ہے تاکہ کلمہ توحید کے بدلے میں نصوص سے ثابت شدہ مقاصد حاصل ہو سکیں، چنانچہ اس کا معنی یہ ہے کہ اللہ کے سوا ہر کسی سے الوہیت کی نفی کر کے صرف اللہ کیلیے الوہیت ثابت کریں، کفارِ قریش اسی چیز کا انکار کرتے تھے، فرمانِ باری تعالی ہے:

إِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَسْتَكْبِرُونَ

الصافات–35

انہیں جب یہ کہا جاتا ہے کہ "اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں" تو وہ اکڑ بیٹھتے تھے۔

اس لیے صرف توحیدِ ربوبیت کا اقرار ان کیلیے فائدہ مند نہیں ہوا۔

جو بھی کلمہ توحید کا معنی جس قدر جانتا ہو گا کلمہ توحید اس کے میزان اعمال میں اتنا ہی وزنی ہو گا، کلمہ توحید کی شرائط پوری کرنے میں لوگوں کے مختلف درجات ہیں، صرف ایک اللہ کی عبادت کلمہ توحید کی روح اور راز ہے، لہذا اگر کوئی شخص کسی مخلوق کو اللہ تعالی کے حق اور عبادت میں شریک ٹھہرائے تو وہ اپنے لاالہ الااللہ کے عہد کو توڑ رہا ہے۔

نیک بخت ہے وہ شخص جو مرتے دم تک اپنے عقیدہ توحید کی حفاظت کرے کہ اس کا ایمان کسی ناقض کی وجہ سے نہ ٹوٹے، یا اس میں کمی نہ آئے، اللہ تعالی کے نیک بندوں کی ہمیشہ یہی خواہش ہوتی ہے:

تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ

یوسف–101
مجھے مسلمانی کی حالات میں فوت فرما، اور مجھے نیک لوگوں سے ملادے۔

یہ بات جان لو کہ اللہ تعالی نے تمہیں اپنے نبی پر درود و سلام پڑھنے کا حکم دیا اور فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

الاحزاب–56
اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود و سلام بھیجا کرو۔

اللھم صل وسلم وبارک علی نبینا محمد، یا اللہ! حق اور انصاف کے ساتھ فیصلے کرنے والے خلفائے راشدین: ابو بکر، عمر، عثمان، علی سمیت بقیہ تمام صحابہ سے راضی ہو جا؛ یا اللہ! اپنے رحم و کرم اور جود و سخا کے صدقے ہم سے بھی راضی ہو جا، یا اکرم الاکرمین!

یا اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ عطا فرما، شرک اور مشرکوں کو ذلیل فرما، یا اللہ! دین کے دشمنوں کو نیست و نابود فرما، یا اللہ! اس ملک کو اور مسلمانوں کے تمام ممالک کو خوشحال اور امن کا گہوارہ بنادے۔

یا اللہ! ہماری سرحدوں کو پر امن بنا، ہمارے ملک کی حفاظت فرما، ہمارے فوجیوں کو ثابت قدم بنا، اور ان کی دشمنوں کے خلاف مدد فرما، یا رب العالمین! یا اللہ! ان کیلیے اجر و ثواب لکھ دے، یا عزیز! یا غفار! یا ذوالجلال والاکرام!

یااللہ ! ہمارے حکمران کو تیری رہنمائی کے مطابق توفیق عطافرما،اوران کے سارے اعمال اپنی رضا کیلیے مختص فرما، یااللہ ! تمام مسلم حکمرانوں کو تیری کتاب پر عمل کرنے اور نفاذِ شریعت کی توفیق عطافرما، یاذوالجلال والاکرام !

یااللہ ! تو ہی اللہ ہے اور تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، تو غنی ہے ہم فقیر ہیں، ہمیں بارش عطافرما،اور ہمیں مایوس مت فرما، یااللہ ! ہمیں بارش عطا فرما، یااللہ ! ہمیں بارش عطافرما، یااللہ ! ہمیں بارش عطافرما۔

یااللہ ! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم ڈھائے اگر تو ہمیں نہ بخشے تو ہم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

یااللہ ! ہمیں زندہ رکھ تو اسلام پر، ہمیں موت آئے تو اسلام پر، یااللہ ! ہمیں بغیر کسی رسوائی اور آزمائش کے نیک لوگوں میں شامل فرمادے۔ ہمارے پروردگار ! ہمیں دنیا اور آخرت میں بھلائی عطافرما،اور ہمیں جہنم کے عذاب سے محفوظ فرما۔

اللہ کے بندوں !

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

النحل–90

اللہ تعالی تمہیں عدل،احسان اور قرابت داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی، برے کام اور سرکشی سے منع کرتا ہے۔ وہ تمہیں اس لئے نصیحت کرتا ہے کہ تم اسے [قبول کرو] اور یاد رکھو۔

تم عظیم و جلیل اللہ کا ذکر کرو وہ تمہیں یاد رکھے گا، اللہ تعالی کی نعمتوں کا شکر ادا کرو تو وہ اور زیادہ دے گا، یقیناً اللہ کا ذکر بہت بڑی عبادت ہے، تم جو بھی کرتے ہو اللہ تعالی جانتا ہے۔

(5) کائنات میں غور وفکر دعوت، اھمیت اور فوائد

فضیلۃ الشیخ جسٹس ڈاکٹر عبدالمحسن بن محمد القاسم حفظہ اللہ

پہلا خطبہ:

یقیناً تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، ہم اس کی تعریف بیان کرتے ہیں، اسی سے مدد کے طلب گار ہیں اور اپنے گناہوں کی بخشش بھی مانگتے ہیں، نفسانی وبُرے اعمال کے شر سے اُسی کی پناہ چاہتے ہیں، جسے اللہ تعالی ہدایت عنایت کر دے اسے کوئی بھی گمراہ نہیں کر سکتا، اور جسے وہ گمراہ کر دے اس کا کوئی بھی رہنما نہیں بن سکتا، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، وہ تنہا ہے اسکا کوئی شریک نہیں، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اللہ تعالی آپ پر، آپ کی آل، اور صحابہ کرام پر ڈھیروں درود وسلامتی نازل فرمائے۔

حمد وصلاۃ کے بعد:

اللہ کے بندوں! کماحقُّہ اللہ تعالی سے ڈرو اور خلوت وجلوت میں اسی کو اپنا نگہبان ونگران سمجھو۔

مسلمانوں!

اللہ تعالی کی نشانیوں اور حیرت انگیز مخلوقات میں غور وفکر کرنا سانسوں کا بہترین مصرف ہے، پھر اس مرحلے سے آگے بڑھتے ہوئے ہر چیز کو چھوڑ کر صرف اللہ تعالی کے ساتھ تعلق قائم کریں، اللہ تعالی کی نشانیوں سے مراد اسماو صفات، الٰہی کارِیگری اور وحدانیت پر مشتمل ایسے دلائل و براہین ہیں جن کے ذریعے بندے اپنے پروردگار کو پہچانتے ہیں۔

اللہ تعالی کی مخلوقات میں فکر و نظر بھی عبادت وہدایت ہے، بلکہ یہ خیر کی ابتدا اور خیر کے لئے کلید ہے، فکر و نظر کے ذریعے اللہ تعالی کی تعظیم ہوتی ہے نیز انسان کا ایمان اور یقین بھی بڑھتا ہے، اس سے دلی بصیرت پروان چڑھتی ہے، دل غفلت سے بیدار ہوتا ہے اور دل کو نئی زندگی، تدبر، محبتِ الٰہی اور نصیحت حاصل ہوتی ہے۔

اللہ تعالی کی نشانیوں میں غور وفکر قلبی عبادات میں سے افضل اور مفید ترین عبادت ہے، یہ انسان کو عملی عبادات کی دعوت دیتی ہے اور اپنا سب کچھ اللہ کے سپرد کرنے پر مجبور کرتی ہے، سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''غور وفکر اصل میں حصولِ رحمت کی کنجی ہے؛ آپ دیکھتے نہیں ہیں کہ انسان جیسے ہی غور وفکر شروع کرے تو توبہ پر آمادہ ہو جاتا ہے''.

لوگوں کو نصیحت کرنے کے لئے غور وفکر کی دعوت بہترین دعوت ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

قُلْ إِنَّمَا أَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ أَنْ تَقُومُوا لِلَّهِ مَثْنَى وَفُرَادَى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوا

سبأ–46
آپ کہہ دیں: میں تمہیں ایک ہی چیز کی نصیحت کرتا ہوں کہ: اللہ کے لئے تنہا یا دو، دو کھڑے ہو کر غور وفکر تو کرو۔

انسان اگر غور وفکر کا عادی ہو تو ہر چیز سے عبرت حاصل کرتا ہے، قرآن کریم لوگوں کو آیات اور مخلوقات میں غور وفکر کرنے کی دعوت دینے سے بھرا ہوا ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

أَوَلَمْ يَنْظُرُوا فِي مَلَكُوتِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ

الاعراف–185
کیا وہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی سمیت اللہ تعالی کی تمام مخلوقات میں غور وفکر نہیں کرتے؟!

اللہ تعالی کی مخلوقات میں عبرتیں اور نصیحتیں ہیں، غور وفکر کرنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں،اللہ تعالی نے اس کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

قُلِ انْظُرُوا مَاذَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

یونس–101
آپ کہہ دیں:آسمانوں اور زمین میں غور وفکر کرو کہ ان میں کیا کچھ ہے !۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:''عبرت حاصل کرنے کے لئے عُلوی اور سُفلی مخلوقات میں غور وفکر کا حکم دیا گیا اور اس کی ترغیب بھی دلائی گئی ہے''۔

کامل عقل و دانش رکھنے والے ہی ہر چیز کی حقیقتوں کا ادراک رکھتے ہیں،اللہ نے مخلوقات میں غور وفکر کرنے والوں کی تعریف فرمائی نیز انہیں عقل مند قرار دیا،فرمانِ باری تعالی ہے:

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ (190) الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَى جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

آل عمران–191/190
آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں، دن اور رات کے آنے جانے میں اہل دانش کے لئے نشانیاں ہیں۔ جو لوگ اٹھتے بیٹھتے اور اپنے پہلوؤں کے بل اللہ کا ذکر کرتے رہتے ہیں، نیز آسمانوں اور زمین کی مخلوقات میں غور وفکر کرتے ہوئے [پکار اٹھتے ہیں] ہمارے پروردگار! یہ تو نے فضول پیدا نہیں کیا، تو ہر عیب سے پاک ہے، ہمیں آگ کے عذاب سے بچا لے۔

نیز اللہ تعالی نے غور وفکر نہ کرنے والوں کی مذمت فرمائی:

وَكَأَيِّنْ مِنْ آيَةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَمُرُّونَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُونَ

یوسف–105
آسمانوں اور زمین میں کتنی ہی نشانیاں ہیں کہ وہ ان پر سے اعراض کرتے ہوئے گزر جاتے ہیں۔

متکبرین سے اپنی آیات دور کر دینا اللہ تعالی کی طرف سے سزا ہوتی ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

سَأَصْرِفُ عَنْ آيَاتِيَ الَّذِينَ يَتَكَبَّرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَإِنْ يَرَوْا كُلَّ آيَةٍ لَا يُؤْمِنُوا بِهَا

الاعراف–146

میں ان لوگوں کو اپنے احکام سے دور ہی رکھوں گا جو دنیا میں بلاوجہ تکبر کرتے ہیں اور اگر وہ تمام نشانیاں دیکھ بھی لیں تب بھی وہ ان پر ایمان نہ لائیں گے۔

حسن بصری رحمہ اللہ اس کی تفسیر میں کہتے ہیں: ''اللہ تعالی انہیں غور وفکر کرنے سے روک دیتا ہے''۔

سورج اللہ تعالی کی عظیم نشانیوں میں سے ایک ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَمِنْ آيَاتِهِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ

فصلت–37

شب وروز، سورج اور چاند اللہ تعالی کی نشانیوں میں سے ہیں۔

اللہ تعالی نے سورج کو کائنات کے لئے روشنی کا ماخذ اور آسمان میں دہکتا ہوا چراغ بنایا، جو کہ بغیر کسی آواز کے اتنے بڑے حجم کے باوجود نہایت دقیق حساب کے ساتھ وسیع خلا میں مقرر وقت تک چلتا رہے گا، فرمانِ باری تعالی ہے:

لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ

یٰس–40

نہ آفتاب کی یہ مجال ہے کہ مہتاب کو پکڑے اور نہ رات دن پر آگے بڑھ جانے والی ہے اور سب کے سب فلک میں تیرتے پھرتے ہیں۔ اللہ تعالی نے سورج کو لوگوں کے لئے بلا معاوضہ مسخر فرمایا، سورج کے طلوع وغروب ہونے سے دن اور رات بنتے ہیں، اگر سورج نہ ہوتا تو اس کائنات کا نظام درہم برہم ہو جاتا؛ کیونکہ سورج کے وجود میں اتنی حکمتیں اور فوائد ہیں جن کو شمار کرنے سے مخلوقات عاجز ہیں۔

اللہ تعالی نے سورج کو اپنی وحدانیت اور الوہیت کی دلیل بناتے ہوئے فرمایا:

وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ

العنکبوت—61
اور اگر آپ ان سے پوچھیں: کس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور کس نے سورج اور چاند کو مسخر کیا؟ تو وہ ضرور کہیں گے: اللہ نے۔

سورج اہل عقلمند لوگوں کے لئے نشانی ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومُ مُسَخَّرَاتٌ بِأَمْرِهِ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ

النحل—12
اسی نے تمہارے لیے شب و روز، سورج اور چاند مسخر کیے، تارے بھی اسی کے حکم سے مسخر ہیں، بیشک اس میں عقل مند قوم کے لئے نشانیاں ہیں۔

لوگوں کو سورج کی حیرت انگیز تسخیر پر غور کرنے کی دعوت دی اور فرمایا:

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ

لقمان—29
کیا آپ دیکھتے نہیں کہ اللہ تعالی رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے، اسی نے سورج اور چاند مسخر کیے ہیں۔

سورج کے ذریعے ہی لوگ اپنے اوقات جانتے ہیں اور علامات پہچانتے ہیں:

وَجَعَلَ اللَّيْلَ سَكَنًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا

الانعام—96
رات سکون کے لئے بنائی اور آفتاب و مہتاب کو حساب کا ذریعہ بنایا۔

اللہ تعالی نے سایہ پیدا فرمایا اور سورج کو اس کی دلیل بنایا، بغوری رحمہ اللہ اس کے بارے میں کہتے ہیں: "دلیل بنانے کا مطلب یہ ہے کہ اگر سورج نہ ہوتا تو سایے کا پتا ہی نہ چلتا، اگر روشنی نہ ہوتی تو اندھیرے کا علم ہی نہ ہوتا؛ کیونکہ متضاد چیزوں سے اشیا معلوم ہوتی ہے"۔

اللہ تعالی نے سورج کے ساتھ بہت سی عبادات اور احکامات منسلک فرمائے ہیں، جیسے کہ نماز کے بارے میں فرمایا:

أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَى غَسَقِ اللَّيْلِ

الاسراء–78
آپ زوالِ آفتاب سے لے کر رات کے اندھیرے تک نماز قائم کیجئے۔

اسی طرح ذکر الٰہی کے افضل ترین اوقات بیان کرتے ہوئے فرمایا:

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ

ق–39
اور اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ طلوع آفتاب اور غروب سے پہلے تسبیح کیجئے۔

غروب آفتاب پر لوگ روزہ کھولتے ہیں اور لیلۃ القدر کی علامت یہ ہے کہ: (صبح سورج بغیر شعاعوں کے طلوع ہوتا ہے) ایام تشریق میں زوالِ شمس پر حجاج کنکریاں مارتے ہیں۔

قبولیتِ توبہ کا وقت سورج کے مغرب سے طلوع ہونے پر ختم ہو جائے گا، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (یقیناً اللہ تعالی اپنے ہاتھ رات کے وقت پھیلاتا ہے کہ دن میں گناہ کرنے والا توبہ کر لے اور دن کے وقت اپنے ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات کے وقت گناہ کرنے والا توبہ کر لے، [یہ عمل اس وقت تک روزانہ ہوتا رہے گا] یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو جائے) مسلم

طلوع و غروبِ آفتاب سے قبل نماز پڑھنے پر اللہ تعالی نے بہت بڑا اجر رکھا ہے: (یقیناً تم اپنے رب کو دیکھو گے جیسے تم اس چاند کو دیکھ رہے ہو، تم اللہ تعالی کو دیکھنے کے لئے ازدحام کا سامنا نہیں کرو گے، چنانچہ [اسے پانے کے لئے] اگر تم سورج طلوع ہونے سے پہلے کی نماز [یعنی: فجر] اور غروب ہونے سے پہلے کی نماز [یعنی: عصر] پر پابندی کر سکو تو لازمی کرو) بخاری

سورج گرہن اللہ تعالی کی طرف سے بندوں کو ڈرانے کے لئے ہوتا ہے، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (بیشک سورج اور چاند کو کسی کی زندگی یا موت پر گرہن نہیں لگتا، یہ دونوں اللہ تعالی کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، اللہ تعالی ان کے ذریعے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے، اس لیے گرہن ختم ہونے تک اللہ کا ذکر کرو) مسلم

سورج کی عظمت اور کثیر فوائد کے باعث اللہ تعالی نے اس کی قسم بھی اٹھائی اور فرمایا:

وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا

الشمس–1
سورج اوراس کی دھوپ کی قسم۔

لیکن اتنی بلند شان ہونے کے باوصف اللہ تعالی ہی اسے چلاتاہےاور سورج اللہ تعالی کی تسبیح بیان کرتاہے،فرمانِ باری تعالی ہے:

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَسْجُدُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ وَكَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ

الحج–18
کیاتم دیکھتے نہیں کہ جوکچھ آسمانوں میں ہےاور جوکچھ زمین میں ہےاور سورج،چاند،ستارے،پہاڑ،درخت،چوپائےاور لوگوں کی کثیر تعداداللہ کے لئے سربسجود ہے۔

سورج غروب ہونے کے بعد اللہ تعالی کے لئے سجدہ کرتا ہے،آپ ﷺ کا فرمان ہے:(ابوذر! تمہیں معلوم ہے کہ سورج کہاں غروب ہوتا ہے؟)میں نے کہا:"اللہ اوراس کارسول ہی بہتر جانتے ہیں"توآپ ﷺ نے فرمایا:(سورج جاکر عرش کے نیچے سجدہ ریز ہوجاتاہے:

وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ

یٰس–38
اور سورج اپنے ٹھکانے کی طرف چلاجارہاہے یہ زبردست علیم ہستی کا مقرر کیاہواحساب ہے۔

کا یہی مطلب ہے)بخاری

سورج بھی مخلوق ہےاس کی بندگی نہیں کی جاسکتی بلکہ اسے سجدہ کرناشرک ہے،فرمانِ باری تعالی ہے:

لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ

فصلت–37
سورج اور چاند کسی کو سجدہ مت کرو۔

غروبِ شمس کوانبیائے کرام نے اللہ کی طرف دعوت دینے کا ذریعہ بنایا چنانچہ اس سے ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالی کی الوہیت اور سورج کی بندگی باطل ہونے کو کشید کیا، اللہ تعالی کا اس بارے میں فرمان ہے:

فَلَمَّا رَأَى الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هَذَا رَبِّي هَذَا أَكْبَرُ فَلَمَّا أَفَلَتْ قَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي بَرِيءٌ مِمَّا تُشْرِكُونَ (78) إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ

الاسراء–79/78

پھر جب سورج کو جگمگاتا ہوا دیکھا تو بولے: یہ میرا رب ہے؟ یہ تو سب سے بڑا ہے پھر جب وہ بھی ڈوب گیا تو کہنے لگے: اے میری قوم! جن (سیاروں کو) تم اللہ کا شریک بناتے ہو میں ان سے بیزار ہوں۔ میں نے تو اپنا چہرہ یکسو ہو کر اس ذات کی طرف کر لیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور میں شرک کرنے والوں سے نہیں ہوں۔

سورج کے فتنے میں پڑ کر کچھ لوگوں نے اسے پوجنا شروع کر دیا جیسے کہ ہدہد نے سلیمان علیہ السلام سے ملکہِ سبا اور قومِ سبا کے بارے میں بتلاتے ہوئے کہا:

وَجَدْتُهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُونَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُونَ

النمل–24

میں نے ملکہ اور اس کی قوم کو اللہ کو چھوڑ کر سورج کے لئے سجدہ ریز پایا ہے، شیطان نے ان کے اعمال مزین کر کے انہیں سیدھے راستے سے بھٹکا دیا ہے، اب وہ ہدایت کے لئے تیار ہی نہیں ہیں۔

کچھ لوگوں کی جانب سے سورج کو سجدہ کرنے پر طلوع و غروب آفتاب کے وقت شیطان اس کے سامنے آجاتا ہے، اور یہ تصور کرتا ہے کہ لوگ مجھے سجدہ کر رہے ہیں؛ چنانچہ سورج کی عبادت کی روک تھام کے لئے مسلمان کو سورج طلوع ہونے یا غروب ہونے کے وقت نماز پڑھنے سے منع کر دیا گیا، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (سورج طلوع یا غروب ہوتے وقت نماز پڑھنے کی کوشش میں مت رہو؛ کیونکہ سورج شیطان کے سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے) مسلم

زوالِ شمس کا وقت مومن کے لئے روزانہ کی بنیاد پر نصیحت آموز ہوتا ہے؛ کیونکہ اس وقت جہنم بھڑکائی اور سلگائی جاتی ہے، اس لیے اس وقت میں نماز ادا کرنا مکروہ ہے، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (بیشک اس وقت میں جہنم بھڑکائی جاتی ہے) مسلم

سورج کا مغرب سے طلوع ہونا قربِ قیامت کی علامت اور اللہ تعالی کی طرف سے کائنات تباہ ہونے کا حکم ہے، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (مغرب سے طلوعِ آفتاب ہونے سے پہلے قیامت قائم نہیں ہو گی، چنانچہ جیسے ہی مغرب سے سورج طلوع ہو گا تو سب کے سب لوگ ایمان لے آئیں گے لیکن اس وقت کسی کو ایمان قبول کرنا فائدہ نہیں دے گا) متفق علیہ

ابتدائی نشانیوں میں مغرب کی جانب سے طلوعِ آفتاب اور چاشت کے وقت ظہورِ دابّہ شامل ہیں ان میں سے کوئی بھی پہلے ہوئی تو دوسری علامت اس کے بعد قریب ہی وقت میں رونما ہو جائے گی۔

(اللہ تعالی اگلے پچھلے سب لوگوں کو ایسے میدانِ محشر میں یکجا جمع فرمائے گا جہاں ایک شخص اپنی آواز سب کو سنا سکے گا اور سب کو دیکھ سکے گا، سورج مخلوقات کے ایک میل قریب آ جائے گا)، سلیم بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: اللہ کی قسم! مجھے نہیں معلوم کہ میل سے کیا مراد ہے، مسافت والا میل یا آنکھ میں سرمہ ڈالنے کے لئے استعمال ہونے والی سلائی مراد ہے۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے: (پھر لوگ اپنے اپنے اعمال کے مطابق پسینے میں ڈوبے ہوں گے، چنانچہ کچھ ٹخنوں تک اور کچھ گھٹنوں تک اور کچھ کوکھ تک اور بعض پسینے میں غوطہ زن ہوں گے) مسلم

سات قسم کے لوگوں کو اللہ تعالی سایہ نصیب فرمائے گا جس دن اس کے سائے کے علاوہ کسی چیز کا سایہ نہیں ہو گا، ان سب میں اللہ تعالی کی محبت اور عظمت مشترکہ صفت ہو گی، پھر اللہ تعالی اعلان فرمائے گا: (جو جس چیز کی عبادت کرتا تھا اسی کے ساتھ ہو لے، تو سورج کے پجاری سورج کے ساتھ ہو جائیں گے اور انہیں جہنم کی آگ میں پھینک دیا جائے گا، عین اسی وقت سورج کو بھی لپیٹ دیا جائے گا جس سے سورج بے نور ہو جائے گا، پھر سورج کو بھی جہنم میں پھینک دیا جائے گا، فرمانِ باری تعالی ہے:

إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ

التکویر–1

جب سورج لپیٹ دیا جائے گا۔

ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''فرمانِ باری تعالی: ''کُوِّرَتْ'' کا معنی یہ ہے کہ سورج کو سمیٹ کر پھینک دیا جائے گا اور پھینکتے ہی سورج بے نور ہو جائے، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (سورج اور چاند قیامت کے دن لپیٹ دیے جائیں گے) بخاری''

جنت میں گرمی یا سردی کا احساس نہیں ہو گا، جنت اللہ تعالی کے نور سے منور ہو گی، اہل جنت کے لئے سب سے بڑی نعمت دیدارِ الہی ہے، جنتی لوگ اللہ تعالی کو ایسے دیکھیں گیں جیسے اہل زمین صاف شفاف آسمان میں سورج دیکھتے ہیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ ! کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے ؟تو آپ ﷺ نے فرمایا: (کیا صاف آسمان میں تمہیں سورج دیکھتے ہوئے کوئی دقت ہوتی ہے ؟) صحابہ کرام نے کہا: ''نہیں، اللہ کے رسول !'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: (تم اسی طرح اپنے پروردگار کو دیکھو گے) متفق علیہ

اس تفصیل کے بعد مسلمانوں !

فرش سے عرش تک ہر چیز سمیت پوری کائنات اللہ تعالی کی وحدانیت کی دلیلیں ہیں، مفید فکر و نظر وہی ہوتی ہے جو بصارت کی بجائے بصیرت پر مبنی ہو، مسلمان اپنی عقل و فکر محاسبۂ نفس اور اصلاحِ قلب کے لئے استعمال کرتا ہے۔

ذکرِ الٰہی کرو، اسی تعظیم کرو، اسی کی بندگی اور اطاعت کرو، غفلت و روگردانی میں مت پڑو نیز ہمیشہ اسی کی تسبیح بیان کرو۔

أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

هَذَا خَلْقُ اللَّهِ فَأَرُونِي مَاذَا خَلَقَ الَّذِينَ مِنْ دُونِهِ بَلِ الظَّالِمُونَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ

لقمان–11
یہ ہے اللہ کی تخلیق، مجھے دکھاؤ کہ دوسروں نے کیا پیدا کیا ہے ؟ اصل بات یہ ہے کہ یہ ظالم لوگ واضح گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔

اللہ تعالی میرے اور آپ سب کے لئے قرآن مجید کو خیر و برکت والا بنائے، مجھے اور آپ سب کو ذکرِ حکیم کی آیات سے مستفید ہونے کی توفیق دے، میں اپنی بات کو اسی پر ختم کرتے ہوئے اللہ سے اپنے اور تمام مسلمانوں کے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں، تم بھی اسی سے بخشش مانگو، بیشک وہی بخشنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

دوسرا خطبہ
تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں کہ اس نے ہم پر احسان کیا، اسی کے شکر گزار بھی ہیں کہ اس نے ہمیں نیکی کی توفیق دی، میں اسکی عظمت اور شان کا اقرار کرتے ہوئے گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود بر حق نہیں وہ یکتا اور اکیلا ہے، اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اللہ تعالی ان پر، ان کی آل و صحابہ کرام پر ڈھیروں رحمتیں و سلامتی نازل فرمائے۔

مسلمانوں !

حکمتِ الٰہی کے تقاضے کے مطابق سورج تہ و بالا اور زیر وزبر ہوتا رہتا ہے، تیز گرمی مومن کے لئے نصیحت کا باعث ہوتی ہے؛ کیونکہ تڑاکے کی گرمی جہنم کی لو کی وجہ سے ہے، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (جہنم نے اپنے پروردگار کو شکایت کی اور کہا: ''پروردگار! میرا وجود ایک دوسرے کو کھا رہا ہے'' تو اللہ تعالی نے جہنم کو دو سانس لینے کی اجازت دی، ایک سانس سردی میں اور دوسرا سانس گرمی میں، تو جو شدت کی گرمی یا سخت ترین سردی محسوس کرتے ہوئے اسی وجہ سے ہوتی ہے) متفق علیہ

دنیا کی زندگی رحمتوں اور زحمتوں کی ملی جلی کیفیت کا نام ہے، لیکن زحمتیں مومن کو عذابِ جہنم یاد کرواتی ہیں اور رحمتیں جنت کی نعمتیں یاد کرواتی ہے، گرمی سردی اور دن رات کے آنے جانے سے دنیا کے فانی ہونے کا یقین بڑھ جاتا ہے۔

کوئی چیز مومن کا اللہ تعالی سے تعلق نہیں توڑ سکتی، چنانچہ گرمی کی تمازت بھی اسے نماز، روزے اور نیکی کے دیگر کاموں سے نہیں روک پاتی، اللہ تعالی نے ان لوگوں کی مذمت فرمائی جنہوں نے کہا:

لَا تَنفِرُوا فِي الْحَرِّ

التوبة–81
گرمی میں [جہاد کے لئے] مت نکلو۔

پھر انہیں یہ کہتے ہوئے ڈانٹ پلائی کہ

قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرًّا

التوبة–81
آپ کہہ دیں: جہنم کی آگ اس سے بھی کہیں شدید ہے۔

اس شخص پر تعجب ہے کہ دنیا کی گرمی سے تو بچتا ہے لیکن جہنم کی گرمی سے بچنے کے لئے کچھ نہیں کرتا!؟

یہ بات جان لو کہ، اللہ تعالی نے تمہیں اپنے نبی پر درود و سلام پڑھنے کا حکم دیا اور فرمایا:

إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

الاحزاب–56

اللہ اوراس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود وسلام بھیجا کرو۔

اللھم صل وسلم وبارک علی نبینا محمد

یااللہ! حق اور انصاف کے ساتھ فیصلے کرنے والے خلفائے راشدین: ابو بکر، عمر، عثمان، علی اور بقیہ تمام صحابہ سے راضی ہو جا؛ یااللہ! اپنے رحم و کرم کے صدقے ہم سے بھی راضی ہو جا، یا اکرم الاکرمین!

یا اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ عطا فرما، شرک اور مشرکوں کو ذلیل فرما، یا اللہ! دین کے دشمنوں کو نیست و نابود فرما، یااللہ! اس ملک کو اور مسلمانوں کے تمام ممالک کو خوشحال اور امن کا گہوارہ بنادے، یارب العالمین!

یااللہ! جو بھی ہمارے علاقوں یا کسی بھی مسلم خطے کے بارے میں برے ارادے رکھے تو اسے اپنی جان کے لالے پڑ جائیں، اس کی مکاریاں اسی کے گلے ڈال دے اور اس کے دل میں رعب ڈال دے، یا قوی! یا عزیز!

یااللہ! ہمیں دنیا و آخرت میں بھلائی عطا فرما، اور ہمیں آگ کے عذاب سے محفوظ فرما۔

یااللہ! پوری دنیا میں مسلمانوں کے حالات درست فرما، یااللہ! ان کے خطوں کو پر امن اور خوشحال بنا، یا قوی! یا عزیز!

یااللہ! ہم نے اپنی جانوں پر بہت ظلم ڈھائے ہیں، اگر تو ہمیں معاف نہ کرے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

یااللہ! ہمارے حکمران کو تیری رہنمائی کے مطابق توفیق عطا فرما، اور ان کے سارے اعمال اپنی رضا کے لئے مختص فرما، اور تمام مسلم حکمرانوں کو تیری کتاب کے نفاذ اور شریعت کو بالادستی دینے کی توفیق عطا فرما، یاذوالجلال والاکرام!

یااللہ! ہماری سرحدوں کو پر امن بنا، یااللہ! ہمارے علاقے کو امن و ایمان کے ساتھ مضبوط اور متحد بنا، فرما، یاذوالجلال والاکرام!

یااللہ! ہمارے سپاہیوں کی مدد فرما، یااللہ! ان کے دلوں کو مضبوط بنا، انہیں ثابت قدم بنا، اور انہیں دشمنوں پر غلبہ عطا فرما، یا قوی! یا عزیز!

اللہ کے بندو!

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

النحل–90

اللہ تعالیٰ تمہیں عدل، احسان اور قرابت داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی، برے کام اور سرکشی سے منع کرتا ہے۔ وہ تمہیں اس لئے نصیحت کرتا ہے کہ تم اسے [قبول کرو] اور یاد رکھو۔

تم عظیم و جلیل اللہ کو یاد کرو وہ تمہیں یاد رکھے گا، اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرو تو وہ اور زیادہ دے گا، یقیناً اللہ کا ذکر بہت بڑی عبادت ہے، تم جو بھی کرتے ہو اللہ تعالیٰ اسے جانتا ہے۔

(6) تنہائی کے گناہوں سے بچاؤ

فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر عبداللہ بن عبدالرحمن بعیجان حفظہ اللہ

پہلا خطبہ

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں وہ قبول کرنے والا، نگران اور حساب رکھنے والا ہے، وہ ہر ایک کے ضمیر سے باخبر، رازوں کو جاننے والا اور سینوں کے بھیدوں سے بھی واقف ہے، تمام معاملات اسی کی گرفت میں ہیں، اسی نے اپنے بندوں کی تمام حرکات شمار اور ان کی موت کا وقت مقرر کیا ہوا ہے، میں اپنے رب کے بے شمار اور لا تعداد فضل و کرم پر اسی کی حمد بیان کرتا ہوں اور شکر بجالاتا ہوں، شرکاء اور ہم سروں سے کہیں بلند ذات ہی پاک ہے، اس کے تسلط کے سامنے تمام سرکردہ اور سربراہ ہیچ ہیں، اس کی عظمت کے سامنے جگر بھی چاک ہو گئے اور اس کے ڈر اور خوف سے ٹھوس اور سنگلاخ پہاڑ بھی پھٹ گئے۔

میں اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں اس کی مخلوقات اور اس کی رضا کے مطابق، اس کے عرش کے وزن اور اس کے کلمات کی روشنائی کے برابر، اللہ تعالیٰ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ، اللہ تعالیٰ پاک ہے وہی عظمت والا ہے، ہمارے پروردگار تو پاک ہے! تو بہت عظیم ہے، تو بہت زیادہ رحم کرنے والا ہے، تو پاک ہے، تیرا نام بابرکت ہے، تیری شان بہت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں!

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، وہ معاندین، ہم پلہ اور اولاد سے پاک ہے، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، آپ نے پیغام رسالت پہنچا دیا اور امانت ادا کر دی اور امت کی خیر خواہی فرمائی، اللہ تعالیٰ آپ پر، آپ کی آل، صحابہ کرام اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے والے تمام لوگوں پر قیامت تک درود و سلام نازل فرمائے۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

اللہ کے بندوں!

میں خلوت و جلوت میں تمہیں اور اپنے آپ کو تقوی الہی کی نصیحت کرتا ہوں، یہی اللہ تعالی کی پہلے اور بعد میں آنے والوں کو نصیحت ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَإِيَّاكُمْ أَنِ اتَّقُوا اللَّهَ

النساء–131

اور البتہ تحقیق ہم نے تم سے پہلے کتاب دیئے جانے والے لوگوں کو اور تمہیں بھی یہی نصیحت کی ہے کہ تقوی الہی اختیار کرو۔

مسلمانوں!

ہمیں اس بات کی کتنی ضرورت ہے کہ ہم اللہ تعالی کو یاد کریں اور توبہ کیلیے تجدید عہد کریں، اپنے آپ کو ہوس پرستی سے روکنے اور تقوی اپنانے کیلیے تیار کریں۔

ہم یہ بھی احساس اجاگر کریں کہ اللہ تعالی ہمارا نگران ہے، وہ بہت عظیم ہے، اس کے حساب و عذاب کو ذہنوں میں تازہ کریں۔

ہم جدائیاں اور پنڈلی سے پنڈلی ملنے کے لمحات [یعنی: روزِ قیامت] کیلیے تیاری کریں، ہم اللہ تعالی کے سامنے پیش ہونے کیلیے زادِ راہ تیار کریں کہ اس دن انسان اپنے بھائی، ماں، باپ، دوست اور بیٹوں سے دور بھاگے گا، اس دن ہر شخص کو اپنی پڑی ہو گی۔

اللہ کے بندوں!

سائنسی انقلاب، نت نئی ٹیکنالوجی اور لوگوں کیلیے آفاقی رسائی کی وجہ سے ثقافتی کشمکش پیدا ہو چکی ہے اور سماجی رابطے کے ذرائع سے ہم اپنے گھرانوں میں نبرد آزما ہیں، سوشل میڈیا تک ہر چھوٹے بڑے، مرد اور عورت کو رسائی حاصل ہے، ان حالات میں مسلمان کو اپنی اور اپنے اہل خانہ کی تربیت کیلیے ایک عظیم صفت اور جلیل القدر عبادت کی اشد ضرورت ہے جو کہ انتہائی عظیم الشان عبادت اور نیکی ہے، وہ صفت اللہ تعالی کی حرام کردہ چیزوں اور گناہوں کی راہ میں رکاوٹ بن سکتی ہے، اس کی وجہ سے انسان حرام چیزوں سے بچ کر نیکیوں کی جانب راغب ہو سکتا ہے، بلکہ یہ ہر نیکی اور اچھے کام کی ترغیب دلاتی ہے، نیز اس کی وجہ سے دلوں میں اللہ تعالی کی ہیبت بھی پیدا ہوتی ہے۔

وہ صفت یہ ہے کہ خلوت اور جلوت میں خشیت الٰہی اپنائیں، اللہ کی قسم! یہ جتنی بلند خوبی ہے اس کی ہمیں اتنی ہی ضرورت بھی ہے، اس سے اصلاح ہوتی ہے اور تقوی حاصل ہوتا ہے، یہ ایمان کی دلیل نیز عقیدہ توحید اور اخلاص کا ثمر ہے، اس سے اخلاق پروان چڑھتا ہے، ایک مکمل انسان کی صورت میں زندگی گزارنے کیلیے انسان کو خشیتِ الٰہی کی عملًا ضرورت ہے۔

تنہائی میں اللہ تعالی سے ڈرنا صفتِ احسان کا تقاضا ہے، اور احسان کا مطلب یہ ہے کہ: (تم اللہ تعالی کی بندگی ایسے کرو کہ گویا تم اللہ تعالی کو دیکھ رہے ہو اور اگر تم اللہ تعالی کو نہیں دیکھ رہے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے)

دل میں یہ احساس پیدا ہونا خشیتِ الٰہی کا لازم ہے کہ اللہ تعالی ہمارا نگران ہے، اور اس بات کا علم ہو کہ اللہ تعالی ہر چیز پر گواہ ہے، لوگوں کے دلوں اور ان کے اعمال پر کڑی نظر رکھے ہوئے ہے، وہ آنکھوں کی خیانت اور سینوں کے رازوں کو بھی جانتا ہے، اور اس کے بندے جہاں بھی ہوں وہ ان کے ساتھ ہے:

مَا يَكُونُ مِنْ نَجْوَى ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَا أَدْنَى مِنْ ذَلِكَ وَلَا أَكْثَرَ إِلَّا هُوَ مَعَهُمْ أَيْنَ مَا كَانُوا

المجادلۃ–7

تین آدمی سرگوشی کریں تو وہ چوتھا ہوتا ہے اور پانچ کریں تو وہ چھٹا ہوتا ہے، اس سے کم لوگ کریں یا زیادہ لوگ وہ ان کے ساتھ ہی ہوتا ہے، چاہے وہ جہاں بھی ہوں

اب جو شخص یہ جان لے کہ اللہ تعالی اسے ہر جگہ دیکھ رہا ہے، اللہ تعالی اس کے ظاہر و باطن، خفیہ اور اعلانیہ ہر چیز سے واقف ہے، اور یہی بات خلوت اور تنہائی میں بھی اجاگر رہے تو تنہائی میں بھی انسان گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔

اللہ کے بندو!

تنہائی میں خشیتِ الٰہی مغفرت کے دروازوں کی چابی ہے، اور اس میں خیر ہی خیر کے ساتھ اجر عظیم بھی ہے:

إِنَّ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ

الملک–12

بیشک جو لوگ اپنے رب سے بن دیکھے ڈرتے ہیں ان کیلیے مغفرت اور بہت بڑا اجر ہے۔

بن دیکھے اللہ تعالی سے ڈرنا رضائے الہی اور جنت میں داخلے کا سبب ہے:

مَنْ خَشِيَ الرَّحْمَنَ بِالْغَيْبِ وَجَاءَ بِقَلْبٍ مُنِيبٍ (33) ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ ذَلِكَ يَوْمُ الْخُلُودِ

ق–34/33

جو رحمن سے بن دیکھے ڈرتا رہا اور رجوع کرنے والا دل لے کر حاضر ہوا[33] اس[جنت] میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔ یہ دن حیات ابدی کا دن ہے۔

اسی طرح فرمایا:

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ (7) جَزَاؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ذَلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ

البینۃ–8/7

جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے، یقیناً وہ بہترین مخلوق ہیں[7] ان کے پروردگار کے ہاں ان کا بدلہ ہمیشہ رہنے والی جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے یہ سب کچھ اس کے لیے ہے جو اپنے پروردگار سے ڈرتا رہا۔

خشیت الہی متقی لوگوں کی صفت ہے:

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى وَهَارُونَ الْفُرْقَانَ وَضِيَاءً وَذِكْرًا لِلْمُتَّقِينَ (48) الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَهُمْ مِنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُونَ

الانبیاء–49/48

اور بلاشبہ ہم نے موسیٰ اور ہارون کو جو کتاب (تورات) دی تھی وہ (حق و باطل میں) فرق کرنے والا تھی اور ایسے پرہیزگاروں کے لئے روشنی اور نصیحت تھی۔ جو اپنے پروردگار سے بن دیکھے ڈرتے ہیں اور وہ روز قیامت کا خوف دل میں رکھتے ہیں۔

خشیتِ الہی دلوں کو بھلائی کیلیے تیار کرتی ہے اور انہیں پند و نصائح قبول کرنے پر آمادہ کرتی ہے

إِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمَنَ بِالْغَيْبِ

یٰس–10

بے شک آپ متبعینِ قرآن اور تنہائی میں رحمن سے ڈرنے والوں کو ڈراتے ہیں۔

اسی طرح فرمایا:

سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَخْشَى [10] وَيَتَجَنَّبُهَا الْأَشْقَى

الاعلیٰ–11/10

خشیت رکھنے والا ہی نصیحت پکڑے گا۔اور بدبخت اس سے اجتناب کرے گا۔

خشیتِ الٰہی کی وجہ سے پند و نصائح اور وعظ و نصیحت کا دلوں اور احساسات پر اثر مزید بڑھ جاتا ہے:

اللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابًا مُتَشَابِهًا مَثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ

الزمر–23

اللہ نے بہترین کلام نازل کیا جو ایسی کتاب ہے جس کے مضامین ملتے جلتے اور بار بار دہرائے جاتے ہیں۔ جن سے ان لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں پھر ان کی جلد اور ان کے دل نرم ہو کر اللہ کے ذکر کی طرف راغب ہو جاتے ہیں۔

اللہ تعالی نے احرام باندھنے والوں کا خشیت اور خوفِ الٰہی کیلیے امتحان لیا اور فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللَّهُ بِشَيْءٍ مِنَ الصَّيْدِ تَنَالُهُ أَيْدِيكُمْ وَرِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللَّهُ مَنْ يَخَافُهُ بِالْغَيْبِ

المائدۃ–94

اے ایمان والو! اللہ ایسے شکار کے ذریعہ تمہاری آزمائش کرے گا جو تمہارے ہاتھوں اور نیزوں کی زد میں ہوں گے۔ یہ دیکھنے کے لئے کہ کون غائبانہ طور پر اللہ سے ڈرتا ہے۔

اللہ کے بندوں!

پتھر جو کہ جمادات ہیں سننے کی طاقت نہیں رکھتے وہ بھی اللہ تعالی کے ڈر سے گر جاتے ہیں اور پھٹ پڑتے ہیں، ان کا جمود، بے عقلی اور لاشعوری بھی خشیتِ الٰہی کے اثرات کے سامنے رکاوٹ نہیں بن سکی، پتھروں کی مضبوطی، ٹھوس پن اور سنگلاخی بھی پتھروں کو متاثر ہونے سے نہیں بچا سکی

وَإِنَّ مِنَ الْحِجارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْأَنْهارُ وَإِنَّ مِنْها لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْماءُ وَإِنَّ مِنْها لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ

البقرۃ–74
پتھروں میں سے تو کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ان سے نہریں پھوٹ نکلتی ہیں۔اور کچھ ایسے ہیں جو پھٹ جاتے ہیں تو ان سے پانی نکلنے لگتا ہے۔اور کچھ ایسے ہیں جو اللہ کے ڈر سے (لرز کر) گر پڑتے ہیں۔

تو-اللہ کے بندو- ہمیں چاہیے کہ ہم بھی نصیحت پکڑیں،اپنے دلوں میں خشوع پیدا کریں اور ان پتھروں سے ہی عبرت حاصل کر لیں۔

أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ

الحدید–6
جو لوگ ایمان لائے ہیں کیا ان کے لئے ایسا وقت نہیں آیا کہ اللہ کے ذکر سے اور جو حق نازل ہوا ہے،اس سے ان کے دل نرم ہو جائیں؟اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جنہیں اس سے پہلے کتاب دی گئی تھی پھر ان پر ایک طویل مدت گزر گئی تو ان کے دل سخت ہو گئے اور ان میں سے اکثر فاسق ہیں۔

اللہ تعالی میرے اور آپ کیلیے قرآن مجید کو بابرکت بنائے، مجھے اور آپ کو قرآنی آیات اور حکمت بھری نصیحتوں سے مستفید فرمائے، میں اسی پر اکتفا کرتا ہوں اور عظمت و جلال والے اللہ سے اپنے اور سب مسلمانوں کیلیے تمام گناہوں کی بخشش طلب کرتا ہوں،اس لیے آپ بھی اسی سے بخشش طلب کرو، بیشک وہ بخشنے والا ہے اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

دوسرا خطبہ
تمام تعریفیں اللہ کیلیے ہیں اسی نے دلوں کو فطری طور پر خشیت عطا فرمائی، دل بھی اس کی محبت اور خوف سے اس کے مطیع بن گئے اور اپنے فضل و رحمت سے ہماری رہنمائی فرمائی، درود و سلام ہوں خاتم الانبیاء والمرسلین پر، ان کی آل اور اولیاء پر۔

اللہ کے بندوں!

معاہدوں کی پاسداری کرو، کل کیلیے تیاری کرلو، آخرت قریب آرہی ہے اور دنیا گزرتی جارہی ہے، موت کا وقت قریب ہے، اور سفر بہت لمبا ہے، زادِ راہ معمولی ہے جبکہ خطرات بہت زیادہ ہیں۔

یہ بات ذہن نشین کرلو کہ تمہارے اعضا ہی تمہارے ناقابل تردید گواہ ہیں، اس لیے ان کا بھرپور خیال کرو خلوت وجلوت میں تقوی الہی اپناؤ؛ کیونکہ کوئی پوشیدہ سے پوشیدہ چیز بھی اس کے سامنے مخفی نہیں ہے، بلکہ ہر چیز اس کے سامنے عیاں ہے۔

مسلم اقوام!

تنہائی میں بھی خشیت الہی اپنانا سعادت مندی اور سکون کا باعث ہے، اس سے راحت اور اطمینان حاصل ہوتا ہے، یہ فتنوں سے بچاؤ کا باعث بھی ہے، لذتِ خشیت کا اسی کو علم ہے جس نے اس کی لذت چکھی ہے؛ لہذا نفس کو خشیت الہی کا پابند بنانے کیلیے پورے عزم اور کوشش سے محنت کرو کہ نفس برائیوں سے رک جائے، اور بڑھاپے سے پہلے اسے نکیل ڈل جائے، کیونکہ اگر دل خوف، ڈر اور اللہ تعالی کے جلال سے معمور ہو تو اعضا گناہوں کے ارتکاب سے باز رہتے ہیں۔

نبی ﷺ سے یہ صحیح ثابت ہے کہ: (تین چیزیں باعث نجات ہیں: غضب اور خوشی ہر دو حال میں عدل کرنا، امیری اور فقیری میں میانہ روی اختیار کرنا، خلوت وجلوت میں اللہ کا خوف قائم رکھنا)

اللہ کے بندو! تزکیۂ نفس اور خشیتِ الہی دلوں کی اصلاح سے مربوط ہے: (متنبہ رہو! جسم میں ایک ٹکڑا ہے اگر وہ صحیح ہو جائے تو سارا جسم صحیح ہو جائے گا اور اگر وہ خراب ہو جائے تو سارا جسم برباد ہو جائے گا اور وہ دل ہے)

حصولِ خشیتِ الہی کیلیے دعائیں کرو، اس کام میں تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ بہترین نمونہ ہیں:

اللَّهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا يَحُولُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ

یا اللہ! ہمیں تیری اتنی خشیت عطا فرما جو ہمارے لیے تیری نافرمانی کے سامنے رکاوٹ بن جائے۔

اَللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، وَكَلِمَةَ الْعَدْلِ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا، وَنَسْأَلُكَ الْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَى، وَنَسْأَلُكَ نَعِيمًا لَا يَبِيدُ، وَقُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ، وَنَسْأَلُكَ الرِّضَاءَ بَعْدَ الْقَضَاءِ، وَنَسْأَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَنَسْأَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ، وَنَسْأَلُكَ الشَّوْقَ إِلَى لِقَائِكَ، فِي غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ، وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ، اَللَّهُمَّ زَيِّنَّا بِزِينَةِ الْإِيمَانِ، وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِينَ، يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ!

یااللہ! ہم تجھ سے تنہائی اور بھرے مجمعے میں خشیت کا سوال کرتے ہیں، غضبناکی اور رضامندی ہر دو حالت میں عدل و حق پر مبنی بات کا سوال کرتے ہیں، اور ہم تجھ سے فقیری اور امیری میں میانہ روی مانگتے ہیں، ہم نہ ختم ہونے والی نعمتوں کا سوال کرتے ہیں، آنکھوں کی دائمی ٹھنڈک چاہتے ہیں، تیرے فیصلوں پر رضامندی کے طلب گار ہیں، ہم تجھ سے مرنے کے بعد خوشحال زندگی کی درخواست کرتے ہیں، نیز تجھ سے تیرے چہرے کے دیدار کی لذت مانگتے ہیں، تجھ سے ملنے کا شوق چاہتے ہیں، یااللہ! ہمیں یہ سب چیزیں بغیر کسی تنگی اور تکلیف کے عطا فرما، کسی بھی گمراہ کن آزمائش کے بغیر عطا فرما، یااللہ! ہمیں زینتِ ایمان سے مزین فرما، اور ہمیں ہدایت یافتہ رہنما فرما، یارب العالمین۔

یااللہ! ہمارے دلوں اور اعمال کو سنوار دے، یااللہ! ہمارے دلوں اور اعمال سنوار دے، یااللہ! ہمارے دلوں اور اعمال سنوار دے۔ یااللہ! دلوں کو پھیرنے والے، ہمارے دلوں کو اپنے دین پر ثابت قدم بنا، یااللہ! دلوں کو پھیرنے والے، ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت پر ثابت قدم بنا۔

یااللہ! اپنی رحمت کے صدقے ہمارے دلوں کو ہدایت دینے کے بعد گمراہ مت فرما، یاارحم الراحمین!

یااللہ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ عطا فرما، فرزندانِ توحید کی مدد فرما، یااللہ! اس ملک کو اور دیگر تمام اسلامی ممالک کو امن و سلامتی والا بنا۔

یااللہ! ہمیں ہمارے خطوں میں امن عطا فرما، ہمارے حکمرانوں اور ملکی قیادت کی اصلاح فرما، یااللہ! ہمارے حکمران کو خصوصی توفیق سے نواز، ان کی خصوصی مدد فرما، ان کے ذریعے اپنا دین غالب فرما، یارب العالمین!

اللہ کے بندو! اللہ تعالی نے تمہیں اپنے جس نبی پر درود و سلام پڑھنے کا حکم دیا ہے ان پر درود و سلام پڑھو، حکم دیتے ہوئے اللہ تعالی نے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

الاحزاب–56

اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود و سلام بھیجا کرو۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.

سبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ (180) وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ (181) وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

الصافات–182/180

پاک ہے آپ کا رب جو بہت بڑی عزت والا ہے ہر اس چیز سے (جو مشرک) بیان کرتے ہیں۔ پیغمبروں پر سلام ہے۔ اور سب طرح کی تعریف اللہ کے لئے ہے جو سارے جہان کا رب ہے۔

(7) فضائل مکہ مکرمہ

فضیلۃ الشیخ جسٹس ڈاکٹر عبد المحسن بن محمد القاسم حفظہ اللہ

پہلا خطبہ:

یقیناً تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، ہم اس کی تعریف بیان کرتے ہیں، اسی سے مدد کے طلب گار ہیں اور اپنے گناہوں کی بخشش بھی مانگتے ہیں، نفسانی و بُرے اعمال کے شر سے اُسی کی پناہ چاہتے ہیں، جسے اللہ تعالی ہدایت عنایت کر دے اسے کوئی بھی گمراہ نہیں کر سکتا، اور جسے وہ گمراہ کر دے اس کا کوئی بھی رہنما نہیں بن سکتا، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ بر حق نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اللہ تعالی آپ پر، آپ کی آل، اور صحابہ کرام پر ڈھیروں درود و سلامتی نازل فرمائے۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

اللہ کے بندوں! کماحقہ اللہ سے ڈرو اور خلوت وجلوت میں اسی کو اپنا نگہبان ونگران سمجھو۔

مسلمانوں!

تخلیق، تدبیر اور کسی کو چنیدہ بنانے کا صرف اللہ تعالی کو اختیار ہے، اللہ تعالی کا کسی کو چننا اور خاص بنانا اللہ تعالی کی ربوبیت اور وحدانیت سمیت کامل حکمت وقدرت اور علم کی دلیل ہے، اللہ تعالی نے مختلف جگہوں، شخصیات، اعمال، مہینوں اور ایام کو ایک دوسرے پر فضیلت سے نوازا ہے، چنانچہ سیدنا محمد ﷺ خیر الخلق ہیں، اللہ تعالی کی وحدانیت کا اقرار کر کے صرف اسی کی عبادت کرنا افضل ترین عمل ہے، مہینوں میں سے اعلی ترین ماہِ رمضان ہے، افضل ترین رات لیلۃ القدر ہے، دنوں میں سے افضل ترین دن قربانی کا دن ہے، اللہ تعالی کے ہاں سب سے اچھی اور محبوب ترین جگہ مکہ مکرمہ ہے، آپ ﷺ نے [مکہ کو مخاطب کر کے] فرمایا تھا: (اللہ کی قسم! تو اللہ تعالی کی سب سے بہترین جگہ ہے، نیز اللہ تعالی کے ہاں سب سے محبوب بھی ہے، اگر مجھے یہاں سے نہ نکالا جاتا تو میں کبھی یہاں سے نہ نکلتا) احمد

مکہ مکرمہ کا ایک نام ام القری ہے، دیگر تمام علاقے اسی کے ماتحت ہیں، اللہ تعالی نے اس شہر کی عظمت اجاگر کرتے ہوئے اس کی قسم بھی اٹھائی،:

لَا أُقْسِمُ بِهَذَا الْبَلَدِ

البلد–1
میں اس شہر کی قسم اٹھاتا ہوں۔

ایک اور جگہ قسم کے ساتھ اس کا نام بھی امن والا شہر رکھا اور فرمایا:

وَهَذَا الْبَلَدِ الْأَمِينِ

التین–3
اور اس پر امن شہر کی قسم۔

اس شہر کی مسجد سب سے معزز مسجد ہے، اللہ تعالی نے اسی مسجد کو روئے زمین پر سب سے پہلا بابرکت اور لوگوں کے لئے ہدایت والا گھر قرار دیا، فرمانِ باری تعالی ہے:

إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ

آل عمران–96
پہلا گھر جو لوگوں کے لیے بنایا گیا وہ مکہ میں ہے جو تمام دنیا کے لیے برکت وہدایت والا ہے۔

ابوذر رضی اللہ عنہ نے استفسار کیا: ''اللہ کے رسول ! روئے زمین پر سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: (مسجد الحرام) پھر انہوں نے کہا: ''اس کے بعد؟'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: (مسجد اقصی) متفق علیہ

اللہ تعالی نے ابراہیم علیہ السلام کی اس گھر کی تعمیر اور پھر صفائی کے لئے رہنمائی فرمائی، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ

الحج–26
اور جب ہم نے ابراہیم کے لیے بیت اللہ کی جگہ متعین کردی۔ [الحج:26] تو ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کے ساتھ مل کر بیت اللہ کی دوبارہ تعمیر فرمائی۔

سیدنا ابراہیم خلیل علیہ السلام نے لوگوں کے دلوں میں بیت اللہ کی محبت اور اس کی جانب خوشی سے کھنچتے چلے آنے کی دعا فرمائی:

فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ

ابراھیم–37
بعض لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کردے۔

اللہ تعالی نے اس شہر کو اپنے معزز ترین پیغمبر کے لئے پسند فرمایا، چنانچہ یہاں پر آپ ﷺ کی پیدائش ہوئی، یہی پر آپ پروان چڑھے، اسی شہر میں آپ کی بعثت ہوئی اور قرآن کی صورت میں وحی کا نزول شروع ہوا، آپ ﷺ نے یہاں پر پچاس سال سے زیادہ عرصہ گزارا، اسی شہر سے اسلام کی دعوت پھیلی، نیز یہاں پر انبیائے کرام کے بعد معزز ترین صحابہ کرام نے بھی نشو ونما پائی، اسی شہر سے آپ ﷺ کو مسجد اقصی لے جایا گیا، نبی ﷺ کو اس شہر سے بہت ہی زیادہ محبت تھی، لیکن آپ کو یہاں سے زبردستی نکالا گیا، چنانچہ مدینہ آنے کے بعد بھی آپ ﷺ دعا فرمایا کرتے تھے: (یا اللہ ! مدینہ کو بھی ہمارے دلوں میں ایسا ہی محبوب بنادے جیسے تو نے مکہ کی محبت ڈالی یا اس سے بھی زیادہ) متفق علیہ

مکہ پر امن شہر ہے، اس کے امن کے لئے ابراہیم علیہ السلام نے دعا کرتے ہوئے فرمایا:

رَبِّ اجْعَلْ هَذَا بَلَدًا آمِنًا

البقرة–126
پروردگار! اس شہر کو پر امن بنادے۔

تو اللہ تعالی نے یہ دعا قبول فرمائی اور احسان جتلاتے ہوئے فرمایا:

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا آمِنًا وَيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ

العنکبوت–67
کیا وہ یہ نہیں دیکھتے کہ ہم نے حرم کو پر امن بنایا حالانکہ ان کے ارد گرد سے لوگوں کو اٹھالیا جاتا ہے؟!

قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہیں: "مکہ مکرمہ ہمیشہ سے جابر حکمرانوں اور زلزلوں سمیت دیگر شہروں پر آنے والی ہر قسم کی آفات سے امن میں رہا ہے" اس شہر کی مسجد میں داخل ہونے والا سکون محسوس کرتا ہے؛ کیونکہ فرمانِ باری تعالی ہے:

وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا

آل عمران–97
جو بھی اس میں داخل ہوگا اسے امان حاصل ہے۔

اللہ تعالی نے مکہ مکرمہ کو آسمانوں اور زمین کی تخلیق کے وقت سے ہی حرمت والا بنایا، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (اللہ تعالی نے مکہ کو آسمانوں اور زمین کی تخلیق کے دن ہی حرمت والا قرار دے دیا تھا، چنانچہ یہ شہر قیامت تک کے لئے اللہ تعالی کی جانب سے حرمت والا ہے) بخاری سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے لوگوں کے لئے اس شہر کی حرمت کو اجاگر کیا، جیسے کہ نبی ﷺ کا فرمان ہے: (ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرمت والا قرار دیا) متفق علیہ

نبی ﷺ خود بھی اس شہر کی تعظیم کیا کرتے تھے، آپ ﷺ نے حدیبیہ کے دن فرمایا تھا: (اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! وہ مجھ سے کوئی بھی ایسا مطالبہ کریں جس میں اللہ تعالی کی حرمتوں کی تعظیم ہوگی میں اسے مان لوں گا) بخاری

اس شہر کی حرمت میں یہ بھی شامل ہے کہ یہاں ناحق خون بہانا دیگر کسی بھی علاقے میں خون بہانے سے کہیں ابتر ہے، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والے کسی بھی شخص کے لئے یہاں خون بہانا جائز نہیں ہے) متفق علیہ

مکہ کے لوگوں کو اسلحہ اٹھا کر خوفزدہ کرنا بھی جائز نہیں ہے، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (تم میں سے کسی کے لئے مکہ میں اسلحہ اٹھانا جائز نہیں ہے) مسلم

اللہ تعالی کی طرف سے حیوانات کو مکہ کے صحرا جبکہ پرندوں کو یہاں کی فضا میں بھی امن حاصل ہے، مکہ کے درخت بھی امن وامان کے ساتھ لہلہاتے ہیں؛ کیونکہ انہیں کاٹا نہیں جاتا، دیگر علاقوں کی طرح گری پڑی چیز کو یہاں اٹھانا جائز نہیں ہے، نبی ﷺ کا فرمان ہے: (مکہ میں سبزہ نہیں کاٹا جائے گا، یہاں کے درخت نہیں کاٹے جائیں گے، یہاں پر شکار کو بھگایا نہیں جائے گا، اور گری پڑی چیز صرف اعلان کرنے والے کے لئے اٹھانا جائز ہے۔) متفق علیہ

نبی ﷺ نے مال، جان اور عزت آبرو کی حرمت کو مکہ شہر کی حرمت سے تشبیہ دی؛ کیونکہ اس شہر کی عظمت اللہ تعالی کے ہاں بہت زیادہ ہے، چنانچہ آپ ﷺ کا فرمان ہے: (تمہاری جان، مال اور عزت آبرو ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں جیسے تمہارے آج کے دن کی حرمت اس شہر اور اس مہینے میں ہے) متفق علیہ

اللہ تعالی اس شہر کے متعلق بری سوچ رکھنے پر بھی عذاب دیتا ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ

الحج–25
جو بھی یہاں ظلم کرتے ہوئے الحاد کا ارادہ کرے گا، ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "اگر کوئی شخص مکہ شہر میں الحاد پیدا کرنے کی منصوبہ بندی عدن ابین [یمن کا علاقہ] میں بیٹھ کر بھی کرتا ہے تو اللہ تعالی اسے بھی دردناک عذاب سے دوچار کرے گا"۔

اس شہر میں ظلم کرنے والا اللہ تعالی کے ہاں ناپسندیدہ ترین شخص ہے، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (حرم میں رہنے والا ملحد اللہ تعالی کے ہاں ناپسندیدہ ترین شخص ہے) بخاری

اس شہر کی عظمت کے پیش نظر یہاں کی دھرتی پر مشرک قدم بھی نہیں رکھ سکتا، فرمانِ باری تعالی ہے:

إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ

التوبۃ–28
بیشک مشرکین نجس ہیں، لہذا وہ مسجد الحرام کے قریب بھی نہ آئیں۔

دجال کافر ہے اور وہ لوگوں کو دینی اعتبار سے فتنے میں ڈال دے گا، لیکن اللہ تعالی نے اسے مکہ اور مدینہ میں داخل ہونے سے روک دیا ہے، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (مکہ اور مدینہ کے علاوہ کوئی ایسا شہر نہیں ہے جہاں دجال نہ پہنچے) متفق علیہ

مکہ مکرمہ اللہ تعالی کی حفاظت میں ہے اور یہ آئندہ بھی اللہ کی حفاظت میں رہے گا، اس شہر کے بارے میں غلط خیالات رکھنے والے کو اللہ تعالی تباہ فرما دے گا، چنانچہ اللہ تعالی نے ہاتھیوں والوں کو بیت اللہ کے قریب جانے سے روک دیا اور انہیں قیامت تک کے لئے نشانِ عبرت بنا دیا، (ایک لشکر کعبہ پر حملہ آور ہوگا جب وہ بیداء یعنی صحرا میں ہوں گے تو اللہ تعالی شروع سے لیکر آخر تک سب کو زمین دوز کردے گا) بخاری اللہ تعالی نے اس شہر کو امن وامان والا بنایا اور یہاں پر وافر مقدار میں رزق اور پھل بھی پہنچایا، حالانکہ مکہ دو پہاڑوں کے درمیان ایک بے ثمر و شجر وادی میں ہے اور چاروں جانب سے پہاڑوں نے گھیرا ہوا ہے، جس کے باعث یہاں بھوک افلاس کا خدشہ بہت زیادہ ہے، اس لیے ابراہیم علیہ السلام نے اہل مکہ کے لئے پھلوں کی صورت میں رزق ملنے کی ایسے ہی دعا فرمائی جیسے کہ آب وگیاہ والے علاقوں میں رزق عطا ہوتا، آپ نے فرمایا:

وَارْزُقْ أَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ

البقرۃ–126
اس شہر کے باشندوں کو پھلوں کی صورت میں رزق عطا فرما۔

تو اللہ تعالی نے اس کا جواب یوں دیا:

أَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَهُمْ حَرَمًا آمِنًا يُجْبَى إِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ رِزْقًا

القصص–57
کیا ہم نے پرامن حرم کو ان کی جائے قیام نہیں بنایا؟ جہاں ہماری طرف سے رزق کے طور پر ہر طرح کے پھل کھنچے چلے آتے ہیں؟

نیز ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کے صاع اور مد یعنی کھانے پینے میں برکت کی دعا فرمائی اور نبی ﷺ دعا فرمایا کرتے تھے: ("یا اللہ! مدینہ میں اس سے بھی دگنی برکت فرما جتنی تو نے مکہ میں فرمائی ہے") متفق علیہ

اللہ تعالی نے اہل مکہ کو ایسا پانی مہیا فرمایا کہ پوری سر زمین پر ایسا پانی نہیں ہے، لوگ اس پانی کے قطروں کو بھی ترستے ہیں، یہ آب زمزم ہے جو کہ بابرکت بھی ہے اور بھوکے شخص کے لئے کھانے کا متبادل بھی، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (یہ بابرکت پانی ہے اور کھانے والے کے لئے کھانا بھی ہے) مسلم، نیز آبِ زمزم تمام بیماریوں سے شفا کا باعث بھی ہے، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (زمزم کھانے والے کے لئے کھانا اور بیمار کے لئے شفا کا باعث ہے) مسلم، نیز نبی ﷺ کے سینے کو فرشتے نے شق کرکے زمزم سے ہی دھویا تھا۔ بخاری

اس شہر میں رزق اور امن کی فراوانی صرف ایک اللہ تعالی کی عبادت کا موجب ہیں، فرمانِ باری تعالی ہے:

فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هَذَا الْبَيْتِ (3) الَّذِي أَطْعَمَهُمْ مِنْ جُوعٍ وَآمَنَهُمْ مِنْ خَوْفٍ

قریش–4/3
وہ اس گھر کے رب کی عبادت کریں۔ جس نے انہیں بھوک میں کھلایا اور خوف میں امن عطا کیا۔

بیت اللہ کی تعظیم اور عقیدہ توحید کے عوض یہاں کے باشندوں کا اللہ تعالی دفاع فرماتا ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

جَعَلَ اللہُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَامًا لِلنَّاسِ

المائدۃ–97
اللہ تعالی نے کعبہ کو حرمت والا گھر اور لوگوں کے لئے قیام کی جگہ بنایا۔

ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں: "یعنی اللہ تعالی بیت اللہ کی تعظیم کے باعث ان کی مشکل کشائی فرماتا ہے"۔

مکہ مکرمہ بابرکت شہر ہے اور اس سے حاصل ہونے والی برکتیں بھی بحرِ بے کنار ہیں، اس شہر کی برکت یہ بھی ہے کہ یہاں ایک نماز کی ثواب بہت بڑھا چڑھا کر دیا جاتا ہے، چنانچہ (مسجد الحرام میں ایک نماز دیگر مساجد کی ایک لاکھ نمازوں سے بہتر ہے) احمد

بیت اللہ کا طواف عبادت اور نماز کے قائم مقام ہے، دن اور رات کے کسی بھی حصے میں کسی کو بھی طواف کرنے سے نہیں روکا جاسکتا، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ}

الحج–29

اور انہیں چاہیے کہ وہ اس قدیم گھر کا طواف کریں۔

مکہ کے مشاعر مقدسہ مسلمانوں کے لئے جائے عبادت ہیں، اللہ تعالی نے یہاں پر آنا فرض قرار دیا اور اسے اسلام کے ارکان میں شامل فرمایا، نیز مسجد الحرام کی جانب سفر کرنے پر مسافر کو ثواب بھی ملتا ہے، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (تین مساجد کے علاوہ کسی مسجد کی جانب رخت سفر نہیں باندھا جا سکتا: مسجد الحرام، رسول اللہ ﷺ کی مسجد اور مسجد اقصی) متفق علیہ

پوری دھرتی پر بیت اللہ کے سوا ایسا کوئی مقام نہیں جہاں کا طواف جائز ہو اور نہ ہی اس سر زمین پر حجر اسود کے علاوہ کوئی ایسی جگہ ہے جسے بوسہ دینا جائز ہو، نیز بیت اللہ کے رکن یمانی کا استلام کرنا شرعی عمل ہے۔

اللہ تعالی نے بیت اللہ کو لوگوں کے ٹھہرنے اور امن کی جگہ بنایا، اسی گھر کی جانب لوگ سالہا سال سے بڑی بڑی دور کا سفر کر کے آتے ہیں، قلب و روح اس کی جانب کھنچتے چلے آتے ہیں، جس قدر بیت اللہ کی زیارت زیادہ ہوتی ہے لوگوں کی تڑپ بھی اتنی ہی بڑھ جاتی ہے، بہت سے انبیائے کرام بھی اس گھر میں آئے، موسی علیہ السلام، یونس علیہ السلام اور جناب محمد ﷺ نے اس گھر کا حج کیا، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (گویا کہ مجھے موسی علیہ السلام گھاٹی سے نیچے اترتے ہوئے نظر آرہے ہیں اور بڑی عاجزی کے ساتھ تلبیہ کہہ رہے ہیں، گویا کہ مجھے یونس بن متی علیہ السلام سرخ اونٹنی پر تلبیہ کہتے ہوئے نظر آرہے ہیں) مسلم

اللہ تعالی نے بیت اللہ کی شان اجاگر کرتے ہوئے اسے اپنی نسبت سے نوازا اور بیت اللہ کو مینارِ توحید قرار دے کر توحید سے متصادم چیزوں سے پاک رکھنے کا حکم دیا، چاہے وہ بتوں کی شکل میں ہوں یا تھانوں کی عبادت کی صورت میں، فرمانِ باری تعالی ہے: { وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ } میرے گھر کو طواف، قیام، رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے لئے پاک کرو۔[الحج:26]، نیز اس گھر کی طرف آنے کو سابقہ گناہوں کے لئے کفارہ بنا دیا، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (جو شخص اس گھر کا حج کرتے ہوئے بیہودگی اور فسق کا ارتکاب نہ کرے تو وہ [گناہوں سے پاک صاف] ایسے واپس لوٹتا ہے جیسے اس کی ماں نے جنم دیا تھا) متفق علیہ اللہ تعالی نے اس گھر کا حج کرنے والے کے لئے جنت سے کم ثواب پسند ہی نہیں فرمایا، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (ایک عمرہ دوسرے عمرے تک کے درمیان والے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے اور حج مبرور کا بدلہ صرف جنت ہے) متفق علیہ

بیت اللہ تمام زمین والوں کا قبلہ ہے، پوری دنیا میں تمام مسلمان روزانہ کئی بار اس کی جانب رخ کر کے نماز ادا کرتے ہیں، فرمانِ باری تعالی ہے:

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ

البقرة–144

آپ اپنا رخ مسجد الحرام (کعبہ) کی طرف پھیر لیجئے۔ اور جہاں کہیں بھی تم لوگ ہو، اپنا رخ اسی کی طرف پھیر لیا کرو۔

اور فوت ہونے کے بعد مسلمان کا چہرہ قبلہ کی جانب کیا جاتا ہے۔

اللہ تعالی نے اس گھر کی حرمت کو عظمت بخشی اس لیے بول و براز کرتے ہوئے قبلہ رخ نہیں ہونا چاہیے، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (بول و براز کرتے ہوئے قبلہ رخ مت کرو، [اہل مدینہ] مشرق یا مغرب کی جانب رخ کریں) متفق علیہ

اسی گھر کی جانب ہدی اور نذرانے بھیجے جاتے ہیں، فرمانِ باری تعالی ہے:

ثُمَّ مَحِلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ

الحج–33
پھر ان [قربانیوں کے] ذبح ہونے کی جگہ قدیم گھر ہے۔

بیت اللہ میں واضح نشانیاں ہیں کہ یہ ابراہیم علیہ السلام کی تعمیر ہے، انہی نشانیوں میں مقام ابراہیم بھی ہے، اللہ تعالی نے ہمیں وہاں نماز پڑھنے کا حکم دیا، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى

البقرۃ–125
اور مقام ابراہیم کو جائے نماز بناؤ۔

بیت اللہ میں حجر اسود بھی ہے: (حجر اسود جس وقت جنت سے نازل ہوا تو دودھ سے زیادہ سفید تھا لیکن بنی آدم کے گناہوں نے اسے سیاہ کر دیا) احمد

حجر اسود نفع اور نقصان کچھ نہیں دے سکتا، اسے بوسہ نبی ﷺ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے دیا جاتا ہے، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا: "میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے، نہ نفع دے سکتا ہے اور نہ نقصان، اگر میں نے نبی ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو تجھے کبھی بوسہ نہ دیتا" متفق علیہ

مسجد الحرام میں صفا، مروہ اللہ کے شعائر میں سے ہیں، ان کی تعظیم اور ان کے درمیان سعی کرنا واجب ہے، سب سے اعلی اور بہترین پانی بھی بیت اللہ میں ہے، آب زمزم کی وافر مقدار اور ڈھیروں فوائد الگ نشانیاں ہیں۔

ان تمام تر تفصیلات کے بعد: مسلمانوں!

بیت اللہ، اللہ وحدہ لا شریک کی عبادت کے لئے بنایا گیا، بیت اللہ توبہ کی قبولیت اور اللہ سے لو لگانے کی جگہ ہے، اس لیے مسجد الحرام جاتے ہوئے اللہ تعالی کے لئے عاجزی، انکساری، اور قربِ الٰہی سمیت گناہوں سے پاک صاف ہونا ضروری ہے، لوگوں پر بیت اللہ کی تعظیم واجب ہے، نیز اللہ تعالی کی جانب سے جن چیزوں کو عظمت دی گئی ہے انہیں معظّم سمجھنا تقوی کا حصہ ہے، اس کی برکت سے مسلمانوں کے دینی و دنیاوی حالات سنور جائیں گے، اسی طرح حرمین شریفین، حجاج اور معتمرین کی خدمت کرنے والے کا اجر اللہ تعالی کے ہاں بہت بلند ہے، کیونکہ ان دونوں مسجدوں کو اللہ کے نبیوں نے بنایا ہے، اور دونوں اللہ تعالی کے شعائر میں شامل ہیں۔

أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هَذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِي حَرَّمَهَا وَلَهُ كُلُّ شَيْءٍ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

النمل-91

یقیناً مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اس شہر کے پروردگار کی عبادت کروں جس نے اسے حرمت والا قرار دیا ہے، ہر چیز کا مالک وہی ہے، اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلے فرمانبردار ہونے والوں میں شامل ہو جاؤں۔

اللہ تعالی میرے اور آپ سب کے لئے قرآن مجید کو خیر و برکت والا بنائے، مجھے اور آپ سب کو ذکرِ حکیم کی آیات سے مستفید ہونے کی توفیق دے، میں اپنی بات کو اسی پر ختم کرتے ہوئے اللہ سے اپنے اور تمام مسلمانوں کے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں، تم بھی اسی سے بخشش مانگو، بیشک وہی بخشنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

دوسرا خطبہ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں کہ اس نے ہم پر احسان کیا، اسی کے شکر گزار بھی ہیں کہ اس نے ہمیں نیکی کی توفیق دی، میں اس کی عظمت اور شان کا اقرار کرتے ہوئے گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں وہ یکتا اور اکیلا ہے، اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اللہ تعالی ان پر، ان کی آل وصحابہ کرام پر ڈھیروں رحمتیں و سلامتی نازل فرمائے۔

مسلمانوں!

بابرکت اور پرامن شہر میں مسلمان اپنا فریضۂ حج ادا کریں گے، ان سب مسلمان دنیا اور دنیاوی لالچوں سے بالکل یکسر الگ ہیں، انہوں نے اپنا سب کچھ اللہ کے سپرد کیا ہوا ہے، ان مسلمانوں کو ایک جگہ عقیدہ توحید نے اکٹھا کیا اور ایمان نے ان دلوں میں باہمی الفت ڈالی، یہ مسلمان اللہ تعالی کے لئے اپنی مکمل اطاعت گزاری کا اظہار کر رہے ہیں، اور اپنی ضروریات اور حاجتیں اللہ تعالی سے مانگے گیں، آتے جاتے وہ اللہ تعالی کا کثرت سے ذکر کریں گے۔

ارکان حج میں بہت سے اسباق اور نصیحتیں ہیں: تمام لوگ اللہ تعالی کے ہاں برابر ہیں، اللہ تعالی کے ہاں معیار تقوی ہے، احرام کی حالت میں لوگوں کے یکجا جمع ہونے سے میدان محشر کی یاد تازہ ہوتی ہے۔

اللہ تعالی کے ہاں اسی شخص کا عمل مقبول ہوگا جو خالص اللہ کے لئے اور صحیح طریقے سے ادا ہو، جس میں شرک یا ریاکاری یا بدعات نہ ہوں۔ حج کے دوران ایک ایک لمحہ انتہائی قیمتی ہوتا ہے، کامیاب وہی شخص ہے جو کثرت سے ذکرِ الٰہی کرے اور نیکیاں بجالائے۔

یہ بات جان لو کہ ،اللہ تعالی نے تمہیں اپنے نبی پر درود و سلام پڑھنے کا حکم دیا اور فرمایا:

إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

الاحزاب—56

اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود و سلام بھیجا کرو۔

اللھم صل وسلم وبارک علی نبینا محمد

یااللہ! حق اور انصاف کے ساتھ فیصلے کرنے والے خلفائے راشدین: ابو بکر، عمر، عثمان، علی اور بقیہ تمام صحابہ سے راضی ہو جا؛ یااللہ! اپنے رحم و کرم کے صدقے ہم سے بھی راضی ہو جا، یا اکرم الاکرمین!

یا اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ عطا فرما، شرک اور مشرکوں کو ذلیل فرما، یا اللہ! دین کے دشمنوں کو نیست و نابود فرما، یا اللہ! اس ملک کو اور مسلمانوں کے تمام ممالک کو خوشحال اور امن کا گہوارہ بنادے۔

یااللہ! جو بھی ہمارے یا ہمارے ملک کے خلاف، یا مسلمانوں کے خلاف عیاری کرے تو اسے اپنی ہی جان کے لالے پڑ جائیں، اس کی مکاری اسی کی تباہی کا باعث بنادے، اور اس کے دل میں رعب ڈال دے، یا قوی! یا عزیز!

یااللہ ! حجاج اور معتمرین کی حفاظت فرما، یااللہ ! ان کا حج مبر وربنا،ان کی جدوجہد قبول فرمااوران کی عبادات منظور فرما، یاذوالجلال والاکرام !

یااللہ ! ان کی نیت خالص بنااوران کی نسلوں کی اصلاح فرما، یااللہ ! ان پر اطمینان اور سکون نازل فرما، انہیں تیرے لیے خشوع اور انکساری عطافرما، یا اللہ ! پوری دنیامیں مسلمانوں کے حالات درست فرما۔

یااللہ ! ہماری سرحدوں کی حفاظت فرما، یااللہ ! ہمارے سپاہیوں دل مضبوط فرما، یااللہ ! ان کے نشانے درست فرما، یااللہ ! ان کی مدد فرما، یاذوالجلال و الاکرام !

یااللہ ! ہمارے حکمران کو تیری رہنمائی کے مطابق توفیق عطافرما،اوران کے سارے اعمال اپنی رضا کے لئے مختص فرما۔

یااللہ ! حرمین شریفین کی خدمت کے لئے کام کرنے والے لوگوں کو کامیاب فرما، یااللہ ! ان کے اجروثواب میں اضافہ فرما، یااللہ ! انہیں تیرے ہاں پسندیدہ لوگوں میں شامل فرما، یاذوالجلال والاکرام ! یااللہ ! ہمیں دنیاوآخرت میں بھلائی عطافرما،اور ہمیں آگ کے عذاب سے محفوظ فرما۔

اللہ کے بندوں !

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

النحل–90

اللہ تعالیٰ تمہیں عدل،احسان اور قرابت داروں کو دینے کا حکم دیتاہے اور بے حیائی، برے کام اور سرکشی سے منع کرتاہے۔وہ تمہیں اس لئے نصیحت کرتاہے کہ تم اسے [قبول کرو] اور یادرکھو۔

تم عظیم وجلیل اللہ کاذکر کرووہ تمہیں یادرکھے گا،اللہ کی نعمتوں کا شکر اداکروتووہ اور زیادہ دے گا،یقیناًاللہ کاذکر بہت بڑی عبادت ہے، تم جو بھی کرتے ہو اللہ تعالی جانتاہے۔

(8) رمضان کیسے گزاریں

فضیلۃ الشیخ جسٹس ڈاکٹر عبد المحسن بن محمد القاسم حفظہ اللہ

پہلا خطبہ:

یقیناً تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، ہم اس کی تعریف بیان کرتے ہیں، اسی سے مدد کے طلب گار ہیں اور اپنے گناہوں کی بخشش بھی مانگتے ہیں، نفسانی و بُرے اعمال کے شر سے اُسی کی پناہ چاہتے ہیں، جسے اللہ تعالی ہدایت عنایت کر دے اسے کوئی بھی گمراہ نہیں کر سکتا، اور جسے وہ گمراہ کر دے اس کا کوئی بھی رہنما نہیں بن سکتا، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اللہ تعالی آپ پر، آپ کی آل، اور صحابہ کرام پر ڈھیروں درود و سلامتی نازل فرمائے۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

اللہ کے بندوں! کماحقہ اللہ سے ڈرو اور خلوت وجلوت میں اسی کو اپنا نگہبان ونگران سمجھو۔

مسلمانوں!

انسان کے لئے عزت وشرف اسی میں ہے کہ وہ اپنا سب کچھ اللہ تعالی کے احکامات کے تابع کر دے اور صرف اسی کی بندگی کرے، یہی لوگوں کے ما بین درجہ بندی کا معیار ہے، چنانچہ ابدی خوشیوں کے متمنی شخص کے لئے بندگی کی چوکھٹ پر ڈیرے ڈالنا ضروری ہے۔ انسانی زندگی اس کام میں آگے بڑھنے کے لئے وسیع ترمیدان ہے۔

کچھ اوقات میں اللہ تعالی کی رحمت بندوں پر برستی ہے، اور مومن کے سامنے بھی آتی ہے شاید کہ مومن رحمت پالے اور پھر ہمیشہ کے لئے بدبختی سے بچ جائے، دیکھ لیجیے کہ مہینوں کا سردار مہینہ رمضان آگیا ہے ہم اس مہینے کے لمحات سے گزر رہے ہیں، یہ نیکیوں اور عبادتوں میں آگے بڑھنے کا مہینہ ہے، اس ماہ میں کرم نوازیاں اور عنایات بہت زیادہ ہو جاتی ہیں، اس ماہ اللہ تعالی ڈھیروں اجر سے نوازتا ہے اور خوب عنایتیں فرماتا ہے، چاہت رکھنے والے کے لئے خیر وبرکات کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، اللہ تعالی نے اس مہینے کو دیگر تمام مہینوں پر فوقیت دی ہے، اسی طرح ہماری امت دیگر تمام امتوں پر فضیلت دیتے ہوئے پورے مہینے کے روزے عطا کیے، ماہِ رمضان میں کی ہوئی محنت قابل قدر ہوتی ہے، مومن اس ماہ میں نیکیوں سے مزین ہو جاتے ہیں۔

ماہِ رمضان ہمارے پاس آچکا ہے اور جلد ہی چلا جائے گا اور پھر ہمارے حق میں یا ہمارے خلاف گواہی دے گا، لوگوں کے بامراد اور یا نامراد ہونے کے متعلق بھی بتلائے گا۔

رمضان المبارک میں اللہ تعالی نے اپنی عظیم ترین کتاب نازل فرمائی:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ

البقرة–185

ماہِ رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا۔

اس ماہ میں جنت کے دروازے چوپٹ کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے اچھی طرح بند کر دیے جاتے ہیں، شیاطین اور سرکش جنوں کو جکڑ دیا جاتا ہے، یہ مہینہ رحمت، مغفرت اور رضائے الٰہی سے بھرپور ہوتا ہے۔

اس ماہ میں لیلۃالقدر ہے، یہ بابرکت رات ہزار مہینوں سے بھی افضل ہے،اس رات کی فضیلت کے باعث فرشتے اور جبریل اس رات میں اترتے ہیں،یہ رات فجر تک سلامتی اور خیر والی ہوتی ہے،اس مہینے میں گناہ اور خطائیں معاف کر دی جاتی ہیں،آپ ﷺ کا فرمان ہے: (پانچوں نمازیں، جمعہ سے جمعہ تک اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک کے درمیانی گناہوں کا کفارہ ہیں بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے بچا جائے) مسلم

(وہ شخص تباہ و برباد ہو جائے جس پر رمضان آکر چلا جائے اور اس کی مغفرت نہ ہو) ترمذی

متعدد بار مسلمانوں کو اسی مہینے میں فتوحات ملیں جیسے کہ فتح مکہ اور غزوہ بدر میں مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی،اس مہینے میں متعدد عبادات یکجا جمع ہو جاتی ہیں اور نیکیوں کی وجہ سے ایمان بھی زیادہ ہو جاتا ہے،ماہِ رمضان میں اللہ تعالی نے ایسے اعمال مقرر فرمائے ہیں جن کی وجہ سے اعمال کا پلڑا بھی بھاری ہو جاتا ہے،آپ ﷺ کی رمضان میں عادت مبارکہ تھی کہ آپ مختلف قسم کی عبادات کثرت سے بجالاتے تھے،اس ماہ کے شب و روز میں دیگر ایام سے بڑھ کر محنت فرماتے،سلف صالحین بھی نبی ﷺ کے اسی طریقے پر گامزن تھے،چنانچہ جس وقت عامر بن عبدالقیس قریب المرگ ہوئے تو پھوٹ کر رو دیے، جس پر کہا گیا:''آپ کیوں رو رہے ہیں؟''تو انہوں نے جواب دیا:''میں موت سے ڈرتے ہوئے یا دنیا کی چاہت میں نہیں رو رہا، مجھے رونا اس لیے آرہا ہے کہ اب میں دن کے روزے اور رات کا قیام نہیں کر سکوں گا''۔

افضل ترین عبادات میں اخلاص، عقیدہ توحید اور اتباعِ نبی ﷺ شامل ہیں، نماز دین کا ستون ہے، نماز مومنوں کے لئے روشنی کا باعث،اور اعمال کی بہتری و قبولیت کا ذریعہ ہے، دینی امور میں نماز کا سب سے پہلے حساب لیا جائے گا، رمضان میں فرائض سے غافل رمضان کی حقیقت سے غافل ہے اور رمضان میں سنتوں اور مستحبات کی ادائیگی میں سستی کرنے والا رمضان کی فضیلت سے نابلد ہے۔

ماہِ رمضان کے روزے رکھنا نیک شخصیت کی علامت ہے، اللہ تعالی نے رمضان کے روزے سب لوگوں پر فرض کیے اور نہیں اسلام کا رکن قرار دیا، فرمانِ باری تعالی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ

البقرۃ–183

اے ایمان والو! تم پر روزے ایسے ہی فرض کیے گئے ہیں جیسے تم سے پہلے لوگوں پر کیے گئے تھے۔

اللہ تعالی نے صرف رمضان کے روزوں کو اپنے لیے مختص فرمایا اور اس کا ثواب بھی بے حد و حساب مقرر کیا، آپ ﷺ فرماتے ہیں: (ابن آدم کے ہر عمل کا ثواب بڑھا چڑھا کر دیا جاتا ہے؛ چنانچہ ایک نیکی دس سے لیکر سات سو گنا تک بڑھا دی جاتی ہے، لیکن اللہ تعالی نے فرمایا: سوائے روزے کے؛ کیونکہ روزہ میرے لیے اور میں ہی اس کا اجر دوں گا۔) مسلم

ماہِ رمضان کے روزے اسلام میں بہت بڑا مقام رکھتے ہیں، ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: ''میں نبی ﷺ کے پاس آیا اور میں نے آپ ﷺ سے عرض کیا: مجھے عمل کرنے کے لئے آپ کوئی حکم کریں'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: (روزے رکھو؛ کیونکہ روزہ بے نظیر عمل ہے) نسائی

آپ ﷺ کا یہ بھی فرمان ہے: (جو شخص رمضان میں ایمان کی حالت میں ثواب کی امید سے روزے رکھے تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں) متفق علیہ

یہ بھی آپ ﷺ کا فرمان ہے: (مرد کے اہل وعیال، مال ودولت، ذاتی اور پڑوسیوں سے متعلق گناہوں کو روزہ مٹا دیتا ہے) متفق علیہ

روزہ کچھ اعمال میں بطور فدیہ یا کفارہ بھی رکھا گیا ہے، روزے کے ذریعے انسان اپنے آپ کو گناہوں اور آگ سے محفوظ بنا سکتا ہے، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (روزہ ڈھال ہے) ترمذی

اسی طرح فرمایا: (روزے دار کے منہ کی بو اللہ کے ہاں کستوری سے بھی اچھی ہے) متفق علیہ

اگر امت افطاری کا وقت ہوتے ہی فوری روزہ کھول لے اور سحری انتہائی آخری وقت میں کرے تو یہ امتکے لئے بہتری کا باعث ہے۔

روزہ قیامت کے دن روزے داروں کے لئے شفاعت کرے گا: (روزہ کہے گا: پروردگار! میں نے اسے دن میں کھانے پینے اور من پسند چیزوں سے روکے رکھا؛ اس لیے میری اس کے بارے میں شفاعت قبول فرما۔ اور قرآن کہے گا: میں نے رات کو اسے سونے نہیں دیا؛ اس لیے میری بھی اس کے بارے میں شفاعت قبول فرما۔ تو اللہ تعالی ان دونوں کی شفاعت قبول فرمائے گا) مسند احمد

اللہ تعالی نے جنت خوش گو لوگوں کے لئے تیار فرمائی ہے، جنت میں ایک دروازے کا نام ریان ہے وہاں سے صرف روزے دار ہی داخل ہوں گے، اور انہیں داخل ہونے کے بعد کہا جائے گا:

كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ

الحاقۃ—24

گزشتہ دنوں میں جو تم نے اعمال کیے ہیں ان کے بدلے میں چجتا پچتا کھاؤ اور پیو۔

مجاہد رحمہ اللہ اس کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ: ''یہ آیت روزے داروں کے بارے میں نازل ہوئی ہے''۔

روزے کی وجہ سے خوشیاں ملتی ہیں، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (روزے دار دو مرتبہ خوش ہوتا ہے: روزہ افطار کرے تو خوش ہوتا ہے، اور جس وقت اپنے پروردگار کو ملے گا تو اپنے روزے کی وجہ سے خوش ہوگا) بخاری

روزہ حقیقت میں سراپا خیر و برکت ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ

البقرۃ–184
روزے رکھو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔

روزے کے بہت سے مقاصد اور حکمتیں ہیں: چنانچہ روزے کی وجہ سے خلوت و جلوت ہر حالت میں انسان پروردگار کو اپنا نگہبان و نگران سمجھتا ہے، اللہ کی جنت اور رضائے الہی پانے کے لئے اسی سے ڈرتا ہے، نیز ناراضی اور جہنم سے تحفظ بھی پاتا ہے، روزے کی وجہ سے اطاعتِ الہی اور تقدیری فیصلوں پر استقامت حاصل ہوتی ہے، نیز ممنوعہ امور اور نافرمانی سے بچاؤ ملتا ہے، روزے کی وجہ سے اصلاحِ نفس اور تزکیۂ نفس کمال تک پہنچ جاتا ہے، اعضائے جسم اور اخلاقی تہذیب روزے کی وجہ سے حاصل ہونے والے فوری نتائج ہیں، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (جس دن تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو کوئی بھی بیہودہ بات نہ کرے اور غل غپاڑا مت مچائے؛ پھر بھی اگر کوئی اسے برا بھلا کہے تو اسے کہہ دے: "میں روزے سے ہوں") متفق علیہ

روزے کی وجہ سے شہوت ٹوٹ کر رہ جاتی ہے، شادی کی استطاعت نہ رکھنے والے کے لئے نبی ﷺ نے روزے ہی تجویز فرمائے: (جو شادی کے اخراجات کی طاقت نہیں رکھتا تو وہ روزے رکھے، روزے اس کی شہوت توڑ دیں گے) متفق علیہ

روزوں میں جسمانی صحت، قلبی صفائی، اور رحمن کا قرب پوشیدہ ہے، اسی طرح روزہ اعضائے جسم کو گناہوں سے محفوظ کر کے شیطان کو ناکام بنا دیتا ہے، روزوں کی وجہ سے انسان اللہ تعالی کی نعمتوں کی قدر کرتا ہے اور شکر بجالاتا ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ

البقرۃ–185
اس لیے کہ تم تعداد مکمل کر لو اور اللہ تعالی کی بڑائی ایسے بیان کرو جیسے اس نے تمھیں سکھایا ہے اور تا کہ تم شکر گزار بنو۔

روزوں کی وجہ سے انسان یہ سمجھ جاتا ہے کہ اسے اللہ تعالی کی کتنی ضرورت ہے، روزوں میں یہ بھی عیاں ہوتا ہے کہ اسلام آسانی والا دین ہے؛ چنانچہ روزوں میں وصال کرنے سے منع فرمایا، سحری آخری وقت میں کھانے کو مستحب قرار دیا، وقت ہونے پر فوری افطاری کی ترغیب دی۔ مسافروں، مریضوں، حمل والی اور دودھ پلانی والے خواتین کو روزوں میں چھوٹ دی۔

رمضان المبارک میں قیام کرنے کی تاکید ہے، اہل جنت کی صفات میں یہ شامل ہے کہ:

كَانُوا قَلِيلًا مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ

الذاریات–17
وہ رات کا تھوڑا حصہ ہی سوتے تھے۔

اسی طرح فرمایا:

تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا

السجدة–16
ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں اور اپنے رب کو خوف اور امید کے ساتھ پکارتے ہیں۔

آپ ﷺ کا فرمان ہے: (جو شخص رمضان میں ایمان کی حالت میں اور ثواب کی امید کے ساتھ قیام کرے تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں) متفق علیہ، اسی طرح فرمایا: (جو شخص امام کے ساتھ آخر تک قیام کرے تو اسکے لئے پوری رات قیام کرنے کا ثواب لکھا جاتا ہے) ترمذی

پیارے نبی ﷺ جب آخری عشرہ شروع ہوتا تو اپنی کمر کس لیتے اور رات کو عبادت کرتے، رمضان میں لیلۃ القدر بھی ہے؛ چنانچہ (جو شخص بھی ایمان کی حالت میں اور ثواب کی امید کے ساتھ اس رات کا قیام کرے تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں) متفق علیہ

صدقہ نجات کی دلیل ہے، رمضان میں کیا ہوا صدقہ افضل صدقہ ہے، جس وقت آپ کو بھوک پیاس لگے تو اپنے ان بھائیوں کو یاد کریں جو پورا سال اس کرب میں گزارتے ہیں، اللہ تعالی انتہائی سخی ذات ہے اور سخاوت پسند فرماتا ہے، ہمارے نبی ﷺ سب سے بڑے سخی تھے، لیکن رمضان میں آپ کی سخاوت اس وقت مزید بڑھ جاتی تھی جب آپ جبریل امین کے ساتھ مل کر قرآن کریم کا دور کرتے؛ آپ تیز اندھیری سے بھی تیزی کے ساتھ صدقہ خیرات کرتے تھے، آپ سے کوئی کچھ بھی مانگتا آپ دے دیتے تھے، اس لیے آپ بھی اپنی حلال روزی میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کریں اور اللہ تعالی سے اس کے اجر کی امید رکھیں۔

صدقہ مال ودولت میں برکت اور تزکیۂ نفس کا باعث ہے، قیامت کے دن ہر شخص اپنے کیے ہوئے صدقہ خیرات کے سائے تلے ہو گا،اور عرش الٰہی کا سایہ پانے والوں میں وہ بھی شامل ہو گا جو: (صدقہ کرتے ہوئے اتنے خفیہ انداز سے دیتا ہے کہ اس کے دائیں ہاتھ کو بھی علم نہیں ہوتا کہ بائیں نے کیا خرچ کیا ہے) متفق علیہ

مومن اللہ کی راہ میں دیتے ہوئے کسی بھی چیز کو حقیر نہیں سمجھتا؛ کیونکہ ایک پائی ہزاروں کی مالیت سے زیادہ اہم ہو سکتی ہے، پانی پلانا اور کھانا کھلانا بھی صدقہ ہے، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (روزہ افطار کروانے والے کا ثواب بھی روزے دار کے برابر ہے،اور اس سے روزے دار کے اجر میں بھی کوئی کمی نہیں آتی) ترمذی

ابن عمر رضی اللہ عنہ جب بھی روزہ رکھتے تو افطاری مساکین کے ساتھ ہی کرتے تھے، صدقہ خیرات اور روزے بیک وقت رکھنا موجبِ جنت ہے، اللہ کے بندوں پر سخاوت کرنے والے پر اللہ سخاوت فرماتا ہے؛ کیونکہ جیسا کام ویسا دام، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (جنت میں ایسے کمرے ہیں جن کا اندرونی حصہ باہر سے اور بیرونی حصہ اندر سے دکھائی دیتا ہے) تو ایک دیہاتی شخص نے کھڑے ہو کر کہا: "اللہ کے رسول! یہ کسکے لئے ہیں؟" تو آپ ﷺ نے فرمایا: (جو اعلی گفتگو کرے، کھانا کھلائے، پابندی سے روزے رکھے،اور رات کے وقت جب لوگ سوئے ہوئے ہوں تو قیام کرے) ترمذی

(رمضان میں عمرہ حج کے برابر ہے) ماہِ رمضان میں سب سے زیادہ اجر وہ لوگ پاتے ہیں جو ذکر الٰہی میں زیادہ مشغول رہتے ہیں، سب سے بہترین ذکر تلاوتِ قرآن ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَارَةً لَّن تَبُورَ (29) لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُم مِّن فَضْلِهِ

فاطر–30/29

بیشک جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت کریں، نماز قائم کریں،اور ہمارے دیے ہوئے سے خفیہ واعلانیہ خرچ کریں وہی ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جو کبھی گھاٹے کی نہیں ہو گی۔ تا کہ اللہ ان کا اجر انہیں پورا دے اور اپنے فضل سے زیادہ بھی دے۔

نبی ﷺ کا فرمان ہے: (جو شخص قرآن مجید کا ایک حرف بھی پڑھے تو اسے ایک نیکی ملے گی پھر اس نیکی کو دس گنا بڑھایا جائے گا) ترمذی، آپ ﷺ کا یہ بھی فرمان ہے: (قرآن کا ماہر شخص معزز اور نیک کاتب فرشتوں کے ساتھ ہو گا) مسلم رمضان کی ہر رات میں جبریل علیہ السلام ہمارے نبی ﷺ کے ساتھ قرآن مجید کا دور فرماتے، جس سال میں آپ کی وفات ہوئی تو اس سال دوہری بار مراجعہ فرمایا۔

جب رمضان شروع ہو جاتا تو زہری رحمہ اللہ کہتے تھے: "یہ مہینہ تلاوت قرآن اور کھانا کھلانے کا ہے"۔

کتاب اللہ کو مکمل توجہ کے ساتھ سمجھنا بہت بڑی کامیابی ہے، قرآنی آیات پر غور و فکر کرنا اور پھر اس پر عمل کرنا انتہائی عظیم عمل ہے۔

اللہ تعالی کے ہاں دعا سے بڑھ کوئی عبادت مقام نہیں رکھتی، دعا حقیقت میں اللہ اور بندے کے درمیاں براہِ راست ناتا ہے، دعا کرتے ہوئے اللہ اور بندے کے درمیان کوئی واسطہ یا رکاوٹ حائل نہیں ہوتی، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ

البقرة–186

جب آپ سے میرے بندے میرے بارے میں پوچھیں: تو میں قریب ہی ہو، میں دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں، اس لیے وہ میری بات مانیں اور مجھ پر بھروسا رکھیں، تاکہ وہ رہنمائی پائیں۔

روزے دار کی دعا رد نہیں ہوتی، سب سے زیادہ قبول ہونے والی دعائیں رات کے آخری حصے اور فرض نمازوں کے آخر میں کی جانے والی دعائیں ہیں۔

اعتکاف بیٹھنا عبادت اور سنت ہے، عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ: (رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں آخر دم تک اعتکاف بیٹھتے رہے) متفق علیہ

زہری رحمہ اللہ کہتے ہیں: "مسلمانوں پر تعجب ہے کہ انہوں نے اعتکاف بیٹھنا ہی چھوڑ دیا ہے؛ حالانکہ آپ ﷺ جب سے مدینہ آئے آپ ہر سال اعتکاف بیٹھتے رہے یہاں تک اللہ تعالی نے آپ کی روح قبض فرمالی"۔

اولاد اللہ تعالی کی نعمت اور ہمارے ذمہ امانت ہے، اللہ تعالی ان کے بارے میں ہم سے ضرور پوچھے گا، اگر اولاد نیک صالح ہوئی تو مرنے کے بعد مفید ثابت ہو گی اس سے اللہ تعالی کے ہاں درجات بلند ہوں گے، اس لیے روزے دار کو اپنے اہل خانہ کا خیال رکھنا چاہیے؛ کہ اچھے کاموں میں ان کا ہاتھ بٹائے، اگر انہیں کسی بات کا علم نہیں ہے تو سکھائے، کسی کو سستی کا شکار دیکھے تو تنبیہ کردے، بچپن میں ہی روزے رکھنے اور قیام کرنے کی عادت ڈالے، رضائے الہی کا موجب بننے والے کام کرنے کی ترغیب دلائے، رُبیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: "رسول اللہ ﷺ نے انصاریوں کے محلے عاشورا کے دن پیغام بھیجا کہ: آج جس نے روزہ نہیں رکھا بقیہ دن کھانے پینے سے اجتناب کرے اور جس نے روزہ رکھا ہے وہ اپنا روزہ مکمل کرے، تو اس کے بعد ہم عاشورا کا روزہ خود بھی رکھتے تھے اور اپنے چھوٹے بچوں کو بھی رکھواتے تھے" متفق علیہ

والدین کے ساتھ نیکی اور صلہ رحمی بلندیٔ درجات کا باعث ہے، لہذا برکتوں والے لمحات میں نیک اولاد اپنے والدین کے مزید قریب ہو جاتی ہے۔

اچھی بات کی دعوت دینے والے کو قیامت کے دن تک اتنا ہی اجر ملتا رہے گا جتنا اس پر عمل کرنے والے کو ملتا ہے، اگر ایک آدمی بھی راہِ راست پر آ جائے تو یہ سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے۔

اچھی دوستی معاونت، قوت اور استقامت کا باعث ہوتی ہے، کوئی بھی عقل مند اچھے دوستوں سے الگ تھلگ نہیں رہ سکتا؛[غار میں اچھے ساتھی نے ہی کہا تھا]:

إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا

التوبۃ–40
جب اس نے اپنی ساتھی سے کہا: غم نہ کر! بیشک اللہ تعالی ہمارے ساتھ ہے۔

کسی شخص کے نیک ہونے کی علامت یہ ہے کہ وہ زبان کی حفاظت کرے اور نیک کام کرے، اللہ تعالی جب کسی قوم کے بارے میں برا فیصلہ فرما لے تو انہیں جھگڑوں میں ملوث فرما دیتا ہے اور انہیں کچھ کرنے کی توفیق نہیں دیتا ہے۔

توبہ کا دروازہ کھلا ہے، اللہ تعالی کی طرف سے نوازشیں ہو رہی ہیں، اب کامیاب وہی ہو گا جو توبہ کے دروازے پر دستک دے اور اللہ کے سامنے گڑ گڑائے، اپنے نامہ اعمال میں کثرت کے ساتھ استغفار پانے والے کے لئے خوشخبری ہے۔

ان تمام تر تفصیلات کے بعد: مسلمانو!

نیکیوں میں مومن کو سرور اور مزا آتا ہے، کامیابی و کامرانی بھی اسی میں ہے، دن ہو یا رات تقوی کا دامن مومن کے ہاتھ سے نہیں چھوٹتا۔ مسلمان کبھی فارغ نہیں بیٹھتا؛ کیونکہ موت اس کی تاک میں ہے، اس لیے ذاتی محاسبہ کی روش اپنانے والا کامیاب اور غافل شخص نامراد ہوتا ہے، نتائج سامنے رکھنے پر نجات کے مواقع بڑھ جاتے ہیں، اور ایسا شخص مبارکبادی کا مستحق ہے جو ہوس پرستی بن دیکھے وعدوں کی وجہ سے ترک کر دے۔

أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

وَسَارِعُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ

آل عمران–133

اپنے رب کی مغفرت اور اتنی بڑی جنت کی طرف دوڑ کر آؤ جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے، اسے متقی لوگوں کے لئے تیار کیا گیا ہے۔

اللہ تعالی میرے اور آپ سبکے لئے قرآن مجید کو خیر و برکت والا بنائے، مجھے اور آپ سب کو ذکرِ حکیم کی آیات سے مستفید ہونے کی توفیق دے، میں اپنی بات کو اسی پر ختم کرتے ہوئے اللہ سے اپنے اور تمام مسلمانوں کے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں، تم بھی اسی سے بخشش مانگو، بیشک وہی بخشنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

دوسرا خطبہ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں کہ اس نے ہم پر احسان کیا، اسی کے شکر گزار بھی ہیں کہ اس نے ہمیں نیکی کی توفیق دی، میں اس کی عظمت اور شان کا اقرار کرتے ہوئے گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں وہ یکتا اور اکیلا ہے، اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اللہ تعالی ان پر، ان کی آل و صحابہ کرام پر ڈھیروں رحمتیں و سلامتی نازل فرمائے۔

مسلمانوں!

روزہ رکھ کر قربِ الہی کی جستجو اسی وقت کارآمد ہوگی جب فرائض کی ادائیگی اور محرمات سے مکمل اجتناب پایا جائے گا؛ لہذا جب روزہ رکھو تو آپ کے ساتھ آپ کے کان، آنکھیں، زبان اور ہاتھوں کو بھی روزہ رکھوائیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ روزے کا دن بھی عام دنوں جیسا ہی ہو، اس لیے! روزوں کے ثواب میں کمی کا باعث بننے والے امور سے بچو، حرام چیزوں کا ارتکاب مت کرو اور نہ ہی حرام چیزیں سنو، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (جو شخص جھوٹی بات کرنا یا اس پر عمل نہیں چھوڑتا تو اللہ تعالی کو اس کے بھوکے پیاسے رہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے) بخاری

اپنی نگاہوں کو بے لگام رکھنے والے کی حسرت و ندامت بھی بے قابو ہو جاتی ہے، نیک عورت ہمیشہ حیا کی چادر لیکر رکھتی ہے، پردہ ہی اس کی خوبصورتی ہے، وہ ہمیشہ بلاضرورت اجنبی مردوں کے سامنے آنے اور بازار میں جانے سے کتراتی ہے۔

یہ بات جان لو کہ، اللہ تعالی نے تمہیں اپنے نبی پر درود و سلام پڑھنے کا حکم دیا اور فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

الاحزاب—56

اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود و سلام بھیجا کرو۔

اللھم صل وسلم وبارک علی نبینا محمد

یااللہ! حق اور انصاف کے ساتھ فیصلے کرنے والے خلفائے راشدین: ابو بکر، عمر، عثمان، علی اور بقیہ تمام صحابہ سے راضی ہو جا؛ یااللہ! اپنے رحم و کرم کے صدقے ہم سے بھی راضی ہو جا، یا اکرم الاکرمین!

یا اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ عطا فرما، شرک اور مشرکوں کو ذلیل فرما، یا اللہ! دین کے دشمنوں کو نیست و نابود فرما، یا اللہ! اس ملک کو اور مسلمانوں کے تمام ممالک کو خوشحال اور امن کا گہوارہ بنادے، یارب العالمین!

یااللہ! پوری دنیا میں مسلمانوں کے حالات درست فرما، یااللہ! ان کے خطوں کو امن وامان عطا فرما، یا قوی! یا عزیز!

یااللہ! ہمارا قیام وصیام قبول فرما۔

یااللہ! ہمیں دنیا و آخرت میں بھلائی عطا فرما، اور ہمیں آگ کے عذاب سے محفوظ فرما۔

یااللہ! ہمارے حکمران کو تیری رہنمائی کے مطابق توفیق عطا فرما، اور ان کے سارے اعمال اپنی رضا کے لئے مختص فرما، اور تمام مسلم حکمرانوں کو تیری کتاب کے نفاذ اور شریعت کو بالا دستی دینے کی توفیق عطا فرما، یاذوالجلال والاکرام! یااللہ! ہماری سرحدوں کی حفاظت فرما، یااللہ! ہمارے سپاہیوں کی مدد فرما، یااللہ! ان کے دلوں کو مضبوط بنا، یاذوالجلال والاکرام!

اللہ کے بندوں!

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

النحل–90

اللہ تعالیٰ تمہیں عدل، احسان اور قرابت داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی، برے کام اور سرکشی سے منع کرتا ہے۔ وہ تمہیں اس لئے نصیحت کرتا ہے کہ تم اسے [قبول کرو] اور یاد رکھو۔

تم عظیم و جلیل اللہ کو یاد کرو وہ تمہیں یاد رکھے گا، اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرو تو وہ اور زیادہ دے گا، یقیناً اللہ کا ذکر بہت بڑی عبادت ہے، تم جو بھی کرتے ہو اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔

(9) پریشانیاں اور دکھ دور کرنے کے وسائل و اسباب

فضیلۃ الشیخ جسٹس حسین بن عبدالعزیز آل الشیخ حفظہ اللہ

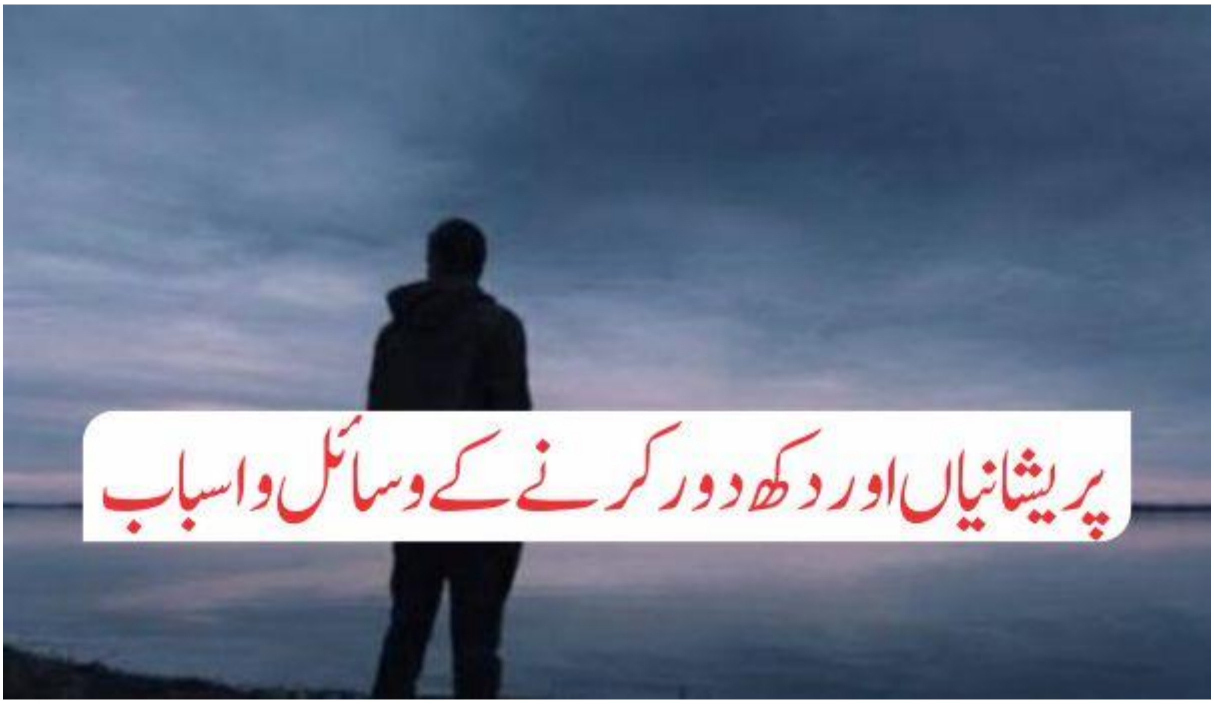

پہلا خطبہ

ابتدا ہو یا انتہا تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ دنیا ہو یا آخرت کہیں بھی اللہ کے سوا کوئی معبودِ بر حق نہیں اور اس کا کوئی شریک نہیں، میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں محمد -صلی اللہ علیہ وسلم- اللہ کے بندے اور چنیدہ رسول ہیں، یا اللہ! ان پر، ان کی آل، اور وفادار صحابہ کرام پر رحمتیں، سلامتی، اور برکتیں قیامت تک نازل فرما۔

حمد و صلاۃ کے بعد: مسلمانوں!

میں تمام سامعین اور اپنے آپ کو تقوی سمیت ظاہری و باطنی ہر اعتبار سے اطاعت الہی کی نصیحت کرتا ہوں، کیونکہ یہی سب سے بڑی سعادت مندی اور عظیم کامیابی ہے۔

اہلیانِ اسلام!

اسلام میں عبادات کے بہت عظیم اہداف اور مقاصد ہیں، چنانچہ فریضۂ حج بھی بہت اہم اہداف اور مقاصد اپنے اندر سموئے ہوئے ہے، لہذا حج بیت اللہ کا سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ لوگ عقیدہ توحید پر ڈٹ کر شرک سے پاک ہو جائیں؛ کیونکہ آیاتِ حج میں اللہ تعالی فرماتا ہے:

حُنَفَاءَ لِلَّهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ

الحج–31

اللہ کے لئے یک سو ہوں اور اللہ کے ساتھ کسی کو شریک مت بنائیں۔

یعنی: حجاج تمام گمراہ ادیان سے کٹ کر دینِ حق کی جانب یکسو ہونے والے، اللہ تعالی کے لئے مخلص اور غیر اللہ کی عبادت سے بالکل بری ہونے والے ہوتے ہیں۔

اسلامی بھائیوں!

مناسکِ حج مسلمان کو یہ سکھاتے ہیں کہ اس کے تمام اقوال، افعال، کام کاج اور چال چلن سمیت سب کچھ ظاہری و باطنی طور پر اللہ تعالی کے لئے ہو،

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا لِيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَى مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ فَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَلَهُ أَسْلِمُوا

الحج–34

ہم نے ہر امت کے لیے مناسک ادا کرنے کا ایک طریقہ مقرر کر دیا ہے تاکہ ہمارے عطا کردہ جانوروں پر وہ اللہ کا نام لیں، اور تمہارا الٰہ صرف ایک ہی الٰہ ہے لہذا اسی کے فرمانبردار بن جاؤ۔

حج کا سب سے بڑا شعار اور نعرہ تلبیہ ہے، جسے لگاتے ہوئے جسمانی اور روحانی، قولی و فعلی ہر اعتبار سے مسلمان اقرار کرتا ہے کہ کامل ترین تعظیم، مکمل عاجزی و انکساری، انتہا درجے کی محبت صرف اللہ تعالی کے لئے ہے، عبادت بھی صرف اسی کے لئے ہے، اسی کے احکامات کی تعمیل ہوتی ہے نیز اسی کی شریعت کے سامنے سرِ تسلیم خم کرتے ہیں۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حجرِ اسود کو بوسہ دیتے ہوئے فرمایا تھا: ''اللہ کی قسم! میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے جو نفع دے سکتا ہے اور نہ ہی نقصان، اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے کبھی نہ چومتا'' یہ حقیقت میں سب کچھ اللہ تعالی کے احکامات ماننے کی عملی صورت ہے۔

اسی طرح سفرِ حج دل میں اللہ تعالی کے لئے اخلاص، اطاعت، محبت، خشیت اور اسی سے ثواب کی امید ٹھوس بناتا جاتا ہے، اس طرح حج دلوں میں ایمان کی تجدید کرتا ہے، روح میں عقیدہ توحید پختہ کرتا ہے، چنانچہ ہر حاجی اپنے رب سے ہی لو لگاتا ہے، صرف اسی سے مانگتا ہے، اسی سے دعائیں کرتا ہے، کیونکہ حاجی کو اس بات کا یقین ہوتا ہے کہ حاجت روائی اور مشکل کشائی صرف اللہ تعالی ہی کر سکتا ہے۔

اللہ کے بندو!

حج کا اہم ترین عنصر یہ ہے کہ پورے حج میں آپ ذکرِ الٰہی اور ثناخوانی میں مشغول رہیں، حج کے کسی بھی رکن کو ادا کرتے ہوئے اللہ تعالی کے سامنے عاجزی اور انکساری کا اظہار کریں، اس طرح جو بھی حاجی واپس لوٹتا ہے وہ صرف اللہ تعالی کا تعلق ساتھ لے کر جاتا ہے، اپنا سب کچھ اللہ کے سپرد کر دیتا ہے، اپنی پوری زندگی میں اللہ تعالی کی ہر بات تسلیم کرنے کا اقرار کرتا ہے اور تمام معاملات تعلیماتِ الٰہیہ کی روشنی میں بجالانے کی کوشش کرتا ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

فَإِذَا أَفَضْتُمْ مِنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللَّهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَاذْكُرُوهُ كَمَا هَدَاكُمْ

البقرة–198
جب تم عرفات سے واپس آؤ تو مشعر الحرام [مزدلفہ] پہنچ کر اللہ کو اس طرح یاد کرو جیسے اس نے تمہیں ہدایت دی ہے۔

اسی طرح فرمایا:

ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ

البقرة–199
پھر وہاں سے واپس آؤ جہاں سے سب لوگ لوٹتے ہیں اور اللہ سے بخشش مانگتے رہو، اللہ تعالی یقینا بڑا بخشنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اسی طرح اللہ تعالی کا فرمان ہے:

فَإِذَا قَضَيْتُمْ مَنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَذِكْرِكُمْ آبَاءَكُمْ أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا

البقرة–200
پھر جب تم ارکانِ حج ادا کر لو تو اللہ تعالی کا ذکر کرو جس طرح تم اپنے باپ دادا کا ذکر کیا کرتے تھے بلکہ اس سے بھی زیادہ اللہ کا ذکر کرو۔

اسی طرح عقیدہ توحید کے سب سے بڑے معلّم ﷺ کا فرمان ہے: (افضل ترین حج وہ ہے جس میں عج اور ثج [قربانی] ہو) یہ حدیث اہل علم کے ہاں حسن ہے، اور "عج" بلند آواز میں تکبیرات اور عقیدہ توحید پر مشتمل تلبیہ پر بولا جاتا ہے۔

اسی طرح نبی ﷺ نے فرمایا: (بیت اللہ کا طواف، صفا مروہ کے درمیان سعی اور جمرات کی رمی ذکر الہی کے لئے ہی شریعت میں شامل کی گئی ہیں) اسے ترمذی اور حاکم نے صحیح قرار دیا ہے اور امام ذہبی نے امام حاکم کی موافقت کی ہے۔

اہلیانِ ایمان!

حج ایک بہت عظیم شعار ہے جو کہ پوری امت کو اللہ تعالی کے ہاں معزز اشیا کی عظمت یاد دلاتا ہے، شریعتِ الہی پر کاربند رہنے اور اسی پر چلنے کی تلقین کرتا ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ

الحج–32

اور جو بھی شعائرِ الہی کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کے تقوی سے تعلق رکھتی ہے۔

اس لیے اے امت محمدیہ!

امت کو موجودہ حالات سے نجات بھی صرف اسی صورت میں ملے گی جب ہم مذکورہ شرعی اقدار اپنی زندگی میں لاگو کر لیں گے، جب اپنے تمام معاملات میں صحیح نظریات، درست منہج اور اچھے طریقہ کار پر چلیں گے، تبھی امت کو غلبہ، رعب، عالی شان رتبہ اور خوش حالی حاصل ہو گی۔

امت اسلامیہ!

عبادتِ حج سے پوری امت کو یہ بات سیکھنی چاہیے کہ تمام دینی عبادات کا سب سے بڑا مقصد مشرق سے مغرب تک کے تمام مسلمانوں کے مابین ایمانی وحدت اور اسلامی اخوت کا قیام ہو، اس اخوت میں قوم، نسل اور علاقائیت کی کوئی اہمیت نہیں ہو گی بلکہ اخوت کی وجہ سے دینی و دنیاوی امور بہترین انداز سے سنور سکتے ہیں

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ

الحجرات–10

یقیناً تمام مومنین آپس میں بھائی ہیں۔

امت اسلامیہ کے سپوتوں کو یہی بات یاد کرواتے ہوئے آپ ﷺ فرماتے ہیں: (تم میں سے کوئی اس وقت تک کامل ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک اپنے بھائی کے لئے وہی پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے کرتا ہے) متفق علیہ

یہاں سے بات واضح ہوتی ہے کہ اس امت کے چند افراد کا کردار دینِ اسلام سے میل نہیں کھاتا اور نہ ہی دینی اقدار ان کی تائید کرتی ہیں؛ کیونکہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک مسلمان اپنے ہی بھائی کو کافر قرار دے، اس کا خون بہائے؟ آبروریزی اور لوٹ کھسوٹ کرے؟! حالانکہ سب کے سب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے والے ہیں!؟

امت اسلامیہ کے سپوتوں!

کیا اب بھی اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی بات تسلیم نہیں کروگے؟! کیا اب بھی آپ شرعی مقاصد اور اسلامی اقدار کے مطابق عمل پیرا ہونے کے لئے تیار نہیں ہوں گے؟! آپ سب حج سے ایسی تربیت حاصل کریں جن کی وجہ سے دشمنانِ اسلام کی تمام منصوبہ بندیاں غارت ہو جائیں، یہ انہوں نے امت کا شیرازہ بکھیرنے، اس کا وقار خاک میں ملانے، امت کو ٹکڑوں میں بکھیرنے، اور صفوں میں انتشار پیدا کرنے کے لئے کی ہیں، انہی منصوبہ بندیوں کی وجہ سے سنگین آزمائشیں اور لمبی چوڑی خرابیاں پیدا ہو چکی ہیں۔

شیطان کے بہکاوے میں آنے والے امت محمدیہ کے لوگو! موسمِ حج سے کچھ سیکھو، اس حج پر اللہ تعالی سے توبہ مانگ لو، اور وقت ہاتھ سے نکلنے سے پہلے راہِ راست پر آجاؤ، اس سے پہلے کہ تمہیں اللہ تعالی کے سامنے پیش کر دیا جائے!

مسلم اقوام!

سعودی حکومت حجاج کی خدمت کا شرف حاصل کرتی ہے، اور اسے اپنے لیے دینی فریضہ اور دنیاوی اعزاز سمجھتی ہے، اور اس فریضے کی ادائیگی میں ہر قیمتی اور نفیس چیز خرچ کرتی ہے صرف اس لیے کہ رحمان کے مہمان اور مسجد نبوی کے زائرین کو ہمہ قسم کی راحت و سکون میسر ہو۔

اللہ تعالی کی عظمت کا اقرار کرنے والے تمام مسلمانوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ ان مقدس مقامات کی تعظیم کریں، اور کتاب و سنت و اجماعِ امت سے ثابت شدہ ان کے احترام کو پامال مت کرے، مسلمانوں کو اپنے دیگر بھائیوں کی سلامتی کا خیال بھی ضروری کرنا چاہیے؛ کیونکہ ضیوف الرحمن کو اذیت پہنچانا، یا ان کے بارے میں منفی سوچ رکھنا یا اذیت پہنچانے کا ارادہ کرنا انتہائی کبیرہ اور مہلک ترین گناہ ہے

وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ

الحج–25

اور جو بھی اس میں کسی قسم کے ظلم کے ساتھ کسی کج روی کا ارادہ کرے گا ہم اسے دردناک عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔

مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ:

ہر ایسے نظام کی پاسداری کریں جن سے مسلمانوں کے لئے مقاصدِ حج حاصل کرنا آسان ہو یا جن کے ذریعے مسلمانوں کو نقصان سے بچایا جا سکے، چنانچہ اسی نظام میں حج کے لئے اجازت نامہ حاصل کرنا بھی شامل ہے، اس نظام کی پاسداری کی دلیل یہ ہے کہ نیکی اور تقوی کے کاموں میں باہمی تعاون واجب ہے، نیز جس چیز کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ تعالی کے ہاں بھی اچھی ہوتی ہے، اس لیے کسی بھی مسلمان کے لئے اجازت نامے کے معاملے میں ہیرا پھیری یا سستی کوتاہی سے کام لینا صحیح نہیں ہے؛ کیونکہ اجتماعی مفاد کو انفرادی مفاد پر ہمیشہ ترجیح دی جاتی ہے، حتی کہ نفل عبادات میں بھی اجتماعی مفاد کو ترجیح حاصل ہوتی ہے، اور مقاصد شریعت بھی اس کی تائید کرتے ہیں، مسلم علمائے کرام نے بھی اسی رائے کو قلم بند کیا ہے۔

اسلامی بھائیوں!

حج انسانی روح کے لئے تہذیب، بری صفات سے دوری اور مسلمان کے لئے دین و دنیا میں نقصان کا باعث بننے والی چیزوں سے پاکیزگی کا ذریعہ ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ

البقرۃ–197

جو بھی ان مہینوں میں حج کا پختہ ارادہ کر لے تو حج میں بیہودگی، فسق اور لڑائی جھگڑا نہ کرے۔

اور آپ ﷺ کا فرمان ہے: (جو شخص اس گھر کا حج کرے اور اس میں کسی بیہودگی یا فسق کا ارتکاب نہ کرے تو وہ گناہوں سے پاک صاف ہو کر ایسے لوٹتا ہے جیسے اس کی ماں نے اسے آج ہی جنم دیا ہو)

چنانچہ تمام مسلمانوں کو اس عبادت کے مقاصد سیکھنے چاہییں، نیز اپنی زندگی کو انہی مقاصد کی روشنی میں استوار کریں۔

اللہ تعالی ہمیں توفیق دے اور رضائے الہی کے کام کرنے کے لئے ہماری رہنمائی فرمائے۔

دوسرا خطبہ

میں اپنے رب کی حمد بیان کرتا ہوں اور اسی کا شکر بجالاتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی محمد اُسکے بندے اور رسول ہیں، اللہ تعالی آپ پر، آپ کی آل، اور صحابہ کرام پر رحمتیں، برکتیں، اور سلامتی نازل فرمائے۔

امت اسلامیہ!

امت اسلامیہ کامیابی اور کامرانی اسی وقت پاسکتی ہے، خوشحالی، فلاح وبہبود اور امن وامان اسی وقت حاصل کرسکتی ہے جب شریعتِ الٰہی پر گامزن ہو گی، جب کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کو دستور، آئین اور زندگی کے تمام شعبوں کے لئے قانون بنائے گی، اس لیے امت اسلامیہ نبی ﷺ کے حجۃ الوداع کے خطبہ کو سیاست وتعلقات، معاشیات سمیت تمام امور کے لئے مشعل راہ بنائے، تبھی یگانگت پیدا ہو گی، خوشحالی آئے گی، تعمیر وترقی کے زینے عبور ہوں گے، وگرنہ امت اسلامیہ نے لوگوں کے بنائے ہوئے قوانین اور خودساختہ دستوروں کا نفاذ کرکے تجربہ کرہی لیا ہے کہ ان کی وجہ سے امت ہمیشہ خسارے، گھاٹے، تکلیفوں اور آزمائشوں میں گھری رہے گی۔ اللہ تعالی ہمیں عمل کی توفیق دے۔

اللہ تعالی نے ہمیں بہت ہی عظیم کام کا حکم دیا ہے اور وہ ہے نبی کریم پر درود وسلام پڑھنا، یا اللہ! ہمارے سربراہ اور نبی محمد -ﷺ- پر رحمتیں، برکتیں، سلامتی اور نعمتیں نازل فرما، یا اللہ! خلفائے راشدین، تمام صحابہ کرام اور تابعین کرام سے یوم قیامت تک راضی ہو جا۔

یا اللہ! اسلام اور مسلمانوں کی غلبہ نصیب فرما، یا اللہ! مسلمانوں کو صرف تیری رضا کا باعث بننے والے کام کرنے کی توفیق عطا فرما، یا اللہ! مسلمانوں کو صرف تیری رضا کا باعث بننے والے کام کرنے کی توفیق عطا فرما، یا اللہ! مسلمانوں کو صرف تیری رضا کا باعث بننے والے کام کرنے کی توفیق عطا فرما۔

یا اللہ! حجاج اور معتمرین کی حفاظت فرما، یا اللہ! انہیں اپنے اپنے علاقوں میں صحیح سلامت اور ڈھیروں اجر وثواب کے ساتھ واپس پہنچا۔

یا اللہ! ہمارے حکمرانوں کو تیرے پسندیدہ کام کرنے کی توفیق عطا فرما، یا اللہ! مملکت حرمین اور دیگر تمام مسلم ممالک کی حفاظت فرما، یا اللہ! فلسطین، یمن، شام، عراق، کشمیر، برما، لیبیا اور پوری دنیا میں ہمارے بھائیوں پر رحمت فرما، یا اللہ! ان پر اپنا خصوصی کرم فرما، یا اللہ! ان کی مشکلات ختم فرما دے، یا اللہ! ان کی جانوں کی حفاظت فرما، یا اللہ! ان کی جانوں کی حفاظت فرما، یا اللہ! ان کی جانوں کی حفاظت فرما، یا اللہ! ان کی پریشانیاں چھٹ دے، یا اللہ! ان کے تمام معاملات آسان فرمادے۔

یااللہ ! اسلام دشمنوں پر اپنی پکڑ نازل فرما، وہ تجھے عاجز نہیں کر سکتے، یااللہ ! ان میں پھوٹ ڈال دے، یااللہ ! انہیں تباہ بر باد فرمادے، یااللہ ! انہیں عبر تناک علامت بنادے، یااللہ ! انہیں ان کی آنے والی نسلوں کے لئے عبر تناک علامت بنادے، یاذوالجلال والاکرام ! یااللہ ! ان پر اپنا عذاب اور پکڑ نازل فرما، یااللہ ! ان پر اپنا عذاب نازل فرما۔

یااللہ ! مسلمانوں سے تمام مصائب کے چھٹ جانے کا حکم جاری فرما، یااللہ ! یاذوالجلال والاکرام ! مسلمانوں سے تمام مصائب کے چھٹ جانے کا حکم جاری فرما، یاذوالجلال والاکرام !

یااللہ ! تمام مسلمان مرد وخواتین، تمام مؤمن مرد وخواتین کو بخش دے، فوت شدگان اور بقید حیات تمام کی مغفرت فرمادے۔ اللہ کے بندو ! اللہ کا ڈھیروں ذکر کرو، اور صبح وشام اسی کی تسبیح بیان کرو، ہماری آخری دعوت بھی یہی ہے کہ تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لئے ہیں۔

(10) مسلم ممالک میں امن اور ہماری ذمہ داریاں

فضیلۃ الشیخ جسٹس صلاح بن محمد البدیر حفظہ اللہ

پہلا خطبہ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں بہت اعلی اور بلند شریعت دی ہے، آسانی اور سہولت اس کا شعار ہے، رحمت وشفقت اس کا عنوان ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، یہ گواہی توحید پرستوں کے دلوں میں بہت عظیم گواہی ہے، اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی سیدنا محمد اس کے بندے اور رسول ہیں، اللہ تعالی نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر ایسی شریعت کے ساتھ بھیجا جو کہ دین حنیف ہے اور اپنے ماننے والوں کی ضروریات کا اسے اچھی طرح ادراک ہے، آپ ہمیشہ اسی شریعت کی دعوت دیتے رہے، نیز اسی شریعت کے دلائل سے اس کا خوب دفاع بھی کیا، اس شریعت کے قطعی اصولوں کے ذریعے اس کا تحفظ بھی یقینی بنایا، اللہ تعالی آپ پر، آپ کی اولاد اور صحابہ کرام پر رحمتیں اور سلامتی نازل فرمائے۔

حمد وصلاۃ کے بعد: مسلمانوں!

اللہ تعالی ڈرو، اللہ کا ڈر سب سے بڑی نیکی ہے اور اسی کی اطاعت سے شان بلند ہوتی ہے

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ

البقرۃ–194

اے ایمان والو! اللہ سے کماحقُہ ڈرو اور تمھیں موت آئے تو صرف اسلام کی حالت میں۔

مسلمانوں!

اللہ کا شکر ادا کرو نعمتوں اور عنایات پر، اسی کی حمد بیان کرو کہ اس نے تم سے مصیبتیں اور آزمائشیں ٹال رکھی ہیں، اپنے ارد گرد لوگوں سے عبرت حاصل کرو کہ کتنے ملکوں میں اختلافات بپا ہوئے اور حکومتی گرفت کمزور ہوگئی جس کی وجہ سے قانون کی ہیبت جاتی رہی، حکومت اور قومیت کچھ بھی باقی نہ رہا، آخر کار خانہ جنگی شروع ہوگئی اور یکجہتی کے تار پور بکھر گئے، امن سبوتاژ ہوگیا۔ جب امن تباہ ہو جائے تو یہ بہت گراں گزرتا ہے، پھر دوبارہ امن قائم کرنا مشکل ہو جاتا ہے، بجھے ہوئے فتنوں کو خبیث ہی ہوا دیتا ہے، فتنوں کی قیادت غدار کرتے ہیں اور ظالم ہی فتنے پیدا کرتے ہیں۔

فتنوں میں ملوّث ہونے سے فتنے مزید بار آور ہوتے ہیں، دوسروں کو ساتھ ملانے پر فتنوں کی افزائش ہوتی ہے اور تشہیر پر مزید پروان چڑھتے ہیں۔

بے کار شخص کا کیا ہدف ہو سکتا ہے؟ صرف یہی کہ لوگوں کو انقلاب، مظاہروں، دھرنوں، بغاوت اور حکمرانوں کے خلاف اکسایا جائے؟ حالانکہ حالات وواقعات یہ چیز ثابت کر چکے ہیں کہ ملکی قیادت اور حکمرانوں کے خلاف بغاوت تمام فتنوں، مشکلات اور بلاؤں کی جڑ ہے، چنانچہ اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (تم میرے بعد خود غرضی دیکھو گے، تم صبر کرنا یہاں تک کہ تم مجھے حوض پر ملو) متفق علیہ

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''خود غرضی کا مطلب یہ ہے کہ: دنیاوی امور میں صرف اپنے مفاد کو مقدم رکھا جائے گا، تم پھر بھی ان کی بات سننا اور اطاعت کرنا چاہے حکمران خود غرض ہی کیوں نہ ہو اور تمہارا حق تمھیں نہ دے''۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''جو بھی حکمرانوں کے خلاف بغاوت کرے تو اس بغاوت سے پیدا ہونے والی خرابی فائدے سے کہیں بڑی ہوتی ہے''۔

اسی طرح عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہتے ہیں: ''بیٹا! منصف حکمران تو موسلا دھار بارش سے بھی بہتر ہے، جبکہ دائمی ہنگاموں سے ظالم حکمران بہتر ہے''۔

فتنے عقل کو امتحان میں ڈال دیتے ہیں اور انسانی جہالت عیاں کر دیتے ہیں۔

جس وقت فتنوں کی وجہ سے خانہ جنگی شروع ہو جائے اور لوگ ہنگامہ آرائی پر اتر آئیں تو خواب بھی چکنا چور ہو جاتے ہیں، قدم پھسل جاتے ہیں، علم و حلم سے مزین اور گناہ و زیادتی سے بچنے والوں کے علاوہ سب کی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔

زبان پر لگام اور ہتھیار کی زبان بیوقوفوں کو خاموش کرواتی دیتی ہیں جبکہ علم جہالت مٹاتا ہے، اور دانشمندی فتنوں کا سد باب کرتی ہے۔

حُلُومَكُمْ يَاقَوْمُ لَاتَعْزِبُنَّهَا

وَلَاتَقْطَعُوْا أَرْحَامَكُمْ بِالتَّدَابُرِ

لوگو! بردباری مت چھوڑنا اور نہ ہی بے رخی کرتے ہوئے رشتے توڑنا۔

مسلمانوں! جب چیخ وپکار شروع ہو، خوب دنگے اور فساد ہونے لگیں، کہرام مچ جائے، مظاہرے اور انقلاب برپا ہوں تو ان حالات کو سب سے پہلے اسلام دشمن قوتیں ہی اپنے مفاد کیلیے استعمال کرتی ہیں، ان کی سیاست ہی اس بنیاد پر کھڑی ہے کہ مسلمانوں کے حقوق پامال کئے جائیں، مسلمانوں کی املاک ہڑپ کی جائیں، مسلم ممالک پر مسلح چڑھائی کر کے ان کی معیشت تباہ کر دی جائے، مسلمانوں کی دولت لوٹ لی جائے، اور مسلم علاقوں میں افراتفری پھیلائی جائے، صرف اس لیے کہ اپنے مذموم مقاصد میں کامیاب ہو سکیں اور اہداف حاصل کر سکیں۔

عدل اور مبنی بر عدل قوانین واحکام کوئی بھی ایسی قوت قائم نہیں کر سکتی جو ظلم واستبداد کے گڑھے میں گری ہوئی ہو جو اپنی قوت پر گھمنڈ کی وجہ سے دھوکے میں پڑی ہوئی ہو۔

حقیقی طور پر عدل ورحمت سے کام لینے والوں اور جابر و ظالم حکمرانوں کے دعوے یکساں نہیں ہو سکتے جنہوں نے اپنے آپ کو پوری دنیا کے ٹھیکے دار، حقوق کے محافظ، امن وسلامتی کے نقیب بنایا ہوا ہے۔

امن وسلامتی کا پاسبان وہ کیسے ہو سکتے ہیں جو انقلاب اور بغاوت کے ہمنوا ہوں، جو جنگیں اور ہنگامے برپا کرنے میں ملوث ہوں، غداروں کی پشت پناہی کریں، جن کا ماضی قوت، مال و دولت اور استحکام سے مالا مال شاندار حکومتوں کے خلاف جنگوں سے بھرپور ہو۔

موجودہ تمام اقوام اور سلامتی کونسل نے اس بات پر زور تو دیا ہے کہ امن وسلامتی یقینی بنائی جائے لیکن لگتا ایسے ہے کہ انہوں نے امن وسلامتی کو زندہ درگور کرنے اور اس کے خاتمے کا عزم کیا ہے!!

سلامتی کے قیام کے لئے لکھی جانے والی دستاویزات پانی پر تحریر کی طرح ہیں اور شجرِ دھوکا وفراڈ کے پتوں پر لکھا نوشتہ ہے۔

كَمْ لِلسَّلَامِ مَوَاثِقاً عَبَثَتْ بِهَا

رِيحُ السِّيَاسَةِ شَمْأَلًا وَ جَنُوبًا

سلامتی کے کتنے ہی معاہدوں کے ساتھ سیاست کی اندھیری نے کھلواڑ کیا کبھی اسے شمال تو کبھی جنوب کی جانب گرادیا۔

إِنْ تَكْتُبُوا لِلسِّلْمِ عَهْداً فَاجْعَلُوا

مَعَ الثَّكَالَى بِالْمِدَادِ مَشُوبًا

اگر تم سلامتی کا کوئی معاہدہ تحریر کرنے لگو تو اس کی روشنائی میں اجڑی ہوئی گود والی ماؤں کے آنسو بھی شامل کرلینا۔

أَوْ فَانْقُشُوا بِدَمِ الضَّحَايَا خَطَّهُ

وَتَذَكَّرُوا يَوْماً قَضَوْهُ عَصِيبًا

یا جان کی قربانی دینے والوں کے خون سے اسے تحریر کرنا اور وہ دن یاد رکھنا جو انہوں نے سخت کرب اور تکلیف میں گزارا تھا۔

صُوغُوا عَدْلًا لِلْبَرِيَّةِ شَامِلًا

لَا مَرْتَعًا لِلْأَقْوِيَاءِ خَصِيبًا

ایسا عادلانہ معاہدہ تحریر کرو جو سب کے لئے ہو، محض طاقتور کے لئے زرخیز میدان مت تیار کرنا!!۔

امن وسلامتی کے جھوٹے پاسبانوں! سلامتی مفاد پرستی میں گم ہوچکی ہے، تمہاری پاسبانی میں سلامتی معدوم اور جھوٹ بن چکی ہے۔

اپنی عیش پرستی کی آوازیں دھیمی رکھو مبادا بھوکے، بے گھر اور جلاوطن افراد خواب سے بیدار ہوجائیں!!

جس عیاشی میں تم مست ہو اس کی جھنکار پست رکھو مبادا مکانو، گھروں اور ہسپتالوں کے ملبے تلے گمشدہ بچوں کے خواب ٹوٹ جائیں!!۔

سنیوں کو ہدف بنا کر ان کی حکومت، قیادت، بااثر شخصیات، علمائے کرام، ان کی دولت، معیشت تباہ کرنا، سنی علاقوں کا محاصرہ کر کے مساجد، جامع مساجد اور اسکولوں کو نشانہ بنانا تمام مسلمانوں کے خلاف منظم دہشت گردی ہے، بلکہ یہ جنگی جرائم کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے اپنے علاقے اور وطن میں انسانی حقوق کی پامالی اور ان کا استحصال بھی ہے۔

مسلمانوں!

مسلمانوں کی صفوں میں واضح دراڑیں، شگاف اور رخنے موجود ہیں، ہر شخص کی الگ رائے اور فکر ہے، مسلمان فرقوں اور گروہوں میں بٹے ہوئے ہیں، ہر فرقے کی الگ نیت ہے، ہر گروہ اپنے مقاصد کے لئے کام کرتا ہے اور ہر جماعت کا اپنا مسلک ہے، سب ایک دوسرے کو نیچا دکھانے اور باہمی نفرت پھیلانے میں لگے ہوئے ہیں۔ ہمیں مسلمانوں میں صرف سخت دھمکیاں ہی سنائی دیتی ہیں نیز تشدد اور سختی دکھائی دیتی ہے، ہر کوئی اپنے پاؤں پر کلہاڑی چلا رہا ہے، اور اپنا غصہ مسلمان بھائی پر نکال رہا ہے۔

امت کو کبھی بھی ایسا شخص اتحاد اور یگانگت نہیں دے سکتا جو جاہل ہو، اختلافات کو ہوا دے اور انہیں بھڑکائے، تشدد اور سختی کے ذریعے دین سے متنفر کرے، فحش گوئی کے ذریعے لوگوں سے زیادتی کرے، انہیں گالیاں نکالے، یا دشمنی پیدا کرے، دلوں میں نفرت اور صفوں میں شگاف ڈالے، یا خود باتیں گھڑ کر دین کی صورت میں پیش کرے اور سمجھ بوجھ اور حدیث کے بغیر ہی فتوی جھاڑے، اور بدعات و خرافات میں مبتلا ہو کر گمراہ رہے۔

فروعی اور فقہی مسائل میں اختلاف عداوت کا باعث نہیں بننا چاہیے، فروعی اختلاف کی وجہ سے باہمی اتحاد، اتفاق میں رخنے نہ پڑیں اور نہ ہی مخالف کو بدعتی، فاسق، یا کافر قرار دیں، تاہم مسلمان پر یہ واجب ہے کہ حق کی جستجو میں لگا رہے اور صرف اسی بات کو تسلیم کرے جس پر قرآن کریم یا حدیث نبوی سے دلیل ملے چاہے وہ اس کے استاد یا اس کے اپنے فقہی مذہب سے متصادم ہو، لہذا اس بات کی کوئی گنجائش نہیں ہے کہ اس قسم کے مسائل میں اختلاف کو تنازعات، جھگڑے، ناچاقی اور گروہ بندی کا ذریعہ بنائیں، سلف صالحین میں بہت سے مسائل کے اندر اختلاف تھا لیکن اجتہادی مسائل میں کوئی بھی ایک دوسرے پر قدغن نہیں لگاتا تھا، بلکہ ان کے دل فراخ تھے، امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''کیا ایسا ممکن نہیں ہے کہ ہم بھائی بھائی رہیں اگرچہ متنازعہ مسئلہ میں ہمارا اتفاق نہ بھی ہو!؟''

کوئی بھی قول یا عمل سنت سے متصادم ہو یا اجماع سے ٹکراتا ہو تو اس سے روکنا واجب ہے، جبکہ کسی بھی مسئلے میں واضح سنت یا اجماع نہ ہو لیکن اس میں اجتہاد کی گنجائش ہو تو پھر اس سے نہیں روکا جائے گا چاہے وہ شخص اپنے اجتہاد کی وجہ سے اس پر عمل کر رہا ہوں یا کسی کے مسئلہ بتلانے کی بنیاد پر۔

قرآن و سنت کی نصوص سے متصادم فتوی دینا جائز نہیں ہے، اگر کوئی دے تو اس مجتہد کی رائے کالعدم ہو جائے گی اور اس کی بات ماننا حرام ہو گا؛ اس لیے کہ اس سے مجتہد کی بات کو شریعت پر مقدم کرنا لازم آتا ہے، جو کہ حرام ہے۔

یہ کوئی عقل ودانش والی بات نہیں ہے کہ سنی مذاہب کے درمیان اختلافات کو ہوادی جائے،اور[دوسری جانب]سنیوں کے دشمن امت کو نقصان پہنچانے کے درپے ہوں، حالانکہ دشمن اور ظالم قوتیں بلاواسطہ یابالواسطہ باہمی تعاون پر متحد ومتفق ہیں،قرآن کریم میں ہے کہ:

وَلَاتَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ

الانفال–46

تنازعات میں مت پڑو، وگرنہ پھسل جاؤ گے اور تمہاری ہوا تک اکھڑ جائے گی۔[الأنفال:46] تنازعات سے ناکامی اور نامرادی ملتی ہے نیز دشمن غالب آتا ہے۔

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:(سب کا خون مسلمانوں[دیت اور قصاص میں] برابر ہے، کوئی ادنی مسلمان بھی کسی کو امان دے دے تو اسے تسلیم کیا جائے گا، دور افتادہ علاقے میں رہنے والا مسلمان کسی کو پناہ دے دے تو وہ بھی ماننی ہوگی،اور مسلمان غیروں کے خلاف یک جان ہیں)ابوداود

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کا فرمان ہے:(جو ہماری طرح نماز پڑھے، ہمارے قبلے کی جانب رخ کرے، ہمارا ذبیحہ کھائے تو یہی وہ مسلمان ہے جس کے لئے اللہ اور اس کے رسول کی جانب سے امان ہے، خیال کرنا اللہ کی جانب سے ملی ہوئی امان کو توڑ مت دینا) بخاری

جبکہ عقیدے پر تمام صحابہ کرام کا اتفاق تھا، صحابہ کرام کے مابین عقیدے سے متعلق کوئی اختلاف یا تنازعہ نہیں تھا،سب اس بات کے قائل تھے کہ جو کچھ بھی کتاب وسنت میں ہے ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں۔

صحابہ کرام کی یہ عادت تھی کہ وہ بدعات اور نت نئے غیر شرعی طریقوں کے ذریعے عبادت کرنے سے منع فرماتے تھے، جن بدعات سے بچنا ضروری ہے ان میں: قبروں کا طواف کرنا، قبروں پر جانور ذبح کرنا، مردے کے لئے نذر ماننا، مردوں سے مدد طلب کرنا،اسی طرح اولیا اور صالحین کی شان میں غلو کرتے ہوئے ان کے سامنے رکوع کرنا، جھکنا، انہیں سجدے کرنا، ان کے تھوک یا جسم سے برکت حاصل کرنا شامل ہے، حالانکہ ان کے جسم سے برکت لینے کو حبیب ومحبوب رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں آپ کے جسم سے تبرک لینے پر قیاس کرنا ہر اعتبار سے باطل ہے، کس عقل یا نص کی بنا پر کسی بھی عالم یا ولی کو چاہے وہ کتنا ہی عبادت گزار کیوں نہ ہو سید البشر نبی ﷺ پر کیسے قیاس کیا جا سکتا ہے؟!

انہی بدعات میں: مسجد وغیرہ میں ذکر کرتے ہوئے ناچنا، اچھلنا، کودنا، گھومنا اور ہیجان انگیز حرکتیں کرنا بھی شامل ہے، یہ ایسی بدعات ہیں جس میں کچھ مسلمان جہالت یا کسی کے پیچھے لگنے کی وجہ سے مبتلا ہیں، ان تمام چیزوں سے روکنا ضروری ہے لیکن روکنے کے لئے حکمت، اچھا انداز گفتگو، اور ایسا طریقہ اپنائیں جس سے آپ ہدف پالیں، اور کسی قسم کی خرابی پیدا نہ ہو۔

جو شخص کسی بدعت یا باطل کام میں ملوث ہو تو اس پر حق کی جانب رجوع واجب ہے، کیونکہ حق کی جانب رجوع باطل پر اڑے رہنے سے بہتر ہے۔

امت میں اتحاد و اتفاق سلف صالحین کے فہم کے مطابق کتاب و سنت سمجھنے سے ہی پیدا ہو گا۔

قول عمل کے بغیر درست نہیں ہو سکتا، قول و عمل نیت کے بغیر درست نہیں ہو سکتے اور قول و عمل سمیت نیت صرف سنت پر عمل کرنے سے ہی درست ہو گی۔

یااللہ ! ہماری رہنمائی فرما، اور ہمیں ہمارے نفس کے شر سے محفوظ فرما، میں اپنے گناہوں کی بخشش اللہ تعالی سے چاہتا ہوں تم بھی اسی سے بخشش مانگو، بیشک وہ رجوع کرنے والوں کو بخشنے والا ہے۔

دوسرا خطبہ:
ہمہ قسم کی حمد اللہ کے لئے ہے، جو پناہ طلب کرنے والوں کو پناہ دیتا ہے، میں اس اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہ ہونے کی گواہی دیتا ہوں جو بیماریوں سے مایوس ہونے والوں کو شفا دیتا ہے، اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں، اتباعِ سنت نبوی کرنے والا ہی کامیاب و کامران اور ہدایت یافتہ ہو گا، اور نافرمانی کرنے والے کا گمراہی و تباہی مقدر ہو گی، اللہ تعالی اُن پر، ان کی آل، اور صحابہ کرام پر ڈھیروں رحمتیں، سلامتی، اور برکتیں نازل فرمائے۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

مسلمانوں ! تقوی الہی اختیار کرو، اور اسے اپنا نگہبان جانو، اسی کی اطاعت کرو، اور نافرمانی مت کرو

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ

التوبة–119
اے ایمان والو ! تقوی الہی اختیار کرو، اور سچے لوگوں کے ساتھ رہو۔

مسلمانوں !

سوشل میڈیا پر ٹویٹ کرنے والے ایسے لوگوں سے بچو جن کی تحریروں سے پاگل پن، جن کے ویڈیو کلپس کے ذریعے بیوقوفی چھلکتی ہے، انہوں نے کتنا ہی دنگا اور فساد بپا کیا، جھوٹ اور الزامات کا بازار گرم کیا، غلط اور سراسیمگی سے بھرپور باتیں کیں، ویسے سوشل میڈیا پر الا ماشاء اللہ عقلمند کم ہی ہیں ہے۔

سوشل میڈیا اس وقت ہر کس و ناکس کا میدان ہے، شہرت پسندی انہیں یہاں تک کھینچ لائی ہے، ناموری کی چاہت انہیں مزید شوق دلاتی ہے، فالورز کی کثیر تعداد انہیں دھوکے میں ڈال چکی ہے اور وہ یہ سمجھنے لگے ہیں کہ کوئی بھی ان سے آگے نہیں بڑھ سکتا اور نہ ہی کوئی ان کا قائم مقام بن سکتا ہے، لیکن اگر انسان گم سم ہو، کوئی اسے تلاش کرنے والا نہ ہو، ایسا مفلوس الحال ہو جسے دروازے سے بھی دھتکار دیا جائے تو یہ اس کے لئے اس بات سے بہتر ہے کہ وہ باطل اور برائی میں مشہور ہو۔

ذرائع ابلاغ میں کام اور ٹویٹ کرنے والوں!

اپنے دین اور ملک مملکت سعودی عرب کا دفاع کرو، اپنی قلموں کو امن، استحکام، اتحاد، یگانگت مستحکم بنانے کے لئے استعمال کرو، اور ایسے تمام امور سے بازرہو جو فتنے، فساد، افراتفری، ہنگامے اور بیوقوفانہ اقدامات کا باعث بنے، کسی بات کو کہنے یا کرنے سے پہلے اس کی تصدیق لازمی کرلو۔

احمد الہادی، شفیع الوری، نبی ﷺ پر بار بار درود و سلام بھیجو، جس نے ایک بار درود پڑھا اللہ تعالی اس کے بدلے میں اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔

یا اللہ! اپنے بندے اور رسول محمد پر درود و سلام نازل فرما، ! تمام صحابہ کرام اہل بیت اور تابعین و تبع تابعین سے راضی ہو جا، اور ان کے کیساتھ ساتھ ہم سے بھی راضی ہو جا، یا کریم! یا وہاب!

یا اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ عطا فرما، یا اللہ! شرک اور مشرکین کو ذلیل ورسوا فرما، دین دشمنوں کو تباہ و برباد فرما، یا اللہ! ہمارے ملک کو امن و امان کا گہوارہ بنا اور تمام مسلم ممالک کو امن و سکون عطا فرما۔

یا اللہ! ہمارے حکمران کو تیرے پسندیدہ اور تیری رضا کا باعث بننے والے کام کرنے کی توفیق عطا فرما، اور نیکی و تقوی کے کاموں کے لئے ان کی رہنمائی فرما، یا اللہ! تمام مسلم حکمرانوں کو تیری شریعت اور سنت نبوی کے نفاذ کی توفیق عطا فرما، یارب العالمین!

یا اللہ! حلب اور شام میں ہمارے مسلمان بھائیوں کی مدد فرما، یا اللہ! کمزوروں پر رحم فرما، یا اللہ! انہیں قتل کرنے والوں کے خلاف تو اعلان جنگ فرما، یا اللہ! انہیں قتل کرنے والوں کے خلاف تو اعلان جنگ فرما، یا اللہ! انہیں قتل کرنے والوں کے خلاف تو اعلان جنگ فرما، یا اللہ! ان پر گولہ باری برسانے والے پر اپنا عذاب، سزا، اور پکڑ نازل فرما، یا اللہ! گولہ باری کرنے والوں کو انہیں کے گولہ بارود سے تباہ و برباد فرمادے، یارب العالمین!

یااللہ ! پوری دنیامیں کمزور مسلمانوں کو بچالے، یارب العالمین !

یااللہ ! ہماری سرحدوں کو محفوظ فرما، ہماری فوج کی حفاظت فرمااور انہیں تیرے اور ان کے اپنے دشمنوں پر غلبہ عطافرما۔

یااللہ ! ان میں سے اپنی جانیں نچھاور کرنے والوں کو شہداء میں قبول فرما،اور دعاؤں کو سننے والے زخمیوں کو شفایاب فرما۔

یااللہ ! تمام مریضوں کو شفایاب فرما،اور آزمائش میں پڑے ہوئے لوگوں کو نجات عطافرما، قیدیوں کو رہائی نصیب فرما، فوت شدگان پر رحم فرما،اور ہم پر زیادتی کرنے والوں خلاف ہمیں کامیابیاں عطافرما، یارب العالمین !

یااللہ ! ہماری دعاؤں کو قبول فرما، یااللہ ! ہماری دعاؤں کو قبول فرما، یااللہ ! ہماری دعاؤں کواپنی بارگاہ میں بلند فرما، یاکریم ! یاعظیم ! یارحیم !

(11) خوارج کی حقیقت اور ان کے ہتھکنڈے

فضیلۃ الشیخ جسٹس صلاح بن محمد البدیر حفظہ اللہ

پہلا خطبہ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، جس نے ہر سنگ دل ونرم دل پر اپنی جود وسخا کی برکھا برسائی، میں قلب وجوارح اور زبان سے اسی کی حمد وثنا بیان کرتا ہوں، میں اسی کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے احسان فرماتے ہوئے دکھ، تکلیف، اور درد زائل کر دیے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، وہی رحمان ہے جس نے قرآن سکھایا اور انسان کو پیدا فرمایا، اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی سیدنا محمد اس کے بندے اور رسول ہیں، اللہ تعالی نے آپ کو معد اور عدنان کی نسل سے چنا، اللہ تعالی آپ پر آپ کی اولاد اور تمام صحابہ کرام پر رحمتیں برکتیں، اور سلامتی نازل فرمائے جنہوں نے زبان وسنان سے باطل کا مقابلہ کیا۔

حمد وصلاۃ کے بعد: مسلمانوں!

صاحب علم اپنا تحفظ خود کرتا ہے، دانشمند برائی سے دور رہتا ہے، جبکہ جاہل گناہوں میں ملوث ہو جاتا ہے، اور اللہ تعالی سے ڈرنے والا کامیاب ہوگا کبھی مایوس نہیں ہوگا۔

وَيُنَجِّي اللَّهُ الَّذِينَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

الزمر-61

اور جو لوگ اللہ سے ڈرتے رہے اللہ انہیں ان کی کامیابی کی ہر جگہ پر نجات دے گا، انہیں نہ تو کوئی تکلیف پہنچے گی اور نہ وہ غمزدہ ہوں گے۔

مسلمانوں!

دنیا عارضی ہے، فانی اور وقتی ہے، وہ شخص نامراد ہے جو دنیاوی سراب کے دھوکے میں آجائے، دنیاوی شراب سے مدہوش رہے، اور توبہ کرنے سے پہلے مٹی میں جا ملے، یہ دنیا عمل کی جگہ ہے، گھڑ دوڑ میں سخت مقابلے کے وقت وہی گھوڑے آگے بڑھتے ہیں جو بے عیب ہوں، ہر انسان کو اپنے عمل کا بدلہ ملے گا چاہے عمل غلط ہو یا صحیح۔

مسلمانوں!

مملکت سعودی عرب کی شہرت دین کی وجہ سے ہے، اس کا وجود شریعت کی وجہ سے قائم ہے، ملکی قیادت کی حسن تدابیر کے سبب دشمن نامراد ہوئے، ان کے وار سے ملکی دشمنوں کے اہداف چور ہوئے، چنانچہ سرزمین حرمین شریفین کے لیے گڑھے کھودنے والے کو اللہ تعالی اوندھے منہ گرایا اور اس کی مکاری اسی کی تباہی کا باعث بنی۔

مسلمانوں!

اتحاد باعث قوت اور فرقہ واریت باعث زیاں ہے، اجتماعیت درست فیصلوں کا صحیح راستہ، جبکہ فرقہ واریت تباہی کا سرچشمہ ہے، تفرقہ غلطیوں اور نفرتوں کا پیش خیمہ ہے، جو کہ ترقی کو تنزلی میں بدل دے، امن کو سراب بنادے، نیز یہی تباہی و بربادی کا سبب ہے، کینہ پرور سے برا کوئی شخص نہیں، بدترین وہ شخص ہے جو قبیح امور کی ترغیب دے۔

مسلمانوں!

امت مسلمہ کے خلاف ایک گمراہ ٹولے نے بغاوت کی، یہ مٹھی بھر لوگ گمراہ نسل سے تعلق رکھتے ہیں، افراتفری کی آگ بھڑکانے اور شیرازۂ ملت بکھیرنے کے سوا ان کا کوئی مقصد نہیں، اس کیلیے انہوں نے بجھے ہوئے اختلافات کو چنگاری دکھائی، فتنہ پرور تلواریں سونتیں، اختلاف و تصادم کیلیے کوششیں کیں، ان کے نظریات درآمد شدہ ہیں، پست ذہن اور بیمار سوچ کے حامل ہیں، سرکش نظریات نے انہیں گمراہ گھاٹیوں اور متضاد راستوں میں گم کر دیا، چنانچہ انہوں نے لوگوں کی تکفیر کی، انہیں دہشت زدہ اور خوف زدہ کیا، قتل و غارت کی، دھماکے کیے، دھوکہ دہی اور بدعہدی سے کام لیا، انہوں نے ذمیوں کا لحاظ رکھا اور نہ ہی مسلمانوں کو معاف کیا۔

انہوں نے شہادت کی چاہت میں اپنے آپ کو خود کشی کی بھٹی میں گرایا، اور جہاد کے نام پر بغاوت پر اکسایا، یہ بہت ہی بیوقوف اور کسی بھی صدائے خر کے پیچھے چلنے والے لوگ ہیں، دلائل کا مقابلہ جھگڑ کر، اصولوں کا مغالطوں سے، اور مسلمہ باتوں کا گھٹیا شبہات سے کرتے ہیں، یہ وتیرہ انہیں مزید شکوک وشبہات اور حیرت وتذبذب میں ڈال دیتا ہے۔

یہ باغی لوگ ہیں، ان کا دفاع باطل کا دفاع ہے، ان کا تعاون اسلام کے خاتمے کیلیے تعاون ہے، یہ آگ کے پتنگے، دھوکے میں پڑے ہوئے کچی عمر کے حامل بیوقوف اور شریر لوگ ہیں، انہوں نے سلف صالحین کے منہج سے انحراف اختیار کیا، اور پوری امت کے اجماعی مسائل کو یکسر مسترد کر دیا جنہیں پوری امت نسل در نسل بیان کرتی آئی ہے، چنانچہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (جو شخص بغاوت کرے اور ملت کو چھوڑ دے تو وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے، اور جو شخص کسی جھنڈے تلے اندھی تقلید میں لڑے یا تعصب کی بنا پر غصہ کرے یا تعصب کی دعوت دے یا مدد بھی کرے تو تعصب کی بنا پر اور پھر اسی وجہ سے قتل کر دیا جائے تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا، میرا کوئی بھی امتی میری امت کے خلاف بغاوت کرے اور نیک وبد ہر کسی کا قتل کرے، کسی مومن سے ہاتھ نہ روکے، اور ذمی کے عہد کا خیال نہ کرے تو اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں اور نہ میرا اس سے کوئی تعلق ہے) مسلم

یہ گمراہ جماعت ہے، ان کے دل کینے اور سینے حسد سے بھرپور ہیں، انہوں نے چند دن پہلے بدعہدی وخیانت سے کام لیتے ہوئے انتہائی مذموم حرکت کی اور احساء میں دھماکہ کیا، ان کا خمیرہ ہی برا ہے انہیں جلد ہی اکھاڑ پھینکا جائے گا، ان کی رگ وپے کو کاٹ دیا جائے گا، ان کی تمام حرکتوں کی نگرانی جاری ہے، اور سب ان کی بیخ کنی کے لئے پر عزم ہیں۔

مسلمانوں!

ایک طرف بچپنا، نوعمری اور کچا ذہن؛ جبکہ دوسری جانب سادگی اور معصومیت دونوں لازم وملزوم ہیں، نوعمر لڑکا کم فہم اور ناتجربہ کار ہوتا ہے، چنانچہ نوعمری میں اگر کسی غیر معتمد شخص کی رفاقت ملے جس کا عقیدہ، امانت اور دیانت مشکوک ہوں تو یہ خبیث انسان انہیں غیر محسوس طریقے سے گمراہ کر دیتا ہے، انہیں باطل کے چنگل میں پھنساتے ہوئے ذرا احساس نہیں ہونے دیتا، اور لاعلمی میں اسے زہر کا پیالہ پلا دیتا ہے، اور اسے دین، ملک، اہل خانہ، اور عزیز واقارب سب کے ساتھ مسلح تصادم کے لئے تیار کر دیتا ہے، لیکن نوعمر جوان کو اس کا علم ہی نہیں ہوتا۔

جو اپنی اولاد کو درندوں کی وادی عبور کرنے اور بھوکے بھیڑیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے اکیلا چھوڑ دے، اندھیری راتوں اور ریگزاروں میں تنہا چلنے دے تو حقیقت میں اس نے اپنی اولاد کو فروخت اور ضائع کر دیا نیز انہیں بدترین مخلوق کے چنگل میں پھنسا کر اُن کا ہدف مزید آسان بنا دیا ہے۔

جو شخص اپنی اولاد کو لہو ولعب اور گناہوں کے لئے کھلا چھوڑ دے کہ پر فتن زمین پر ٹامک ٹوئیاں ماریں، لوگوں کی بھیڑ میں گھسیں، جسے چاہے مرضی سے دوست بنائیں، ان کی نگرانی کرنے والا کوئی نہ ہو، بلا روک ٹوک رات گھر سے باہر گزاریں، بغیر کسی وجہ کے گھر سے دور رہیں، تو اس نے اپنی اولاد پر بہت ظلم کیا، وہ اس وقت ماتھے پر کلنک ثابت ہونگے جب وہ شیطانی کارندوں، بزدلوں کی تقریروں، انتہا پسندوں کی تحریروں، خارجیوں کے

فتووں، خفیہ تنظیموں، دہشت گرد اور تکفیری جماعتوں کی بھینٹ چڑھ جائیں گے، یہ تمام گروہ بندی پر مشتمل تحریکیں ہمارے نوجوانوں کے دلوں میں حکمران، علما اور ملک کے بارے میں کینہ پروری سرانجام دے رہی ہیں۔

والدین، اور سرپرست حضرات!

آپ اس بارے میں کوتاہی، غفلت، تاخیر اور سستی برتنے سے بالکل باز رہیں، اپنے بچوں کے دلوں میں دین وملک کی محبت جاگزیں کریں؛ حکمرانوں، علما، سکیورٹی فورس اور ائمہ کرام سے تعلق اور وابستگی پیدا کریں، لیکن یہ سب کچھ اسی وقت ہوگا جب انہیں پیار، محبت، احسان، اچھی صحبت، اچھا برتاؤ، علم، اور مکمل تحفظ ملے ہوگا۔

مسلمانوں!

خوارج اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے نافرمان ہیں، انہوں نے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ سے تصادم اختیار کیا، خوارج کی دو اقسام ہیں: یعنی شیطان کے دو سینگ ہیں، ایک بیٹھ کر منصوبہ بندی کرنے والا اور دوسرا خدمت گزار طبقہ: پہلا وہ ہے جو نوعمر لڑکوں کے لئے انقلاب کو خوش نما زبنا کر پیش کرتے ہیں، انہیں حکمرانوں کے خلاف بغاوت پر اکساتے ہیں، حتی کہ ان کے لئے خودکش حملے بھی جائز قرار دیتے ہیں، انہیں مغفرت اور جنت کا فریب دیتے ہیں، نیز انہیں اس بارے میں غلط فتوے بھی دکھاتے ہیں، جس پر کچی عمر کے لڑکے خودکش جیکٹ پہننے، بارود سے بھری گاڑی چلانے پر آمادہ ہو جاتے ہیں، پھر مساجد، عبادت گاہوں، بازاروں اور اجتماعات وغیرہ میں دھماکے کرکے قتل وغارت کرتے ہیں۔

جبکہ دوسرا سینگ خدمت گزاروں پر مشتمل ہے جو کج فہم، اور نوعمر جوان ہیں، ان کا کام ان شیطانی منصوبہ بندی کو عملی جامہ پہنانا ہے، یہ لوگ جلتی پر تیل کا کام کرتے ہیں۔

تیز طرار نوجوان!

بناوٹی خوبصورتی سے مزین جھوٹ اور باطل بات تمہیں دھوکے میں نہ ڈلے! کیونکہ اگر تمہیں یہ کام کرنے کی دعوت دینے والا حقیقت میں مجاہد اور اتنا ہی خیر خواہ ہوتا تو تمہیں خودکش حملے کی دعوت دینے سے پہلے اپنے آپ کو دھماکے میں اڑاتا، لیکن وہ تمہیں دھوکہ دے کر خود زندگی اور مال و متاع کے مزے اڑانا چاہتا ہے، اور تمہیں موت کے گھاٹ اتار کر تباہ وبرباد کرنا چاہتا ہے، اس لیے تم خوابِ غفلت سے بیدار ہو جاؤ، گمراہی چھوڑ کر حق کے راہی بن جاؤ، اپنے فائدے کے لئے واپس آجاؤ اور اپنے اہل خانہ سمیت کسی کے لئے وبال جان مت بنو!۔

مسترد لوگوں کے پیچھے چلنے والے! عناد اور ہٹ دھرمی اپنانے والے! بغاوت وفساد کے لئے سرگرداں پھرنے والے! کانوں پر گراں گزرنے والی بات کرنے والے! طبیعت پر بھاری بول کہنے والے! حکمران کی اطاعت سے دست بردار ہونے والے! ملت کا شیرازہ بکھیرنے والے! توبہ کے لئے

تاخیر، توقف، ڈھیل، اور دیر کرنے والے! تم جتنی تاخیر کروگے اتنا ٹیڑھاپن زیادہ ہوتا جائے گا، اپنے آپ کو طفل تسلیاں دینے سے گمراہی مزید بڑھے گی، اس لیے اپنے آپ کو روکو، بصیرت سے کام لو، رنگے ہاتھوں پکڑے جانے سے پہلے حق کی طرف رجوع کرلو، اس سے پہلے کہ تمہیں انصاف کے کٹہرے میں کھڑا کیا جائے اور تمہارے چہرے سے ذلت برس رہی ہو، لہذا جلد از جلد توبہ کرلو، اس سے پہلے کہ تمہارے خدشات عملی صورت اختیار کرجائیں، اور اگر اپنی مرضی سے توبہ نہیں کرتے تو پھر کڑی سزا کا انتظار کرو۔

یااللہ! ہمیں شیطانی وسوسوں سے محفوظ فرما، فسادی اور سرکشوں کے راستے سے بچا، میں اپنے گناہوں کی اللہ تعالی سے بخشش چاہتا ہوں تم بھی اسی سے بخشش مانگو، کیونکہ بخشش مانگنے والوں کی کامیابی بہت ہی اعلی ہے!۔

دوسرا خطبہ:

کمال کی انتہا تک پہنچنے والی تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، جو کہ رضائے الہی اور قربِ الہی کی موجب بنیں، میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں، ہم اس گواہی کے بدلے میں معافی، عافیت اور رحمتِ الہی کے امیدوار ہیں، اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی محمد اللہ کے بندے، رسول، نبی، چنیدہ، برگزیدہ، مرتضی اور مجتبیٰ ہیں، اللہ تعالی آپ پر، آپ کی آل، صحابہ کرام اور آپ کے نقش قدم پر چلنے والے تمام لوگوں پر رحمتیں اور سلامتی نازل فرمائے۔

حمد وصلاۃ کے بعد:

مسلمانو! تقوی الہی اختیار کرو، تمہیں مصیبتیں ٹل جائیں گی، جتنا اخلاص زیادہ ہوگا اتنی ہی نوازشیں ملتی ہیں، اصل نیکی اور تقوی خلوت وتنہائی میں کی جانے والی نیکی اور تقوی ہے:

وَهَذَا كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ فَاتَّبِعُوهُ وَاتَّقُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ

الانعام–155

یہ کتاب ہم نے نازل کی جو کہ بابرکت ہے، اس کی اتباع کرو، اور تقوی اپناؤ تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

مسلمانوں!

شام کے علاقے مضایا کا محاصرہ دشمنانِ اسلام کی جانب سے جاری ہے، اور عالمی طاقتوں کی طرف سے بھی محاصرین کو تائید حاصل ہے، جس سے یقین ہوتا ہے کہ دنیا میں جنگل کا قانون رائج ہے، پوری قوم کو بھوک اور دہشت گردی کے زور پر مقہور کیا جارہا ہے، خواتین، بوڑھے، بچے سب کے

سب خوف وہراس، بھوک، بیماری،اور سردی میں محصور ہیں،ان کے پاس دوا،غذا،بستر،لحاف سمیت ہڈیوں میں گھستی سردی سے بچنے کے لئے کوئی انتظام نہیں ہے۔

عالمی طاقتیں بھی خاموشی اور چپ سادھنے کی وجہ سے ان دہشت گردانہ جرائم میں برابر کی شریک شمار ہوتی ہے، حالانکہ المناک اور پر سوز مناظر ان کی آنکھوں کے سامنے رونما ہو رہے ہیں۔

جن علاقوں میں مساجد و تعلیمی اداروں کو گرایا جارہا ہے، بااثر شخصیات کو قتل کیا گیا،ان علاقوں کا محاصرہ کر کے وہاں کے مکینوں کو بھوک سے تڑپا کر مارا جارہا ہے، یہ روز روشن کی طرح عیاں اور قطعی دلیل ہے کہ ان سب کا ایک ہی مشترکہ ہدف ہے، نیز تقسیم کرنے کی پالیسی اور تبدیلی کے نام پر جلاوطنی بھی مشترکہ ہدف ہے

وَلَوْ شَاءَ اللّٰہُ مَا اقْتَتَلُوا وَلٰكِنَّ اللّٰہَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ

البقرۃ–253

اگر اللہ تعالی چاہتا تو وہ مڈ بھیڑ میں مبتلا نہ ہوتے، لیکن اللہ تعالی جو چاہتا ہے کر دیکھتا ہے۔

مسلمانوں!

احمد الہادی، شفیع الوری، نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بار بار درود و سلام بھیجو، جس نے ایک بار درود پڑھا اللہ تعالی اس کے بدلے میں اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔

ساری مخلوقات کے لئے آپ کو رحمت و مہربان بنا کر بھیجا گیا،انہی پر آپ درود و سلام پڑھو۔

وَمَا فَقَدَ الْمَاضُونَ مِثْلَ مُحَمَّدٍ

وَلَا مِثْلُهُ حَتَّى الْقِيَامَةِ يُفْقَدُ

محمد ﷺ جیسا پہلے کسی نے نہیں کھویا،اور نہ ہی قیامت تک ایسا کوئی آئے گا۔

وَهَلْ عَدَلَتْ يَوْمًا رَزِيَّةُ هَالِكٍ

رَزِيَّةَ يَوْمٍ مَاتَ فِيهِ مُحَمَّدُ

کیا کسی دن ملنے والی تکلیف اس دن جیسی ہو سکتی ہے جس دن محمد ﷺ فوت ہوئے؟

نُوْرٌ أَضَاءَ عَلَى الْبَرِيَّةِ كُلِّهَا

مَنْ يُهْدَىٰ لِلنُّوْرِ الْمُبَارَكِ يَهْتَدِي

وہ ساری کائنات کے لئے نورِ ہدایت تھے، جسے بھی اس بابرکت نور کی طرف رہنمائی ملی وہ ہدایت پا گیا۔

صَلَّى الْإِلٰهُ وَمَنْ يَحُفُّ بِعَرْشِهِ

وَالطَّيِّبُوْنَ عَلَى الْمُبَارَكِ أَحْمَدِ

اللہ تعالی، حملۃ العرش اور نیک لوگ بابرکت "احمد" پر درود بھیجتے ہیں۔

يَا رَبِّ فَاجْمَعْنَا مَعاً وَنَبِيَّنَا

فِي جَنَّةٍ تُثْنِي عُيُونَ الْحُسَّدِ

پروردگار! ہمیں جنت میں اپنے نبی کا ساتھ نصیب فرما، جس سے حاسدوں کی آنکھیں پھر جائیں۔

فِي جَنَّةِ الفِرْدَوسِ فَاكْتُبْهَا لَنَا

يَا ذَا الْجَلَالِ وَذَا الْعُلَا وَالسُّؤْدُدِ

یاذوالجلال! بلندیوں والے اور کامل اختیارات والے بادشاہ! ہمارا یہ ساتھ جنت الفردوس میں ہمارے لیے لکھ دے۔

یااللہ! اپنے بندے اور رسول محمد پر درود و سلام نازل فرما،! تمام صحابہ کرام اہل بیت اور تابعین و تبع تابعین سے راضی ہو جا، اور ان کے کیساتھ ساتھ ہم سے بھی راضی ہو جا، یا کریم! یا وہاب!

یااللہ ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ عطا فرما، یااللہ ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ عطا فرما، یااللہ ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ عطا فرما، یااللہ ! اسلام کی حفاظت فرما، طاغوتوں اور ظلم کرنے والوں کو تباہ و برباد فرما، یااللہ ! ہمارے بھائیوں کی شام اور فلسطین میں ظالموں کے خلاف مدد فرما، یارب العالمین !

یااللہ ! ہمارے ملک کے امن وامان، خوشحالی اوراستحکام کو دوام بخش، یااللہ ! ہمارے حکمران خادم حرمین شریفین، اوران کے دونوں ولی عہد کواسلام اور مسلمانوں کے غلبہ کے لئے بہتر امور سرانجام دینے کی توفیق عطافرما، یارب العالمین !

یااللہ ! سرحدوں پر تعینات ہمارے فوجیوں کی حفاظت فرما، یااللہ ! سرحدوں پر تعینات ہمارے فوجیوں کی حفاظت فرما، یااللہ ! سرحدوں پر تعینات ہمارے فوجیوں کی حفاظت فرما، یارب العالمین !

یااللہ ! مسلم ممالک سے لڑائی جھگڑے، تنازعات اور داخلی جنگیں ختم فرمادے، یارب العالمین !

یااللہ ! ہمیں تیری رضامندی والے کام کرنے کی توفیق عطافرما، اور تیری نافرمانی سے ہمیں دور فرما، یااللہ ! ہمیں تیری رضامندی والے کام کرنے کی توفیق عطافرما، اور تیری نافرمانی سے ہمیں دور فرما، یااللہ ! ہمیں ان لوگوں میں شامل فرما جو تجھ سے ڈرتے ہیں اور تیرا ڈر دلوں میں رکھتے ہیں، یارب العالمین !

یااللہ ! فوت شدگان پر رحم فرما، مریضوں کو شفایاب فرما، مصیبت زدہ لوگوں کو عافیت سے نواز، قیدیوں کو رہائی نصیب فرما، اور ہم پر ظلم کرنے والوں کے خلاف ہماری مدد فرما، یارب العالمین ! یااللہ ! ہماری دعاؤں کو قبول فرما، یااللہ ! ہماری دعاؤں کو قبول فرما، یااللہ ! ہماری دعاؤں کو اپنی بارگاہ میں بلند فرما، یاسمیع ! یاقریب ! یامجیب !

(12) بحرانوں کے بھنور سے نکلنے کا ایک ہی حل

فضیلۃ الشیخ جسٹس حسین بن عبد العزیز آل الشیخ حفظہ اللہ

پہلا خطبہ:

یقیناً تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، وہی نیک لوگوں کا ولی ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی بھی معبودِ برحق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، وہی حق اور ہر بات واضح کرنے والا ہے، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی سیدنا محمد اس کے بندے اور رسول ہیں، آپ ساری مخلوق کے سربراہ بھی ہیں، یا اللہ! ہمارے نبی اور رسول، آپ کی آل، اور تمام صحابہ کرام پر رحمتیں، برکتیں اور سلامتی نازل فرما۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

مسلمانوں!

میں اپنے آپ اور تمام سامعین کو تقوی الہی کی نصیحت کرتا ہوں، تقوی ہی اصلاح اور کامیابی کا راز، اور کامیابی و کامرانی کی بنیاد ہے۔

مسلم اقوام!

مسلمانوں کو موجودہ دور میں مختلف قسم کے چیلنجز، مایوس کن فتنوں اور سنگین مسائل کا سامنا ہے، دانشور مستقبل کے لئے ایسے وژن کے منتظر ہیں جو امت مسلمہ کو موجودہ صورتحال سے نکال باہر کرے، چنانچہ اس کے لئے مفکرین نے اپنی رائے پیش کی، سیاسی لوگوں نے اپنے اپنے حل سامنے رکھے، اہل قلم نے اپنے نظریات تحریر کیے۔

چنانچہ ان حالات کے بارے میں الگ الگ تجزیے سامنے آئے، مسائل کے حل اور بحران سے نکلنے کے مختلف راستے منظر عام پر رونما ہوئے، اور اب پوری امت کو اجتماعی، قومی، انفرادی، حکومت اور عوام سب کو خواب غفلت سے بیدار ہونے وقت آچکا ہے، انہیں اپنی قوت، اور کامیابی و کامرانی کے سرچشمے کی طرف لوٹنے کی ضرورت ہے؛ کیونکہ انہوں نے قومیت اور گروہ بندی کی بنیاد پر بنائے گئے متعدد قوانین کو آزما کر دیکھ لیا ہے، جن میں صرف انسانی سیاست کارفرما ہے، مسلمانوں نے درآمد شدہ افکار کو بھی اپنا کر دیکھ لیا ہے جو صرف اور صرف رسوائی، ذلت، کمزوری، ناتوانی، تنزلی، تباہی اور گروہ بندی کا سبب بنے ہیں۔

مسلمانوں کو اس وقت اپنی شان و شوکت، اور ترقی کے ضامن اصولوں کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت ہے، انہیں اس وقت درپیش مسائل کے حل کے لئے اپنے دین و عقائد کی روشنی میں کامیاب حل تلاش کرنے چاہییں۔

اور امت اسلامیہ کو مسائل، بحرانوں، اور مشکلات سے نکلنے کا راستہ ایک ہی جگہ سے ملے گا، اور وہ ہے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیح فہم۔

اسلامی بھائیوں!

ایک عظیم نصیحت غور سے سنو جو کہ معلم انسانیت، سید الخلق ہمارے نبی محمد ﷺ کی طرف سے ہمیں ملی ہے، آپ کی یہ نصیحت امت کے لئے سرمدی دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے، اسی کے ذریعے زندگی خوشحال، تمام معاشرے خوش و خرم اور سب خطے ترقی یافتہ بن جائیں گے، یہ نصیحت ہر وقت ہماری آنکھوں کے سامنے ہونی چاہیے، ہمارے تمام تصرفات پر اسی نصیحت کا کنڑول ہو، ہماری نقل و حرکت اسی کی روشنی میں ہو، بلکہ ہمارے ارادوں اور اہداف کی تصحیح بھی اسی کے رنگ میں رنگی ہونی چاہیے۔

یہ نصیحت ایسی ہے جس میں کسی خاص قوم کو ترجیح نہیں دی گئی، اس میں کسی قسم کا تعصب نہیں ہے، اور نہ ہی وقتی مصلحت کارفرما ہے، یہ نصیحت ایسی شخصیت کی ہے جس کی زبان خواہش پرست نہیں ہے، بلکہ ان کی ہر بات وحی ہوتی ہے، یہ محمدی دستاویز اور روشن نصیحت ہے، یہ پوری امت کو خوشحال زندگی کے لئے کھڑا کر سکتی ہے، اسی طرح خیریت و عافیت، عزت، صلاحیت، قوت، ترقی، خوشحالی، اتحاد اور اتفاق کی صورت میں ثمر آور بھی ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ

الانفال–24
اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی بات مانو، جب بھی وہ تمہیں زندگی بخش امور کی دعوت دیں۔

جی ہاں! اس میں فرد اور قوم کا مکمل اجتماعی احیا ہے، یہ ایک ایسی زندگی ہے جو ایمانی قوت پر قائم ہے، جس کے بغیر کسی بھی بحران کا سامنا کرنا ممکن نہیں ہے، یہ احیا کی کامل اور واضح ترین صورت ہے، اسی سے خوشحالی، پرامن زندگی، سلامتی، خیریت و عافیت، اور تمام شعبہ ہائے زندگی میں ترقی بھی ملے گی۔

مسلمانوں!

اس نصیحت پر عمل پیرا ہونے سے صرف عزت ہی نہیں بلکہ دونوں جہانوں میں شان و شوکت بھی ملے گی، فرمانِ باری تعالی ہے:

فَمَنِ اتَّقَى وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

الاعراف–35
متقی اور اصلاح کرنے والوں پر کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگیں ہونگے۔

فرد اس پر عمل پیرا ہوئے بغیر ضائع ہوتا رہے گا، جبکہ اس دستاویز کے مضامین سے دوری پوری قوم کے لئے تباہی و بربادی کا پیش خیمہ ہے، یہ دستاویز مسلمان کو بنیادی عقائد سے جوڑ کر عصر حاضر کے تقاضوں سے ہم آہنگ بھی کرتی ہے، اس پر عمل امت اسلامیہ کو درپیش مسائل کا منفرد حل ہے انہی مسائل کی وجہ سے اس امت کے اصولوں، صلاحیتوں اور خصوصیات کو نشانہ بنایا جا رہا ہے، عمر فاروق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''تم لوگوں سے آگے اس لیے نکلے ہو کہ تم نے اس دین کی آبیاری کی ہے''۔

اللہ آپ سب کی حفاظت فرمائے! آئیں ہم اس عظیم نصیحت، اور سرمدی دستاویز کو اس پر عمل کر کے اس کا عملی نمونہ بننے کے لئے سچے دل اور اخلاص کیساتھ غور سے سنیں! ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا، تو آپ نے مجھے فرمایا: (لڑکے! میں تمہیں کچھ باتیں سکھاتا ہوں: تم اللہ کی حفاظت کرو وہ تمہاری حفاظت کریگا، تم اللہ کی حفاظت کرو، تم اسے اپنی سمت میں پاؤں گے، جب بھی مانگو اللہ ہی سے مانگو، اور جب بھی مدد طلب کرو تو اللہ سے ہی مانگو، یہ بات ذہن نشین کرلو کہ اگر پوری قوم تمہیں کوئی فائدہ پہنچانے کے لئے متحد ہو جائے، تو وہ تمہیں وہی فائدہ پہنچا سکتے ہیں جو اللہ تعالی نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے، اور اگر وہ تمہیں کسی نقصان پہنچانے کے لئے متحد ہو جائیں تو وہی نقصان پہنچا سکے گیں جو اللہ تعالی نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے، [اس فیصلے سے] قلم اٹھا لیے گئے ہیں اور قرطاس خشک ہو چکے ہیں) اس روایت کو ترمذی نے روایت کیا ہے اور اسے حسن صحیح قرار دیا ہے، جبکہ دیگر بڑے محدثین کے ہاں یہ روایت صحیح ہے۔

ترمذی کے علاوہ ایک جگہ یہ الفاظ بھی ہیں: (تم اللہ کی حفاظت کرو! تم اسے اپنے سامنے ہی پاؤ گے، تم خوشحالی میں اللہ کو پہچانو، وہ تمہیں تنگی میں پہچانے گا، یہ بات ذہن نشین کرلو کہ: جو چیز تمہیں تک نہیں پہنچی وہ کبھی تمہیں پا نہیں سکتی، اور جو چیز تم تک پہنچ گئی وہ کبھی تم سے چوک نہیں سکتی تھی، یہ بھی یاد رکھو! غلبہ صبر کیساتھ اور فراوانی تنگی کے ساتھ آتی ہے، اور ہر مشکل کے بعد آسانی ہے)

کچھ اہل علم کہتے ہیں: اس حدیث میں اہم دینی امور سے متعلق انتہائی عظیم نصیحتیں موجود ہیں، حتی کہ کچھ علمائے کرام نے یہاں تک کہہ دیا کہ: ''میں نے اس حدیث پر غور کیا تو میں مدہوش ہوگیا، ایسا لگا کہ مجھے ذہول ہو رہا ہے، بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہم اس حدیث کے مطلب و مفہوم سے بالکل نابلد اور اس کا معنی بہت کم سمجھتے ہیں''۔

مسلمانوں!

اللہ کی حفاظت کا مطلب حدود الہی کی پاسداری، حقوق اللہ کی ادائیگی، احکاماتِ الہی کی بجاآوری، اور ممنوعہ کاموں سے مکمل اجتناب ہے:

هَذَا مَا تُوعَدُونَ لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفِيظٍ [32] مَنْ خَشِيَ الرَّحْمَنَ بِالْغَيْبِ وَجَاءَ بِقَلْبٍ مُنِيبٍ

ق–33/32

یہ ہے حدود کی حفاظت اور توبہ کرنے والوں سے کیا ہوا وعدہ۔ جو رحمن سے بن دیکھے ڈرتے رہے، اور [آج] رجوع کرنے والے دل کیساتھ آئے ہیں۔

اس حفاظت میں اعضاء کجروی، اور حواس بے راہ روی سے محفوظ رہنے چاہییں، نبی ﷺ کا فرمان ہے: (جو شخص مجھے اپنے جبڑوں کے درمیان [زبان] کی اور اپنی ٹانگوں کے درمیان [شرمگاہ] کی ضمانت دے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں) بخاری۔

یہ حفاظت شہوت کی وجہ سے معاشرے اور افراد کو گمراہ ہونے سے روکتی ہے، یا انہیں بلند اخلاقی اقدار اور اچھی صفات سے ہٹنے نہیں دیتی۔

وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا

الاحزاب–35

اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور خواتین، اللہ کا خوب ذکر کرنے والے مرد اور خواتین ان کے لئے اللہ تعالی نے مغفرت اور اجر عظیم تیار کیا ہوا ہے۔

اس حفاظت کے ضمن میں حکمران ورعایااللہ کی طرف سے واجب کردہ امور ادا کریں،ان امور میں حقوق کی ادائیگی،امانتداری اور ایفائے عہد بھی شامل ہیں۔اس حفاظت کے تحت سب لوگ زندگی کے ہر شعبے میں اسلامی تعلیمات پر مکمل عملی نمونہ پیش کریں،اس کے لئے کسی قسم کی کمی کوتاہی یاتاویل یاخواہش پرستی کو خاطر میں نہ لائیں۔

يَاأَيُّهَاالَّذِينَ آمَنُواادْخُلُوافِي السِّلْمِ كَافَّةً

البقرۃ–208

اے ایمان والو! پورے کے پورے اسلام میں داخل ہو جاؤ۔

مسلم اقوام!

جس شخص نے ذکر شدہ مفہوم کے مطابق اللہ کی حفاظت کی تو اسے بھی اللہ کی طرف سے مکمل حفاظت اور اہتمام حاصل ہوگا،جس میں دینی ودنیاوی ہمہ قسم کی حفاظت شامل ہوگی،اس کی تمام ضروریات چاہے زندگی میں ہو یامرنے کے بعد سب پوری ہونگی،اور ہمہ قسم کی ضرررساں اشیاء سے بچاؤ بھی حاصل ہوگا۔

بلکہ رسول اللہ ﷺ نے یہی مفہوم اپنی اس نصیحت میں تاکید کے ساتھ بیان فرمایا:(تم اللہ کی حفاظت کرو! تم اسے اپنی سمت میں ہی پاؤ گے) چنانچہ جو شخص بھی حدود اللہ کی پاسداری کرے، حقوق اللہ کا اہتمام کرے تو اللہ تعالی اسے اپنی حفظ وامان میں گھیر لیتا ہے، پھر اسے مزید کی توفیق اور سیدھے راستے پر بھی رکھتا ہے، بلکہ افراد ہوں یا اقوام سب کے مقابلے میں اسے اللہ تعالی کی تائید ومدد بھی حاصل ہوتی ہے:

إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ

النحل–128

بیشک اللہ تعالی ان لوگوں کیساتھ ہے جو ڈرتے ہیں،اور جو احسان کرتے ہیں۔

قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:"جو شخص بھی تقوی الہی اختیار کریگا اللہ تعالی اس کے ساتھ ہوگا،اور جس کے ساتھ اللہ تعالی ہو تو ایسی قوت اس کے ساتھ ہے جو کبھی مغلوب نہیں ہوتی،ایسے پہرے دار کیساتھ ہے جو کبھی نہیں سوتا،اور ایسے رہنما کیساتھ ہے جو کبھی نہیں بھٹکتا ہے"۔

سلف صالحین میں سے کسی نے اپنے بھائی کی طرف خط لکھا:"۔۔۔ حمد وصلاۃ کے بعد: اگر اللہ تمہارے ساتھ ہے تو کس سے ڈر رہے ہو؟!! اور اگر اللہ تعالی ہی تمہارے خلاف ہے تو پھر کس سے امید لگا سکتے ہو؟!!"

بالکل اسی کے مطابق پوری قوم کی زبانِ حال گویا ہونی چاہیے کہ: "اگر اللہ تعالی ہمارے ساتھ ہے تو ہمیں کس کا ڈر ہے؟ اور اگر اللہ تعالی ہمارے ساتھ نہیں ہے تو ہم کس سے امید لگائے بیٹھے ہیں؟ لہذا ہمارے لئے اس جگہ پر اللہ تعالی کے فرمان پر غور فکر کرنا ضروری ہے:

فَفِرُّوا إِلَى اللَّهِ

الذاریات–50
اللہ کی طرف دوڑو!

یعنی: اطاعت الہی اور اطاعتِ رسول ﷺ کرتے ہوئے اللہ کی طرف دوڑو!۔

مسلم اقوام!

پوری امت فرد ہو یا قوم، ان کی ذمہ داریاں کسی بھی قسم کی ہوں، انکا مقام کتنا ہی بلند ہو، جو بھی شریعت الہی کی حفاظت کرے، اور اپنے ہر معاملے میں اللہ کے سامنے سر نگوں ہو جائے، نفسانی خواہشات اور قلبی شہوت سے پاک ہو جائے، سیاسی، اقتصادی، سماجی اور دیگر امور منہج الہی اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موافق ہوں، جس وقت بھی خالص اسلام کو اپنی حیات کے تمام شعبہ ہائے زندگی اور مراحل کے لئے طرز زندگی بنائیں، اپنے تعلقات، مصروفیات، اور ہمہ قسم کی نقل و حرکت کے لئے اسلام سنگ میل ہو تو اسی وقت اللہ کی طرف سے افراد اور اقوام کو تمام مصیبتوں، تکلیفوں، بحرانوں اور فتنوں سے تحفظ ملے گا، اس امت کو اسی وقت امن، استحکام، شان و شوکت، اور غلبہ حاصل ہو گا، کیا اللہ تعالی نے یہ نہیں فرمایا، اور اس کا وعدہ بالکل سچا ہے:

الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُونَ

الانعام–82
جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کیساتھ ظلم [شرک] کی آمیزش نہ کی تو انہی لوگوں کے لئے امن ہو گا، اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہونگے۔

چنانچہ امت اسلامیہ نے جس وقت بھی اپنی قیادت شریعتِ الٰہی اور سنت نبوی ﷺ کے ہاتھ میں دی، اور انہی دونوں چیزوں کا اہداف، حرکات و سکنات سب پر مکمل نفاذ ہوا تو پوری امت اسلامیہ کو ہر طرح سے امن وامان ملے گا، سیاسی، اقتصادی، اور سماجی امن حاصل ہو گا، لیکن دانشور کہاں ہیں!؟ مفکرین کہاں ہیں!؟ اور امت محمدیہ کی تاریخ پڑھنے والے ان باتوں سے دور کہاں ہیں؟!

مسلم اقوام!

امت جس وقت بھی سخت آزمائش میں مبتلا ہو، دہشت زدہ ہو کر امن طلب کرے، ذلت کے دنوں میں عزت کی متلاشی ہو، پسماندہ حالات میں ترقی واستحکام کی خواہاں ہو- اور امت کی آج کل یہی صورت حال ہے- اسے کسی صورت میں یہ اہداف حاصل نہیں ہونگے، یہاں تک کہ اللہ عزو جل کی لگائی ہوئی شرطیں پوری نہ کرے، اور وہ یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت، اسلامی شریعت پر مکمل رضا مندی اور اللہ کے ہاں پسندیدہ منہج کا نفاذ، تب جا کر اس امت سے فساد و کمزوری کا خاتمہ ہو گا، اس امت سے خوف، پریشانی اور عدم استحکام کا بوریا بستر گول ہو گا، بلکہ زمین کی کوئی بھی بڑی سے بڑی طاقت اس کے راستے میں کھڑی نہیں ہو سکے گی؛ آپ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی سیرت پڑھ کر دیکھ لیں، اسی طرح خلفائے راشدین کے نقش قدم پر چلنے والے عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کی سوانح پڑھ لیں کیونکہ اللہ تعالی نے شروع سے لیکر آخر تک پوری امت کو فرمادیا ہے کہ:

فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِنِّي هُدًى فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَى [123] وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَى

طٰہ- 124/123
جب میری طرف سے تمہیں کوئی ہدایت پہنچے تو جو شخص میری ہدایت کی پیروی کرے گا وہ نہ بھٹکے گا نہ بدبخت ہو گا۔ اور جو میرے ذکر سے منہ موڑے گا اس کے لیے دنیا میں تنگ زندگی ہو گی اور قیامت کے روز ہم اسے اندھا اٹھائیں گے۔

کسی بھی جگہ پر مقیم امت اسلامیہ! بیشک اللہ کا وعدہ اب بھی قائم ودائم ہے، زمانہ کتنا ہی تبدیل ہو جائے، حالات کس قدر بدل جائیں جب بھی مذکورہ شرط پائی جائے گی اللہ تعالی اپنا وعدہ پورا فرمادے گا۔

لیکن تمام مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ پوری قوم سے پہلے ہر فرد، اور حکمرانوں سے پہلے رعایا انفرادی طور پر اپنے اندر جھانک کر دیکھیں، اپنی حالت کو چیک کریں، اپنے طرزِ زندگی کو کھنگالیں کہ کیا یہ سب کچھ اللہ کے پسندیدہ منہج کے مطابق ہے؟ کیا یہ سب کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طرزِ حیات کے موافق ہے؟ تبھی کسی عقلمند کے لئے صحیح جواب کی صورت میں نتیجہ سامنے آئے گا!۔

ابن کثیر رحمہ اللہ نے 463 ہجری کے واقعات نقل کرتے ہوئے لکھا ہے: ''رومی بادشاہ بے شمار گھڑ سوار دستوں کی شکل میں پہاڑوں کی طرح امڈ آیا، ان کی تعداد بہت ہی بڑی تھی، رومی بادشاہ کا یہ عزم تھا کہ اسلام اور مسلمانوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکے، چنانچہ مسلم سلطان تقریباً 20 ہزار کے لشکر کی صورت میں مقابلے میں آیا، اور مشرکین کی تعداد سے خوفزدہ ہونے لگا، جس پر فقیہ ابو نصر محمد بن عبد الملک بخاری نے مشورہ دیا کہ جنگ کا وقت جمعہ کا دن اور زوال کے بعد ہو، کیونکہ اس وقت خطباء مجاہدین کے لئے دعائیں کرینگے، چنانچہ جب دونوں لشکر آمنے سامنے ہوئے تو مسلمانوں کے سلطان نے گھوڑے سے اتر کر اللہ کے لئے سجدہ کیا، اور اللہ سے دعا مانگتے ہوئے فتح طلب کی، تو اللہ تعالی نے مسلمانوں کے لئے اپنی مدد نازل فرمائی، اور انہیں مشرکوں کو چاروں شانے چت کرنے کا موقع دیا، اور یہ واقعی ایک بڑی شان وشوکت والی فتح تھی'' انتہی، ابتدا ہو یا انتہا تعریفیں صرف اللہ کے لئے ہی ہیں۔

اور اگر امت باہمی لڑائی جھگڑے، گروہ بندی، فرقہ واریت، بلکہ منہج الہی، نفاذ شریعت، سید الانبیاء والمرسلین کی سیرت پر چلنے سے کوسوں دور ہو، تو کہاں سے مدد ملے گی!؟ کہاں سے کامیابی وکامرانی ملے گی!؟ اور امن وامان کیسے قائم ہوگا؟ فرمانِ باری تعالی ہے:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ

محمد–7

اے ایمان والو! اگر تم اللہ کی مدد کروتو وہ تمہاری مدد کریگا، اور تمہیں ثابت قدم بنادے گا۔

اللہ تعالی ہمارے لئے قرآن وسنت کو بابرکت بنائے، اسی پر اکتفاء کرتا ہوں، اور اللہ سے اپنے اور تمام مسلمانوں کے لئے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں آپ سب بھی اسی سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگو وہ بہت ہی بخشنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

دوسرا خطبہ

اپنے رب کی حمد بیان کرتا ہوں، اور اسی کا شکر گزار ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی محمد اُس کے بندے اور رسول ہیں،، اللہ تعالی آپ پر، آپ کی آل، اور برگزیدہ صحابہ کرام پر رحمتیں، برکتیں، اور سلامتی نازل فرمائے۔

حمد وصلاۃ کے بعد:

مسلمانوں!

ماہ شعبان میں کچھ نفل عبادات سے غفلت برتی جاتی ہے، چنانچہ ہمیں اس ماہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا کرنی چاہیے، چنانچہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: ''اللہ کے رسول! جتنے روزے آپ شعبان میں رکھتے ہیں اتنے روزے کسی اور مہینے میں نہیں رکھتے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (رجب اور رمضان کے درمیان یہ ایسا مہینہ ہے جس سے لوگ غافل رہتے ہیں، اس مہینے میں اعمال رب العالمین کی طرف بھیجے جاتے ہیں، تو مجھے یہ بات پسند ہے کہ میرے اعمال جب پیش کیے جائیں تو میں روزے سے ہوں) نسائی نے اسے حسن سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

اور عائشہ رضی اللہ عنہا -اللہ تعالی ان کے والد سے بھی راضی ہو- کہتی ہیں کہ: (نبی ﷺ شعبان سے زیادہ کسی اور مہینے میں روزے نہیں رکھتے تھے، آپ پورے شعبان میں روزے رکھتے تھے) بخاری

اور ایک روایت میں ہے کہ: (آپ شعبان میں چند دنوں کے علاوہ روزانہ روزہ رکھتے تھے) مسلم

سلف صالحین کثرت کیساتھ اس مہینے میں تلاوت کیا کرتے تھے، چنانچہ انس کہتے ہیں: ''جب ماہِ شعبان شروع ہوتا تو مسلمان قرآن مجید کے لئے ڈیرے ڈال لیتے اور خوب تلاوت کرتے''۔

سلمہ بن کہیل کہتے ہیں: ''کہا جاتا تھا کہ شعبان تلاوت کرنے والوں کا مہینہ ہے''۔

حبیب بن ابی ثابت جب بھی شعبان کا مہینہ شروع ہوتا تو کہتے: ''یہ تلاوت کرنے والوں کا مہینہ ہے''۔

عمرو بن قیس ماہِ شعبان شروع ہونے پر اپنی دکان بند کر کے تلاوت قرآن کے لئے مشغول ہو جاتے تھے۔ تاہم نصف شعبان کو دن میں روزہ اور رات کو قیام کرنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے، جیسے کہ بہت سے محقق علمائے کرام نے اس بات کا ذکر کیا ہے، اور جو چیز دین میں ثابت نہ ہو اس پر عمل کرنا بدعت کہلاتا ہے، چنانچہ کسی بھی مسلمان کے لئے اس پر عمل کرتے ہوئے قرب الہی تلاش کرنا جائز نہیں ہے، اور امت اسلامیہ کو سب سے زیادہ نقصان بھی انہی بدعات کی وجہ سے ہوا ہے جو کسی بھی قرآنی آیت یا حدیث نبوی کی بنیاد پر قائم نہیں ہیں۔

اللہ کے بندو!

اللہ تعالی نے ہمیں ایک عظیم کام کا حکم دیا ہے، اور وہ ہے نبی ﷺ پر درود و سلام، یا اللہ! ہمارے نبی محمد پر رحمتیں نازل فرما، یا اللہ! ہمارے نبی محمد کی آل پر رحمتیں نازل فرما، یا اللہ! ہمارے نبی محمد پر برکتیں نازل فرما، یا اللہ! ہمارے نبی محمد کی آل پر برکتیں نازل فرما۔

یا اللہ! ہدایت یافتہ خلفائے راشدین، تمام صحابہ کرام، تمام تابعین، اور قیامت تک انکے راستے پر چلنے والے افراد سے راضی ہو جا۔

یااللہ! ہمیں تیری اطاعت کے ذریعے عزت وغلبہ عطافرما، یااللہ! ہمیں تیری اطاعت کے ذریعے عزت وغلبہ عطافرما، یااللہ! ہمیں تیری اطاعت کے ذریعے عزت وغلبہ عطافرما۔

یااللہ! ہماری خصوصی حفاظت فرما، یااللہ! ہماری خصوصی حفاظت فرما، یااللہ! ہماری خصوصی حفاظت فرما، یااللہ! ہماری مدد فرما، یااللہ! مسلمانوں کی اپنی تائید، نصرت، اور اہتمام کے ذریعے مدد فرما، یااللہ! انکی خصوصی مدد فرما، اور انہیں اپنی حفاظت کے سپرد فرما، یااللہ! اپنی فضاؤں، دریاؤں، اور صحراؤں میں انکی حفاظت فرما۔

یااللہ! تمام اسلامی ممالک کو نقصان اور برائی سے محفوظ فرما، یااللہ! ملک حرمین شریفین اور تمام اسلامی ممالک کو امن وامان کا گہوارہ بنا، یااللہ! اسلامی ممالک کی حفاظت فرما، یااللہ! تمام اسلامی ممالک کو مکاروں کی مکاریوں سے محفوظ فرما، دھوکہ بازوں کی دھوکہ دہی سے انکی حفاظت فرما، یااللہ! مسلمانوں کی حفاظت فرما۔

یااللہ! خونِ مسلم کی حفاظت فرما، یااللہ! مسلمانوں کے خون، جان، مال، اور عزت آبرو کی حفاظت فرما، یاذالجلال والاکرام!

یااللہ! مسلم مرد وخواتین کی مغفرت فرما، مؤمن مرد وخواتین کی مغفرت فرما، جو زندہ ہیں انکی بھی اور جو فوت ہو چکے ہیں انہیں بھی معاف فرما۔

یااللہ! ہمارے حکمران کی حفاظت فرما، یااللہ! انہیں تیری پسند کے کام کرنے کی توفیق عطافرما، یااللہ! ہر معاملے میں ان کے لئے کامیابی لکھ دے، یا اللہ! ہر معاملے میں ان کے لئے کامیابی لکھ دے، یااللہ! ہر معاملے میں ان کے لئے کامیابی لکھ دے۔

یااللہ! ہمارے حکمران کے ذریعے اپنے دشمنوں کے دلوں میں رعب ڈال دے، یااللہ! ہمارے حکمران کے ذریعے اپنے اور مسلمانوں کے دشمنوں کے دلوں میں رعب ڈال دے۔

یااللہ ساری دنیا میں مسلمانوں کی شان وشوکت میں اضافہ فرما، یااللہ ساری دنیا میں مسلمانوں کی شان وشوکت میں اضافہ فرما، یااللہ! انکے غموں کو دھوڈال، یااللہ! انکے غموں کو دھوڈال، یااللہ! انکے غموں کو دھوڈال، یااللہ! انکی تکالیف دور فرمادے، یااللہ! انکی تکالیف دور فرمادے۔

یااللہ! بیماروں کو شفایاب فرما، یااللہ! تمام بیماروں کو شفایاب فرما، یااللہ! انکے حالات درست فرما، یااللہ! ان پر اپنی مدد، نصرت، اور تائید نازل فرما، یا ذوالجلال والاکرام!

یااللہ ! ہمارے لئے ماہِ شعبان میں برکت فرما، یااللہ ! ہمیں رمضان المبارک نصیب فرما، یااللہ ! ہمیں رمضان المبارک نصیب فرما، یااللہ ! ہمیں رمضان المبارک نصیب فرما، اور ہمیں جہنم کی آگ سے آزاد ہونے والوں میں سے بنا۔ یااللہ ! یاحی ! یاقیوم ! یا غنی ! یاحمید ! یااللہ ! ہمیں بارش عطا فرما، یااللہ ! ہمیں بارش عطا فرما، یااللہ ! ہمیں بارش عطا فرما، یااللہ ! ہمارے دلوں کو ایمان کی بارش عطا فرما، یااللہ ! ہمارے ملک کو نافع اور مفید بارش عطا فرما، یااللہ ! ہمارے اور دیگر اسلامی ممالک میں بارشیں نازل فرما، یااللہ ! ہمارے اور دیگر اسلامی ممالک میں بارشیں نازل فرما، یااللہ ! ہمارے اور دیگر اسلامی ممالک میں بارشیں نازل فرما۔

اللہ کے بندوں !

اللہ کا ذکر کثرت کے ساتھ کیا کرو اور صبح وشام اسی کی تسبیحات پڑھا کرو !۔

(13) ازدواجی حقوق اور طلاق کے اسباب

پہلا خطبہ:

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے انسانوں اور زمین سے پیدا ہونے والی ہر چیز کے جوڑے بنائے نیز ان کے بھی جوڑے بنائے جن کے بارے میں انسان لاعلم ہے، اللہ تعالی نے اپنی اور دوسروں کی اصلاح کا حکم دیا اور فساد سے روکتے ہوئے فرمایا:

وَأَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيلَ الْمُفْسِدِينَ

الاعراف–142

اصلاح کرو اور فسادیوں کے راستے پر مت چلو۔

اللہ تبارک وتعالی نے لوگوں کے لئے مصلحتوں وفوائد کے حصول اور مفاسد ونقصانات سے بچانے کی غرض سے شرعی احکامات جاری کیے، میں اپنے رب کی حمد وشکر بجالاتا ہوں اور توبہ واستغفار کرتا ہوں، نیز گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں وہ تمام جہانوں سے مستغنی ہے، اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی جناب محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے صادق وامین رسول ہیں، یا اللہ! اپنے بندے، اور رسول محمد، ان کی آل اور صحابہ کرام پر درود وسلام اور برکتیں نازل فرما۔

حمد وصلاۃ کے بعد:

خلوت وجلوت میں تقوی الہی اختیار کرو؛ کیونکہ ہر کسی کو زندگی یا موت کے بعد تقوی سے ہی کامرانی ملے گی اور خواہش پرستی سے ہی لوگ ناکام ونامراد ہوں گے۔

لوگوں!

اپنی تخلیق کے ابتدائی مراحل یاد کرو کہ اللہ تعالی نے اتنے مرد وزن ایک جان سے پیدا فرمائے، اور اس کا جوڑا بھی بنایا، فرمانِ باری تعالی ہے:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا

النساء–1

لوگوں! اپنے اس پروردگار سے ڈرتے رہو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا پھر اسی سے اس کا جوڑا بنایا پھر ان دونوں سے [دنیا میں] بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیں۔ نیز اس اللہ سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنا حق مانگتے ہو اور قریبی رشتوں کے معاملہ میں بھی اللہ سے ڈرتے رہو، بلاشبہ اللہ تم پر ہر وقت نظر رکھے ہوئے ہے

اسی طرح فرمایا:

هُوَ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ إِلَيْهَا

الاعراف–189

وہی تو ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اس سے اس کی بیوی بنائی تاکہ اس کے ہاں سکون حاصل کرے۔

اس کے بعد اللہ تعالی کا نظام اور شریعت یہ ہے کہ ایک مرد اور عورت شرعی عقدِ نکاح کے ذریعے ایک بندھن میں بندھ جائیں، تاکہ فطری اور انسانی ضروریات ازدواجی تعلقات کے ذریعے نکاح کی صورت میں پوری کریں اور بدکاری سے بچیں۔

چنانچہ نکاح عفت، برکت، افزائش، پاکیزگی، عنایت، قلبی صحت، اور نیک اولاد کی صورت میں لمبی عمر کا راستہ ہے، جبکہ بدکاری اور زنا خباثت، قلبی امراض، مرد و زن کے لئے تباہی، گناہوں، آفتوں، بے برکتی، اور نسل کشی کا راستہ ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اسراو معراج کی رات نبی ﷺ نے جو عجائب دیکھے تھے انہیں بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: "پھر آپ ﷺ ایسی قوم کے پاس سے گزرے جن کے سروں کو پتھر سے کچلا جارہا ہے، چنانچہ جب بھی سر کچلا جاتا وہ پھر سے بعینہٖ اپنی اصل حالت میں آجاتا، اور ان کے عذاب میں معمولی سی بھی کمی نہیں کی جارہی تھی، تو آپ ﷺ نے پوچھا: جبریل! یہ کون ہیں؟

تو جبریل نے جواب دیا: ان کے سر فرض نمازوں سے بوجھل ہوتے تھے۔

پھر آپ ایسے لوگوں کے پاس سے گزرے جن کی اگلی اور پچھلی شرمگاہوں پر چیتھڑے لٹکے ہوئے تھے، وہ اونٹوں اور جانوروں کی طرح چر رہے تھے، کانٹے دار گھاس، تھوہر، جہنم کے انگارے اور پتھر کھا رہے تھے۔

آپ ﷺ نے پوچھا یہ کون ہیں؟

تو جبریل نے جواب دیا کہ: یہ اپنے مالوں کی زکاۃ نہیں دیتے تھے، حالانکہ اللہ تعالی نے ان پر کسی قسم کی کمی نہیں کی تھی۔

پھر آپ ﷺ ایسے لوگوں کے پاس آئے جن کے سامنے ہانڈی میں بالکل تیار شدہ گوشت موجود ہے اور ایک دوسری گندی ہانڈی میں کچا گوشت ہے، تو وہ بالکل تیار شدہ اور اچھا گوشت چھوڑ کر گندی ہانڈی والا گوشت تناول کرتے۔

آپ ﷺ نے پوچھا: جبریل یہ کون ہیں؟

تو جبریل نے جواب دیا کہ: یہ آپ کی امت کے وہ لوگ ہیں جن کے پاس اپنی بیوی ہونے کے باوجود بازاری خواتین کے ساتھ پوری رات گزارتے اور وہ خواتین ہیں جن کے اپنے خاوند ہونے کے باوجود بازاری مردوں کیساتھ پوری رات گزارتی ہیں" اسے ابن جریر نے اپنی تفسیر میں روایت کیا ہے۔

اسی طرح سعد بن سنان خدری رضی اللہ عنہ کی ﷺ سے روایت کردہ حدیثِ اسرا و معراج میں ہے کہ آپ نے فرمایا: پھر کچھ ہی دیر گزری تھی کہ میں چند ہانڈیوں کے پاس سے گزرا جس میں گوشت کی بوٹیاں تھیں لیکن اس کے قریب کوئی بھی نہیں جاتا تھا، جبکہ دوسری طرف مزید ہانڈیاں تھیں جن میں بدبودار اور سڑا ہوا گوشت تھا اسے لوگ کھا رہے تھے، میں نے کہا:

جبریل یہ کون ہیں؟

تو جبریل نے جواب دیا کہ: یہ آپ کی امت کے وہ لوگ ہیں جو حلال ترک کر کے حرام کا ارتکاب کرتے تھے۔

آپ ﷺ نے فرمایا پھر کچھ دیر گزری تو میں ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرا جن کے پیٹ مکانوں کی طرح تھے، جیسے ہی کھڑے ہونے کی کوشش کرتے؛ گر جاتے اور کہتے: "پروردگار! ابھی قیامت قائم مت کرنا" آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ: وہ آل فرعون کی گزرگاہ میں پڑے ہوں گے، چنانچہ وہ انہیں اپنے قدموں تلے روندتے ہوئے چلے جائیں گے، آپ ﷺ فرماتے ہیں میں نے ان کی آہ و بکا بھی سنی، تو میں نے کہا:

جبریل! یہ کون ہیں؟

تو جبریل نے بتلایا کہ: یہ آپ کی امت کے سود خور ہیں، جن کے بارے میں فرمایا:

اَلَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ

البقرة–275

جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ یوں کھڑے ہوں گے جیسے شیطان نے کسی شخص کو چھو کر اسے خبطی بنادیا ہو۔

اس روایت کو بیہقی نے دلائل النبوۃ میں نقل کیا ہے۔

ازدواجی زندگی ایسا گھر ہے جو اولاد کی پرورش، دیکھ بھال، اور تعلیم و تربیت کا اہتمام کرتا ہے، والد کی شفقت اور ممتا کی محبت ایسی نسلیں تیار کرتی ہے جو زندگی کے بار اٹھانے کی صلاحیت رکھے، معاشرے کے لئے مفید ثابت ہوں، معاشرے کو ہر میدان میں تعمیر و ترقی کی راہ پر گامزن کرے، نئی نسل کی اعلی اخلاقی اقدار کی جانب رہنمائی کرتی ہے اور مذموم صفات سے دور رکھتی ہے، نیز اخروی دائمی زندگی کے لئے نیکیاں کرنے کی تربیت دیتی ہے، چنانچہ چھوٹے بچے انہیں دیکھ کر یا سن کر سیکھتے ہیں؛ کیونکہ وہ خود سے پڑھ کر سبق حاصل کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔

شادی کا بندھن ایک عظیم تر معاہدہ، مضبوط ترین رشتہ اور ٹھوس ناتا ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَإِنْ أَرَدْتُمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَكَانَ زَوْجٍ وَآتَيْتُمْ إِحْدَاهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَأْخُذُوا مِنْهُ شَيْئًا أَتَأْخُذُونَهُ بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِينًا [20] وَكَيْفَ تَأْخُذُونَهُ وَقَدْ أَفْضَى بَعْضُكُمْ إِلَى بَعْضٍ وَأَخَذْنَ مِنْكُمْ مِيثَاقًا غَلِيظًا

النساء–21/20

اور اگر تم ایک بیوی کی جگہ دوسری بیوی لانا چاہو اور تم نے اسے خواہ ڈھیر سا مال دیا ہو تو اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لو، کیا تم اس پر بہتان لگا کر اور صریح گناہ کے مرتکب ہو کر اس سے مال لینا چاہتے ہو۔ اور تم لے بھی کیسے سکتے ہو جبکہ تم ایک دوسرے سے لطف اندوز ہو چکے ہو اور وہ تم سے پختہ عہد لے چکی ہیں۔

مفسرین کہتے ہیں کہ اس سے مراد شادی کا بندھن ہی ہے۔

اس بندھن کیساتھ میاں بیوی کی مصلحتیں اور فوائد منسلک ہیں، بچوں کی مصلحتیں اور فوائد منسلک ہیں، میاں بیوی کے اقربا کی مصلحتیں اور فوائد منسلک ہیں، پورے معاشرے کی مصلحتیں اور فوائد منسلک ہیں، دنیا و آخرت کی اتنی مصلحتیں اور فوائد منسلک ہیں جنہیں شمار کرنا ممکن ہی نہیں، چنانچہ اس بندھن کو توڑنا، اس معاہدے کو ختم کرنا، اور ازدواجی زندگی کو طلاق سے برخاست کرنا مذکورہ تمام فوائد و مصلحتوں کو رائیگاں کرتا ہے، اس کی وجہ سے خاوند کو بہت ہی زیادہ آزمائش سے گزرنا پڑتا ہے جس سے دین، دنیا، اور صحت سب متاثر ہوتی ہیں، دوسری جانب بیوی کو خاوند سے کہیں زیادہ آزمائش کا سامنا کرنا پڑتا ہے، چنانچہ عورت اپنی زندگی پہلے کی طرح استوار نہیں کر پاتی جبکہ بقیہ زندگی ندامت کے سپرد ہوتی ہے، اور آج کل کے دور میں تو خصوصی طور پر پریشانی ہوتی ہے کیونکہ حالات عورت کے لئے سازگار نہیں ہوتے، بچے اجڑ جاتے ہیں، انہیں بھی سنگین ترین حالات سے گزرنا پڑتا ہے جو کہ والدین کی سائے میں گزاری ہوئی گذشتہ زندگی سے بالکل الگ تھلگ ہوتے ہیں، لہذا انہیں زندگی میں رنگ بھرنے والی تمام خوشیوں کا دامن چھوڑنا پڑتا ہے، نیز ان سنگین حالات میں ان کے سروں پر ہمہ قسم کے انحراف اور امراض میں مبتلا ہونے کے خطرات منڈلا رہے

ہوتے ہیں، پورا معاشرہ بھی طلاق کے بعد رونما ہونے والے نقصانات سے متاثر ہوتا ہے، چنانچہ قطع رحمی مستحکم ہوتی ہے، بلکہ طلاق کے جتنے بھی مفاسد شمار کیے جائیں وہ حقیقت میں تھوڑے ہی ہوں گے۔

تاہم طلاق کے عمومی اور خصوصی مفاسد و نقصانات کا اندازہ لگانے کے لئے جابر رضی اللہ عنہ کی اس حدیث پر غور کریں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: (ابلیس اپنا تخت پانی پر لگا کر اپنے چیلوں کو بھیجتا ہے؛ اور اس کے نزدیک مرتبے کے اعتبار سے وہی مقرب ہوتا ہے جو سب سے بڑا فتنہ ڈالے، چنانچہ ان میں سے ایک آکر کہتا ہے کہ:"میں نے یہ کیا اور وہ کیا۔۔" تو شیطان اسے کہتا ہے کہ:"تونے کوئی کارنامہ سرانجام نہیں دیا" پھر ان میں سے ایک اور آکر کہتا ہے کہ:"میں نے فلاں کا پیچھا اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی نہ ڈلوادی" شیطان اسے اپنے قریب کرکے کہتا ہے:"ہاں! تو ہے کارنامہ سرانجام دینے والا" پھر وہ اسے گلے لگالیتا ہے) مسلم

بہت سے لوگوں نے طلاق کو معمولی سمجھ لیا ہے، جس کی وجہ سے وہ خود تو سنگین امور سمیت بہت سے نقصانات میں مبتلا ہوئے ہی تھے دوسروں کو بھی اس بھنور میں پھنسادیتے ہیں۔

آج کل معمولی وجوہات اور غلط فہمی کی بنا پر طلاق کی شرح بہت بڑھ چکی ہے، بلکہ طلاق کے اسباب میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے، ان میں سب سے اہم سبب طلاق کے شرعی احکام سے جہالت اور کتاب وسنت کی تعلیمات سے روگردانی ہے، حالانکہ شریعتِ اسلامیہ نے شادی کے بندھن کو مکمل تحفظ اور اہمیت دی ہے کہ مبادا یہ بندھن ٹوٹ پھوٹ کا شکار نہ ہو، ہوس پرستی کی اندھیریوں سے متزلزل نہ ہو۔

چونکہ طلاق کا سبب خاوند یا بیوی میں سے کوئی ایک یا دونوں میں سے کسی کے رشتہ دار ہو سکتے ہیں اس لیے شریعت نے ہر صورت حال سے نمٹنے کا الگ حل پیش کیا ہے، چنانچہ اللہ تعالی نے قرآن مجید میں خاوند کو اس بندھن کی قدر کرنے کا حکم دیا اور فرمایا:

وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِتَعْتَدُوا وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ وَلَا تَتَّخِذُوا آيَاتِ اللَّهِ هُزُوًا

البقرة–231

اور بیویوں کو تکلیف پہنچانے کی غرض سے ظلم اور زیادتی کے لیے نہ روکو جو شخص ایسا کرے اس نے اپنی جان پر ظلم کیا تم اللہ کے احکام کو ہنسی کھیل نہ بناؤ۔

اسی طرح فرمایا:

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ

البقرة–228
نیز عورتوں کے بھی مناسب طور پر مردوں پر حقوق ہیں جیسے کہ مردوں کے عورتوں پر ہیں، اور مردوں کو عورتوں پر ایک درجہ فوقیت حاصل ہے۔

مفسرین کہتے ہیں کہ: بیوی کا حسن معاشرت سے متعلق خاوند پر اتنا ہی حق ہے جتنا خاوند کا بیوی پر ہے، البتہ خاوند کو بیوی کی ذمہ داری دی گئی ہے۔

اور خاوند کو چاہیے کہ اپنی بیوی کیساتھ حسن سلوک، حسن معاشرت سے پیش آئے اور اگر کوئی بات بری بھی لگے تو صبر کرے عین ممکن ہے کہ حالات بہتر سے بہترین ہو جائیں، یا انہیں اللہ تعالی نیک اولاد سے نوازے اور خاوند کو صبر کرنے پر اللہ تعالی کی طرف سے اجر بھی ملے، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ فَإِنْ كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَى أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا

النساء–19
اور ان کے ساتھ بھلے طریقے سے زندگی بسر کرو، اگر وہ تمہیں ناپسند ہوں تو ہو سکتا ہے کہ کوئی چیز تمہیں ناگوار ہو مگر اللہ نے اس میں بہت بھلائی رکھ دی ہو۔

میاں بیوی کو اپنے اختلافات شروع میں ہی ختم کر دینے چاہییں مبادا مزید مت بڑھیں، میاں بیوی ایک دوسرے کو سمجھیں اور پھر ایک دوسرے کی پسند اور ناپسند کا بھرپور خیال کریں، یہ کام بہت ہی آسان ہے سب اس سے واقف ہیں۔ شادی کے بندھن کو قائم رکھنے کے لئے سمجھدار لوگ میاں بیوی کے مابین صلح کروائیں اور طرفین کے حقوق کی ادائیگی یقینی بنائیں، چنانچہ فرمانِ باری تعالی ہے:

وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِنْ أَهْلِهَا إِنْ يُرِيدَا إِصْلَاحًا يُوَفِّقِ اللَّهُ بَيْنَهُمَا إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا خَبِيرًا

النساء–35
اور اگر تمہیں زوجین کے باہمی تعلقات بگڑ جانے کا خدشہ ہو تو ایک ثالث مرد کے خاندان سے اور ایک عورت کے خاندان سے مقرر کر لو، اگر وہ دونوں صلح چاہتے ہوں تو اللہ تعالی ان میں موافقت پیدا کر دے گا، اللہ تعالی یقیناً سب کچھ جاننے والا اور باخبر ہے۔

صبر اور درگزر بھی ازدواجی زندگی کے دوام اور خوشحالی کا سبب ہے، چنانچہ ایسے میں صبر کا کڑوا گھونٹ لمبے عرصے کی مٹھاس کا باعث بنتا ہے، ویسے بھی مشکلات کا سامنا کرنے کے لئے صبر جیسی کوئی چیز نہیں ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ

الزمر–10
یقیناً صبر کرنے والوں کو بے حساب اجر دیا جائے گا۔

چشم پوشی اور در گزر کے سنگ زندگی میں رنگ بھرے جا سکتے ہیں، زندگی کو تر و تازگی، مسرت اور خوبصورتی کا لبادہ پہنایا جا سکتا ہے، ان سے معمولی زخم بھی مندمل ہو جاتے ہیں۔

صرفِ نظر اور در گزر زندگی کے لئے لازمی عناصر ہیں، میاں بیوی کو ان کی خصوصی طور پر ضرورت ہوتی ہے، لہذا غیر ضروری یا قابل تاخیر امور سے صرفِ نظر میاں بیوی دونوں کے لئے بہتر ہے؛ کیونکہ دور حاضر میں بہت سے خاوند عیش پرستی پر مبنی مطالبات پورے کرتے کرتے تھک چکے ہیں، پورے حقوق کا مطالبہ اور کسی ایک حق سے بھی عدم دستبرداری و صرفِ نظری کی وجہ سے میاں بیوی کے درمیان نفرت اور بغض جنم لیتا ہے۔

حقیقت میں شادی کی روح باہمی تعاون اور شفقت پر قائم ہوتی ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَكُمْ فَاحْذَرُوهُمْ وَإِنْ تَعْفُوا وَتَصْفَحُوا وَتَغْفِرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ

التغابن–14
اے ایمان والو! تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد میں سے بعض تمہارے دشمن ہیں لہذا ان سے ہوشیار رہو اور اگر تم معاف کرو اور در گزر کرو اور انہیں بخش دو تو اللہ یقیناً بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔

اس آیت میں مذکور عداوت سے مراد نیکی کے کاموں میں رکاوٹ ڈالنا یا ان کے لئے عدمِ تعاون یا بالکل روک دینا ہے۔

فرمانِ باری تعالی ہے:

خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ

الاعراف–199
"در گزر اختیار کریں اور نیکی کا حکم دیں اور جاہلوں سے کنارہ کش ہو جائیں۔

شادی قائم رکھنے کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ بیوی کے اخلاق میں شگفتگی پیدا کرے، اور اس کے لئے شریعت کی روشنی میں جائز امور بروئے کار لائے، فرمانِ باری تعالی ہے:

فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللَّهُ وَاللَّاتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا

النساء—34

نیک عورتیں وہ ہیں جو [شوہروں کی] فرمانبردار ہوں اور ان کی عدم موجودگی میں اللہ کی حفاظت و نگرانی میں ان کے حقوق [مال و آبرو] کی حفاظت کرنے والی ہوں۔ اور جن بیویوں سے تمہیں سرکشی کا اندیشہ ہو انہیں سمجھاؤ [اگر نہ سمجھیں] تو خواب گاہوں میں ان سے الگ رہو [پھر بھی نہ سمجھیں تو] انہیں مارو، پھر اگر وہ گروہ تمہاری بات قبول کر لیں تو خواہ مخواہ ان پر زیادتی کے بہانے تلاش نہ کرو، یقیناً اللہ بلند مرتبہ والا اور بڑی شان والا ہے۔

قاضی اور منصفیں کی ذمہ داری ہے کہ ان کے پاس آنے والے میاں بیوی میں جھگڑوں میں صلح صفائی کروائیں، تاکہ باہمی اتفاق قائم ہو اور طلاق کے خدشات زائل ہو جائیں۔

خاوند پر بیوی کا حق ہے کہ حسن معاشرت، بیوی کے لئے مناسب رہائش، نان و نفقہ اور لباس کا انتظام کرے، ہر وقت خیر خواہی چاہے، تکلیف مت دے، اور گزند نہ پہنچائے۔

طلاق کا سبب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بیوی زبان دراز، بد اخلاق، اجڈ گنوار ہو، تو ایسی صورت میں بیوی اپنا اخلاق درست کرے، اپنے خاوند کی فرمانبرداری کرے، اور بچوں کی صحیح تربیت کے لئے خوب محنت کرے، چنانچہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: (جب کوئی عورت پانچوں نمازیں پڑھے، ماہِ رمضان کے روزے رکھے، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے خاوند کی اطاعت کرے تو اسے کہا جائے گا: جنت کے من چاہے دروازے سے داخل ہو جاؤ) احمد، یہ حدیث حسن ہے۔

بیوی کی ذمہ داری ہے کہ صحابیات رضی اللہ عنہن کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنے خاوند کی خدمت کرے، یہ بہت ہی اچھی بات ہو گی کہ بیوی اپنے خاوند کے ہر دکھ سکھ کی ساجھی بنے اور اللہ تعالی کی اطاعت کے لئے معاونت کرے۔

ایک حدیث میں ہے کہ: (اللہ تعالی کی ایسے شخص پر لعنت ہے جو کسی کی بیوی کو خاوند کے خلاف یا خاوند کو بیوی کے خلاف بھڑکائے)

بیوی کی ذمہ داری ہے کہ وہ خاوند کے رشتہ داروں کے حقوق بھی ادا کرے اور خصوصی طور پر ساس سسر کا خیال رکھے، اسی طرح خاوند بیوی کے رشتہ داروں کے حقوق ادا کرے، چنانچہ کئی بار کسی ایک کے رشتہ داروں کی حق تلفی بھی طلاق کا سبب بن جاتی ہے۔

طلاق کا یہ بھی سبب ہے کہ: حیا باختہ ڈارمہ سیریل دیکھے جائیں یا فحاشی پھیلانے والی ویب گاہیں دیکھی جائیں۔ خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلنا بھی طلاق کا سبب ہے، چنانچہ بیوی کے لئے خاوند کی اجازت سے ہی باہر جانا جائز ہے؛ کیونکہ خاوند کو معاملات کا زیادہ علم ہوتا ہے۔

تاہم اگر شادی کا بندھن قائم رکھنا ناممکن ہو جائے تو اللہ تعالی نے طلاق دینا جائز قرار دیا ہے، ایک حدیث میں ہے کہ: (اللہ تعالی کے ہاں ناپسندیدہ ترین حلال چیز طلاق ہے) چنانچہ خاوند مکمل سوچ وبچار کے بعد اللہ تعالی کے حکم کے مطابق شرعی طلاق دے، فرمانِ باری تعالی ہے:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ

الطلاق – 1

اے نبی! جب بیویوں کو طلاق دو تو انہیں عدت کے ایام میں طلاق دو، اور عدت شمار کرو۔

آیت کا مفہوم بیان کرتے ہوئے مفسرین کہتے ہیں کہ: ایسے طہر میں ایک طلاق دے جس میں جماع نہیں کیا، طلاق دینے کے بعد اگر چاہے تو دوران عدت رجوع کرلے، وگرنہ عدت ختم ہونے دے، جیسے ہی عدت ختم ہوگی زوجیت کا تعلق ختم ہو جائے گا۔

اس طرح سے طلاق دینے پر رجوع اور شادی قائم رہنے کی امید زیادہ ہوتی ہے، اور اگر عدت ختم ہو جائے تو نئے حق مہر کیساتھ نیا نکاح کر سکتا ہے۔

غور کریں کہ شادی کے بندھن کو تحفظ دینے کے لئے شریعت نے کتنی تاکید کی ہے جبکہ دوسری طرف آج کل طلاق کو اتنا ہی معمولی سمجھ لیا گیا ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ وَمَنْ يَتَّبِعْ خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ

النور – 21

اے ایمان والو! شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو اور جو شخص شیطان کے قدموں پر چلے گا تو وہ تو بے حیائی اور برے کاموں کا ہی حکم دے گا۔

اللہ تعالی میرے اور آپ سب کے لئے قرآن کریم کو خیر و برکت والا بنائے، مجھے اور آپ سب کو اس کی آیات سے مستفید ہونے کی توفیق دے، اور ہمیں سید المرسلین ﷺ کی سیرت و ٹھوس احکامات پر چلنے کی توفیق دے، میں اپنی بات کو اسی پر ختم کرتے ہوئے اللہ سے اپنے اور تمام مسلمانوں کے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں۔

دوسرا خطبہ

تمام تعریفیں اللہ رب العالمین، رحمن و رحیم کے لئے ہیں، اسی نے اپنے علم، حکمت اور رحمت کی روشنی میں احکاماتِ شریعت جاری کیے، وہی پاکیزہ اور عظیم معبود برحق ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، وہی علم و حکمت والا ہے، میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی اور سربراہ محمد ﷺ اس کے بندے اور برگزیدہ رسول ہیں، یا اللہ! اپنے بندے اور رسول محمد-ﷺ-انکی آل اور شریعت پر قائم تمام صحابہ کرام پر رحمت، سلامتی اور برکتیں نازل فرما۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

تقوی الٰہی اختیار کرو اور اسلام کے کڑے کو مضبوطی سے تھام لو۔

اللہ کے بندوں!

اللہ تعالی کا فرمان ہے کہ:

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ

المائدۃ–2

نیکی اور تقوی کے کاموں میں باہمی تعاون کرو، گناہ اور زیادتی کے کاموں میں تعاون مت کرو، اور اللہ سے ڈرو، بیشک اللہ تعالی سخت سزا دینے والا ہے۔

مسلمانوں!

کچھ نوجوانوں کی زبانوں پر طلاق کا لفظ اولاد، اقربا، اور کسی بھی دوسرے شخص کے حقوق کا خیال بالا طاق رکھتے ہوئے پانی کی طرح جاری ہے، بسا اوقات مختلف مجالس میں تو کبھی ایک ہی مجلس میں کئی بار طلاق دے دیتا ہے، پھر اس کے بعد فتوے تلاش کرتا ہے، بسا اوقات حیلہ بازی بھی کرتا ہے اور کبھی کسی قسم کی گنجائش نہیں ملتی، اور بلا سود ندامت اٹھانی پڑتی ہے؛ حالانکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا (2) وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

الطلاق–3/2

جو بھی اللہ سے ڈرے وہ اس کے لیے راستہ بنا دیتا ہے [2] اور اسے ایسی جگہ سے عطا فرماتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوتا۔

شرعی طور پر طلاق دینے والے کے لئے اللہ تعالی آسانیوں کے راستے کھول دیتا ہے، نیز شادی کے بندھن کی قدر کرنے والے اور اس کی اہانت سے دور رہنے والے کے لئے اللہ تعالی برکتیں ڈال دیتا ہے، چنانچہ وہ اس کے اچھے نتائج سے بہرہ ور ہوتا ہے۔ طلاق کی کچھ اقسام اور صورتیں ایسی بھی ہیں جو کہ بذاتہ خود ایک گناہ ہیں، جیسے کہ نبی ﷺ نے ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا: (ام ایوب کو طلاق دینا گناہ ہے)۔

اللہ کے بندوں!

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

الاحزاب–56

یقیناً اللہ اور اسکے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود و سلام پڑھو۔

اور آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ: (جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھے گا اللہ تعالی اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا)

اس لئے سید الاولین والآخرین اور امام المرسلین پر درود و سلام پڑھو۔

اللهم صلِّ على محمدٍ وعلى آل محمدٍ، كما صلَّيتَ على إبراهيم وعلى آل إبراهيم، إنك حميدٌ مجيد، اللهم بارِك على محمدٍ وعلى آل محمدٍ، كما باركتَ على إبراهيم وعلى آل إبراهيم، إنك حميدٌ مجيد، وسلم تسليما كثيراً۔

یا اللہ! تمام صحابہ کرام سے راضی ہو جا، یا اللہ! ہدایت یافتہ خلفائے راشدین ابو بکر، عمر، عثمان، علی اور اپنے نبی کے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے راضی ہو جا، تابعین کرام اور قیامت تک انکے نقشِ قدم پر چلنے والے تمام لوگوں سے راضی ہو جا، یا اللہ! انکے ساتھ ساتھ اپنی رحمت و کرم کے صدقے ہم سے بھی راضی ہو جا، یا ارحم الراحمین!

یا اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو غالب فرما، یا اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو غالب فرما، یا اللہ! کفر اور تمام کفار کو ذلیل کر دے، یا رب العالمین! یا اللہ! اپنے اور دین دشمن تمام لوگوں کو تباہ و برباد فرما۔

یااللہ ! ہم تجھ سے بخشش کا سوال کرتے ہیں، یااللہ ! یاذوالجلال والاکرام ! ہمارے سابقہ ، لاحقہ ، خفیہ ، اعلانیہ سب گناہ معاف فرمادے ، اور جن کے بارے میں تو ہم سے زیادہ جانتا ہے وہ بھی معاف فرمادے ، تو ہی ترقی و تنزلی دینے والا ، تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں۔

یااللہ ! تمام تر معاملات میں ہمارے لیے مثبت نتائج برآمد فرما ، اور ہمیں دنیا و آخرت کی رسوائی سے محفوظ فرما۔

یااللہ ! تیری رحمت کے صدقے ہم تیری نعمتوں کے زوال ، فوری پکڑ اور عافیت کی تبدیلی سے پناہ چاہتے ہیں ، یاارحم الراحمین !

یااللہ ! اپنی رحمت کے صدقے تمام مؤمن مرد و خواتین اور مسلمان مرد و خواتین کے معاملات کی باگ دور سنبھال ، یاارحم الراحمین ، یااللہ ! تمام مسلمانوں کے دلوں میں الفت ڈال ، اور ناراضی رکھنے والوں کی اصلاح فرما۔

یااللہ ! ہمیں اور سب مسلمانوں کو دین کی سمجھ عطا فرما ، یااللہ ! اپنی رحمت کے صدقے ہماری اور تمام مسلمانوں کی توبہ قبول فرما ، یاارحم الراحمین !

یااللہ ! ہمیں ہمارے نفسوں کے شر سے محفوظ فرما ، یااللہ ! ہمیں ہمارے نفسوں اور گناہوں کے شر سے محفوظ فرما یااللہ ! ہمیں ہر شریر کے شر سے محفوظ فرما ، یارب العالمین !

یااللہ ! ہمیں اور ہماری اولاد کو شیطان ، شیطانی چیلوں اور لشکروں سے محفوظ فرما ، یاذوالجلال والاکرام ! یااللہ ! اپنی رحمت کے صدقے تمام مسلمانوں کو شیطان ، شیطانی چیلوں ، چالوں اور لشکروں سے محفوظ فرما ، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے ، یااللہ ! اپنی رحمت کے صدقے ہمیں ہر شریر کے شر سے محفوظ فرما ، یاارحم الراحمین !

یااللہ ! اپنی رحمت کے صدقے ہمارے ملک کی ہمہ قسم کے شر اور نقصان سے حفاظت فرما ، یااللہ ! ہماری سرحدوں کی ہمہ قسم کے شر اور نقصان سے حفاظت فرما ، یارب العالمین ! یااللہ ! ہمارے فوجیوں کی حفاظت فرما ، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے ، یاارحم الراحمین !

یااللہ ! اسلام دشمن قوتوں کی منصوبہ بندیاں غارت فرما ، یارب العالمین ! یااللہ ! اسلام دشمن قوتوں کی اسلام کے خلاف کی ہوئی منصوبہ بندیاں غارت فرما ، یارب العالمین ! بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

یااللہ ! ہمیں ہمارے ملکوں میں امن وامان عطا فرما ، اور ہمارے حکمرانوں کی اصلاح فرما۔

یااللہ! خادم حرمین شریفین کو اپنے پسندیدہ کام کرنے کی توفیق دے، یااللہ! اُس کی تیری مرضی کے مطابق رہنمائی فرما، اور اس کے تمام اعمال اپنی رضا کے لئے قبول فرما، یااللہ! انہیں صائب رائے اور عمل صالح عطا فرما، یااللہ! انہیں صحت وعافیت عطا فرما، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے، یاذوالجلال و الاکرام! یااللہ! ان کے دونوں نائبوں کو اسلام اور عالم اسلام کیلئے بہتر امور سرانجام دینے کی توفیق عطا فرما، یاارحم الراحمین!۔

یااللہ! ہم سود، زنا، زلزلوں، آزمائشوں، ظاہری و باطنی ہمہ قسم کے برے فتنوں سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

یااللہ! تیری رحمت کے صدقے ہم تجھ سے جنت اور اس کے قریب کرنے والے ہر قول وفعل کا سوال کرتے ہیں، نیز جہنم اور اس کے قریب کرنے والے ہر قول وفعل سے تیری پناہ چاہتے ہیں، یاارحم الراحمین!

یااللہ! تمام مسلمان فوت شدگان کی بخشش فرما، یاذوالجلال والاکرام!

یااللہ! یاذوالجلال والاکرام! ملک شام میں مسلمانوں پر رحم فرما، عراق میں مسلمانوں پر رحم فرما، یااللہ! تمام مسلمانوں کے دلوں میں الفت ڈال دے، یااللہ! ہم تجھ سے دعا کرتے ہیں کہ اپنی رحمت کے صدقے فتنۂ یمن جلد از جلد ختم فرما، اور انجام کار اسلام، مسلمانوں اور ملک و قوم کے لئے بہتر بنا، یارب العالمین!

یااللہ! تمام مسلمانوں کو کلمۂ حق پر متحد فرما، یاذوالجلال والاکرام!

یااللہ! ہمیں بارش عطا فرما، یااللہ! ہمیں مفید اور نقصان سے خالی بارش عطا فرما، یاارحم الراحمین! ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائی عطا فرما، اور ہمیں آخرت کے عذاب سے محفوظ فرما۔

اللہ کے بندوں!

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ (90) وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ

النحل–91/90

اللہ تعالی تمہیں عدل واحسان اور قریبی رشتہ داروں کو (مال) دینے کا حکم دیتا ہے، اور تمہیں فحاشی، برائی، اور سرکشی سے روکتا ہے، اللہ تعالی تمہیں وعظ کرتا ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو۔ اور اللہ تعالی سے کئے وعدوں کو پورا کرو، اور اللہ تعالی کو ضامن بنا کر اپنی قسموں کو مت توڑو، اللہ تعالی کو تمہارے اعمال کا بخوبی علم ہے۔

اللہ عزوجل کا تم ذکر کروہ تمہیں کبھی نہیں بھولے گا، اسکی نعمتوں پر شکر ادا کروہ تمہیں اور زیادہ عنایت کرے گا، اللہ کا ذکر بہت بڑی عبادت ہے، اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔

(14)علم کی فضیلت اہمیت اور فوائد

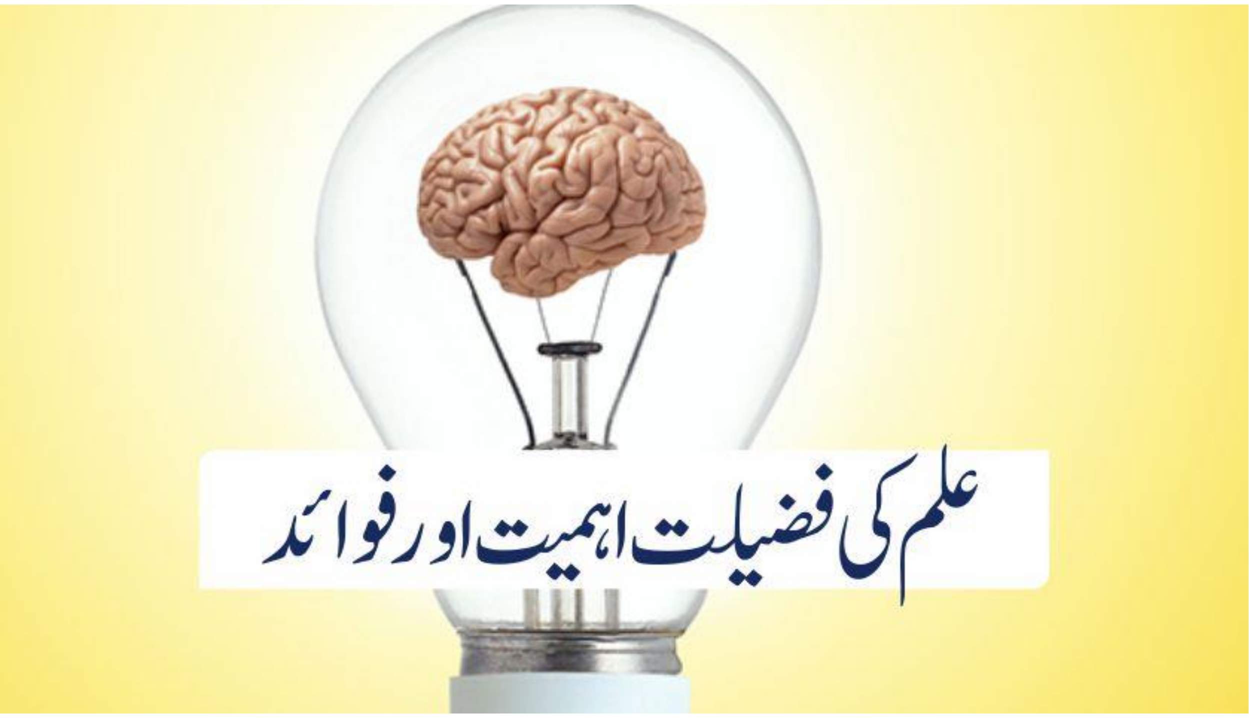

پہلا خطبہ:

یقیناً تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، ہم اس کی تعریف بیان کرتے ہیں، اسی سے مدد کے طلب گار ہیں اور اپنے گناہوں کی بخشش بھی مانگتے ہیں، نفسانی و بُرے اعمال کے شر سے اُسی کی پناہ چاہتے ہیں، جسے اللہ ہدایت عنایت کردے اسے کوئی بھی گمراہ نہیں کر سکتا، اور جسے وہ گمراہ کردے اس کا کوئی بھی رہنما نہیں بن سکتا، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اللہ تعالی آپ پر، آپ کی آل، اور صحابہ کرام پر ڈھیروں درود و سلامتی نازل فرمائے۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

اللہ کے بندوں! تقوی الٰہی ایسے اختیار کرو جیسے تقوی اختیار کرنے کا حق ہے، تقوی الٰہی نورِ بصیرت ہے اور اسی سے احیائے قلب و ضمیر ہو گا۔

مسلمانوں!

صرف اللہ تعالی کی عبادت ہی لوگوں کو پیدا کرنے اور انہیں احکامات صادر کرنے کا مقصد ہے، اسی کے لئے رسولوں کو بھیجا گیا، کتابیں نازل کی گئیں، مخلوقات کے لئے شرف، سعادت مندی، کامیابی و کامرانی اسی میں ہے، بلکہ اللہ تعالی کے ہاں لوگوں کی درجہ بندی عبادت گزاری کے مطابق ہی ہو گی، فرمانِ باری تعالی ہے:

إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ

الحجرات–13
یقیناً اللہ تعالی کے ہاں وہی مکرم ہے جو زیادہ متقی ہے۔

اللہ تعالی کا ایک فضل و کرم یہ ہے کہ اس نے مخلوق کے لئے عبادت میں لذت پیدا کرنے اور عبادت کے ذریعے لوگوں کے درجات بلند کرنے کے لئے عبادات میں تنوع رکھا ہے، دین میں ایک عبادت ایسی ہے جو دیگر تمام عبادات سے مقدم ہے، دیگر عبادات کی تصحیح اسی پر محصور ہے، یہ عبادت بجالانے والا کامران ہو گا، جبکہ اس میں کوتاہی برتنے والا پشیمان ہو گا، اللہ تعالی نے یہ عبادت سرانجام دینے والوں کی تعریف بیان کی، اس عبادت کی وجہ سے بہت سی مخلوق کو فضیلت بخشی، یہ عبادت انسان کو اپنے رب سے ملاتی ہے، اور زندگی کے گوشوں کو منوّر کرتی ہے۔

معاملہ معیشت کا ہو یا آخرت کا اسی طرح انسان کمال و بحال اسی وقت ہو گا جب یہ عبادت ادا ہو، اللہ تعالی کی بندگی کے لئے اس جیسی کوئی عبادت نہیں، اسی کے ذریعے معرفت و عبادتِ الٰہی ہو گی، حمد و ثنا اور ذکر الٰہی ممکن ہو گا، خالق و مخلوق کے حقوق معلوم ہونگے، حلال و حرام، حق و باطل، صحیح و غلط، مفید و غیر مفید، اچھے اور برے میں امتیاز کیا جا سکے گا، یہ عبادت تنہائی کی ساتھی اور خلوت کی رفیق ہے، غفلت کے وقت متنبہ کرتی ہے، اسے حاصل کرنا خود ایک عبادت ہے، اسے پھیلانا قربتِ الٰہی، اپنے چاہنے والوں کے لئے زینت اور باعث امان ہے، قلب و بصیرت کو منور کرتی ہے، ذہن و ضمیر کو مضبوط بناتی ہے، اسے اپنانے والے اہل زمین کے لئے آسمان کے تاروں کی مانند ہیں۔

چنانچہ انہی سے رہنمائی لی جاتی ہے، یہی عبادت مخلوقات کے لئے باعث حسن و جمال ہے، امت کے لئے قلعہ اور ذرہ کی حیثیت رکھتے ہیں، اگر وہ نہ ہوں تو دین کا نام و نشان ہی مٹ جائے، اسی عبادت میں امت کی بہتری اور ترقی، لوگوں کے لئے استقامت و تزکیہ، انسانیت کی ہدایت و سعادت مندی، نسلوں کا تحفظ اور سلامتی پنہاں ہے، اس کی ضرورت تمام ضرورتوں سے زیادہ ہے، اس کے بغیر صرف تباہی اور بربادی ہے، امام احمد رحمہ

اللہ کہتے ہیں: ''لوگوں کو علم کی کھانے پینے سے زیادہ ضرورت ہوتی ہے؛ کیونکہ کھانے پینے کی ضرورت دن میں ایک یا دو مرتبہ ہوتی ہے، لیکن علم کی ضرورت ہر وقت رہتی ہے''۔

ہماری امت ہی علم کی بنیاد پر قائم ہوئی چنانچہ سب سے پہلی آیت ہی حصولِ علم کی ترغیب کے لئے نازل کی گئی

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ

العلق–1

اپنے پروردگار کے نام سے پڑھیں جس نے پیدا کیا ہے۔

ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''سب سے پہلے قرآن کریم کی یہی مبارک آیات نازل ہوئیں، اور یہ اللہ تعالی کی اپنے بندوں پر پہلی رحمت اور نعمت تھیں''۔

اللہ تعالی نے اپنا ایک نام ''العلیم'' بھی رکھا، اپنے آپ کو علم سے موصوف کیا، بلکہ اپنی مخلوق کو اپنا تعارف بھی اسی صفت سے کرواتے ہوئے فرمایا:

اَلَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ (4) عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ

العلق–5/4

[رب وہی ہے] جس نے قلم کے ذریعے علم دیا [4] اور انسان کو وہ کچھ سکھایا جو اسے معلوم نہیں تھا۔

پیغامِ رسالت علم و عمل کا نام ہے، اس لیے پیغامِ رسالت کا نصف حصہ علم پر مشتمل ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ

التوبۃ-33

وہی ذات ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت -یعنی علم- اور دین حق -یعنی عمل صالح- کیساتھ بھیجا۔

انسان اور انسانی دل کے لئے حُبِّ الٰہی سے بڑھ کر کچھ نہیں ہے، اور یہ صرف علم سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔

علم ہی وہ حکمت ہے جسے اللہ تعالی جتنی چاہے عطا فرماتا ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ

البقرة–269
وہ جسے چاہتا ہے حکمت سے نوازتا ہے، اور جسے حکمت دے دی جائے تو اسے بہت سی خیر نوازدی گئی، اور نصیحت صرف عقل والے ہی پکڑتے ہیں۔

اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام کو علم دے کر احسان جتایا اور پھر علم کے ذریعے فرشتوں پر ان کی برتری عیاں فرمائی:

وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ أَنْبِئُونِي بِأَسْمَاءِ هَؤُلَاءِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ

البقرة–31
اور آدم [علیہ السلام] کو تمام چیزوں کے نام بتلائے، پھر انہی چیزوں کو فرشتوں کے سامنے پیش کیا اور فرمایا: اگر تم [اپنی بات میں] سچے ہو تو مجھے ان کے نام بتلاؤ۔

اللہ تعالی نے انبیائے کرام، رسولوں اور دیگر جسے چاہا انہیں علم کے لئے مختص فرمایا، چنانچہ فرشتوں نے ابراہیم علیہ السلام کی اہلیہ کو علم رکھنے والے بچے یعنی اسحاق علیہ السلام کی خوشخبری دی۔

یوسف علیہ السلام کے بارے میں اللہ تعالی نے فرمایا:

وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا

یوسف–22
وہ جس وقت بھرپور جوان ہوئے تو ہم نے انہیں علم و حکمت سے نوازا۔

پھر یہی فضیلت یوسف علیہ السلام نے اپنے بارے میں بھی ذکر کی:

إِنِّي حَفِيظٌ عَلِيمٌ

یوسف–55
میں یقیناً حفاظت کرنے والا اور جاننے والا ہوں۔

موسیٰ علیہ السلام پر بھی علم دے کر کرم کیا گیا:

وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَاسْتَوَى آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا

القصص–14

وہ جس وقت کڑیل جوان ہوئے تو ہم نے انہیں علم و حکمت سے نوازا۔

داؤد اور سلیمان علیہما السلام کے بارے میں فرمایا:

وَكُلًّا آتَيْنَا حُكْمًا وَعِلْمًا

الانبیاء–79

اور ہم نے ہر ایک کو علم و حکمت سے نوازا۔

عیسیٰ علیہ السلام کو اسی نعمت کی یاد دہانی بھی کروائی:

اُذْكُرْ نِعْمَتِي عَلَيْكَ وَعَلَى وَالِدَتِكَ إِذْ أَيَّدْتُكَ بِرُوحِ الْقُدُسِ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَإِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ

المائدۃ–110

سیدنا خضر علیہ السلام کے پاس اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا ایسا علم تھا جو کسی اور کے پاس نہیں تھا اسی فضیلت کے باعث اولوالعزم پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر بھی سفر کر کے ان کے پاس جا پہنچتے ہیں:

فَوَجَدَا عَبْدًا مِنْ عِبَادِنَا آتَيْنَاهُ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنَاهُ مِنْ لَدُنَّا عِلْمًا

الکھف–65

وہاں [موسیٰ اور ان کے ساتھی] نے ہمارے بندوں میں سے ایک بندے [خضر] کو پایا جسے ہم نے اپنی رحمت سے نوازا تھا، اور اپنے ہاں سے علم سکھایا تھا۔

سلیمان علیہ السلام کے فوجیوں میں سے جس کے پاس سب سے زیادہ علم تھا وہی طاقتور تھا:

قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ

النمل–40

جس کے پاس کتاب کا علم تھا وہ [سلیمان علیہ السلام سے] کہنے لگا کہ آپ کے پلک جھپکانے سے بھی پہلے میں اس [تختِ سبا] کو آپ کے پاس پہنچا سکتا ہوں۔

اللہ تعالی نے اپنے رسول ﷺ پر کی ہوئی نعمتیں شمار کرواتے ہوئے علم کو سب سے اعلی وارفع مقام عطا فرمایا:

وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ

النساء–113

اللہ تعالی نے آپ پر کتاب وحکمت نازل کی اور آپ کو ان چیزوں کا علم دیا جو آپ نہیں جانتے تھے۔

نیز اللہ تعالی نے آپ ﷺ کو علم کے سوا کسی بھی چیز میں اضافے کی دعا کا حکم نہیں دیا، فرمایا:

وَقُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا

طٰہ–114

اور آپ کہہ دیں: میرے پروردگار! مجھے مزید علم عطا فرما۔

علم انبیائے کرام کی وراثت ہے، چنانچہ انبیائے کرام کے وارثانِ علم ان کے بعد سب سے بہترین درجے کے مالک ہوں گے، اور وہی ان کے قریب ترین بھی قرار پائیں گے، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (علما انبیائے کرام کے وارث ہیں، انبیائے کرام وراثت میں درہم ودینار چھوڑ کر نہیں جاتے بلکہ علم چھوڑ کر جاتے ہیں، چنانچہ جو علم حاصل کرے تو اس نے بہت بڑا حصہ لے لیا) ترمذی

اللہ تعالی نے اہل علم کو اپنی الوہیت کے لئے گواہ بھی بنایا اور فرمایا:

شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ

آل عمران–18

اللہ تعالیٰ، فرشتے اور اہل علم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ عدل کو قائم رکھنے والا ہے۔

علم کی وجہ سے اللہ تعالی کا ڈر پیدا ہوتا ہے اور اس کی اطاعت کی جاتی ہے:

إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ

فاطر–28

یقیناً بندوں میں سے اللہ تعالی سے ڈرنے والے علما ہی ہوتے ہیں۔

زہری رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''اللہ تعالی کی حصولِ علم جیسی کوئی عبادت ہے ہی نہیں''۔

حصولِ علم خیر و بھلائی ہے: (اللہ تعالی جس کے بارے میں خیر کا ارادہ فرمالے اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے) متفق علیہ

سب سے زیادہ علم رکھنے والے ہی بہترین لوگ ہیں، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (دورِ جاہلیت کے بہترین لوگ اسلام میں بھی بہترین ہیں بشرطیکہ دین کی سمجھ رکھتے ہوں) متفق علیہ

علم اعمال اور درجات میں درجہ بندی کا ترازو ہے، علم کی وجہ سے ہی اعمال میں بہتری اور عمدگی پیدا ہوتی ہے، چنانچہ انسان کا عقیدہ، اخلاص، اور سنتِ نبوی کی پیروی صرف علم کے ذریعے ہی ممکن ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

محمد–19

جان لو کہ: اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے۔

اللہ تعالی نے یہاں قول و عمل سے پہلے علم کو ذکر کیا ہے۔

جب تک روئے زمین پر علم باقی رہے گا تو لوگ ہدایت پر قائم رہیں گے، یہی وجہ ہے کہ علم کے بغیر اللہ تعالی کی عبادت کرنے والا فائدے کی بجائے نقصان زیادہ کرتا ہے، شرک و بدعات علم کی کمی اور اہل علم سے دوری کے باعث ہی پیدا ہوئیں، کیونکہ گمراہی و جہالت؛ لاعلمی کا ہی ثمر ہوتا ہے؛ اسی لیے اللہ تعالی نے ہمیں گمراہ لوگوں کے راستے سے پناہ مانگنے کا ہر نماز کی ہر رکعت میں حکم دیا ہے:

غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ

الفاتحۃ–7
[ہمارا راستہ] ان لوگوں کا نہ ہو جن پر تیرا غضب ہوا اور نہ ہی گمراہوں کا۔
اللہ تعالی نے اہل علم اور جاہلوں میں برابری کو مسترد فرمایا، اس لیے ان دونوں میں برابری نہیں ہے جیسے کہ زندہ اور مردہ، بینا اور نابینا میں برابری نہیں ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ

الزمر–9
آپ کہہ دیں: کیا صاحب علم اور لا علم برابر ہو سکتے ہیں؟

علم ہی لوگوں کے لئے زندگی و روشنی ہے:

أَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَأَحْيَيْنَاهُ وَجَعَلْنَا لَهُ نُورًا يَمْشِي بِهِ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَثَلُهُ فِي الظُّلُمَاتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِنْهَا

الانعام–122
بھلا وہ شخص جو مردہ تھا پھر ہم نے اسے زندہ کیا اور اس کو روشنی عطا کی جس کی مدد سے وہ لوگوں میں زندگی بسر کر رہا ہے اس شخص جیسا ہو سکتا ہے جو تاریکیوں میں پڑا ہوا اور اس کے نکلنے کی کوئی صورت نہ ہو؟۔

حسن سیرت اور دین کی سمجھ مؤمنین کی خصوصی صفات ہیں، اسی لیے ان کے سینے علم سے منور ہوتے ہیں:

بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ

العنکبوت–49
بلکہ [قرآن] تو واضح آیات ہیں جو ان لوگوں کے سینوں میں محفوظ ہیں جنہیں علم دیا گیا ہے۔

صرف اہل علم کو اللہ تعالی نے قرآن کریم کی امثال سمجھنے اور ان کے معنی و مفہوم کا ادراک رکھنے والا قرار دیا:

وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ

العنکبوت–43
یہ مثالیں ہم لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں اور انہیں علما کے علاوہ کوئی نہیں سمجھتا۔

علمی مجلسوں اور وہاں کے حاضرین کو رحمت ڈھانپ لیتی ہے، ان پر سکینت نازل ہوتی ہے، فرشتے انہیں اپنے گھیرے میں لے لیتے ہیں: (بیشک فرشتے طالب علم کو راضی کرنے کے لئے اپنے پر بچھادیتے ہیں) ترمذی

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''اگر حصول علم سے صرف قرب الٰہی ملے، عالم ملائکہ سے تعلق بنے اور ملاًالا علی کی صحبت ملے تو یہی علم کی قدر و منزلت اور شان کے لئے کافی تھا، لیکن یہاں تو دنیاو آخرت کی عزت بھی حصول علم کیساتھ منسلک اور مشروط ہے''۔

اہل علم کی مجلسوں میں حکمت و دانائی پائی جاتی ہے، وہی پوری امت کے لئے بہترین نمونہ ہیں، اہل علم کو ذاتی فائدہ تو ہوتا ہی ہے دوسرے بھی ان سے مستفید ہوتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ ہر کوئی انہیں اچھے لفظوں میں یاد کرتا ہے اور دعائیں دیتا ہے، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (اللہ تعالی، اللہ کے فرشتے، آسمان و زمین کے تمام مکین حتی کہ چیونٹیاں بھی اپنے بلوں میں اور مچھلیاں بھی لوگوں کو بھلائی سکھانے والے کے لئے دعائیں کرتی ہیں) ترمذی

حصول علم کے لئے جد و جہد بھی ''فی سبیل اللہ'' میں شمار ہوتی ہے، چنانچہ ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: ''جو شخص حصولِ علم کے لئے صبح شام آنا جانا جہاد میں شمار نہیں کرتا اس کی عقل اور رائے دونوں ناقص ہیں''۔

حصول علم کے لئے مقابلہ بازی بھی قابل ستائش عمل ہے، چنانچہ دو لوگوں کے بارے میں رشک کیا جا سکتا ہے علم پھیلانے والا اور مال خرچ کرنے والا، اس کے علاوہ کسی بھی چیز کے بارے میں رشک نہیں کرنا چاہیے آپ ﷺ کا فرمان ہے: (رشک صرف دو لوگوں کے بارے میں کیا جا سکتا ہے: ایک وہ شخص جسے اللہ تعالی نے خوب مال نوازا اور پھر اسے حق کے راستے میں خرچ کرنے کی توفیق دی، [دوسرا] وہ آدمی جسے اللہ تعالی نے حکمت [علم] سے نوازا تو وہ اس کے مطابق فیصلے کرتا ہے اور آگے لوگوں کو سکھاتا ہے) متفق علیہ

شرعی اور تقدیری فیصلوں کا متفقہ اصول ہے کہ ''جیسا کرو گے ویسا بھرو گے'' چنانچہ علم اللہ تعالی کے بارے میں قریب ترین راستے کے ذریعے معلومات فراہم کرتا ہے، چنانچہ حصولِ علم کے راستے پر چلنے والا حقیقت میں اللہ تعالی اور جنت کے قریب ترین راستے پر چل نکلتا ہے آپ ﷺ کا فرمان ہے: (جو شخص کسی راستے پر علم کی جستجو میں نکلے تو اس عمل کی وجہ سے اس کے لئے اللہ تعالی جنت کا راستہ آسان بنا دیتا ہے) مسلم

شرعی علم پوری امت کے لئے فتنوں اور مصیبتوں سے بچاؤ کا ذریعہ ہے، امام مالک رحمہ اللہ کہتے ہیں: "کچھ لوگوں نے عبادت میں مشغول ہو کر علم حاصل نہیں کیا، پھر وہی لوگ امت محمدیہ کے خلاف تلوار اٹھا کر بغاوت پر اتر آئے اگر وہ علم حاصل کرتے تو اس اقدام سے باز رہتے"۔

فوائدِ علم کی وجہ سے پوری دھرتی پر علم پہنچانے کا حکم دیا گیا ہے چاہے وہ معمولی سا ہی کیوں نہ ہو، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (میری طرف سے [دین] آگے پہنچاؤ چاہے ایک آیت ہی کیوں نہ ہو) بخاری

اللہ تعالی نے اہل علم سے استفسار اور ان سے رجوع کرنے کا حکم دیا اور فرمایا:

فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ

الانبیاء—7
تم اہل ذکر سے پوچھو اگر تم نہیں جانتے۔

نبی کریم ﷺ نے اہل علم کے لئے تروتازگی، خوش باش زندگی، روشن چہرے اور شرح صدر کی دعا فرمائی: (اللہ تعالی ایسے شخص کے چہرے کو ہمیشہ تروتازہ رکھے جو ہم سے دین سنے اور بعینہٖ آگے پہنچائے، بہت سے شاگرد اپنے اساتذہ سے زیادہ ذہین ہوتے ہیں) ترمذی

نیز نبی ﷺ نے اپنے محبوب صحابی کے لئے دعا فرمائی کہ وہ بھی اہل علم میں شامل ہوں، چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں فرمایا: (یا اللہ! اسے دین کا فقیہ بنادے) بخاری

علم کی وجہ سے زندگی اور موت کے بعد بھی بلند درجات ملتے ہیں، فرمانِ باری تعالی ہے:

يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ

المجادلۃ—11
اللہ تعالی تم میں سے ایمان والوں اور اہل علم کے درجات بلند فرماتا ہے۔

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں: "علم حاصل کر کے عمل کرنے والے اور پھر آگے پھیلانے والے کو ہی آسمانوں میں "عظیم" کہہ کر پکارا جائے گا"۔

صاحب علم کو مرنے کے بعد بھی فائدہ پہنچتا رہے گا، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (جس وقت انسان فوت ہو جائے تو تین ذرائع کے علاوہ اس کے اعمال منقطع ہو جاتے ہیں: صدقہ جاریہ، علم جس سے لوگ مستفید ہو رہے ہوں، نیک اولاد جو اس کے لئے دعائیں کرے) مسلم

افضل ترین علم کی کتاب وسنت میں مدح سرائی بھی کی گئی ہے اور یہ وہی علم ہے جو قرآن وسنت سے ماخوذ ہو، تمام علوم میں ذاتِ باری تعالی اور اس کے اسماوصفات کا علم بلند ترین ہے، یہی حقیقت میں تخلیق وتدبیر کا مقصد بھی ہے:

اَللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ يَتَنَزَّلُ الْأَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا

الطلاق–12

اللہ وہ ہے جس نے سات آسمان بنائے اور اسی طرح زمینیں بھی، ان کے درمیان سے حکم نازل ہوتا ہے، تاکہ تم جان لو کہ اللہ یقیناہر چیز پر قادر ہے، اور یہ کہ اللہ نے علم سے ہر چیز کا احاطہ کرر کھا ہے۔

ہر مسلمان پر علم کی فرض مقدار حاصل کرنا واجب ہے، وہ اسی کی روشنی میں اپنا عقیدہ، نمازیں اور روزے صحیح کر سکے گا، اپنے وقت میں سے کچھ علم کے لئے بھی مختص کرے، علمی مجالس اور حلقوں میں بیٹھنا بوجھ مت سمجھے۔

طالب علم کو چاہیے کہ علم کی قدر و منزلت کا خیال کرے، اللہ تعالی سے علم نافع مانگے، اور اللہ تعالی سے حسن ظن قائم رکھے، حصولِ علم کے لئے تقوی اپنے دامن کیساتھ باندھ لے، اپنی نیت خالص اللہ تعالی کے لئے بنائے، اپنے علم کے ذریعے بیوقوف لوگوں سے مت جھگڑے، اور نہ ہی علمائے کرام سے بحث کرے، حاصل شدہ علم کے مطابق عمل کرنے پر غیر حاصل شدہ علم بھی اللہ تعالی عطا کر دیتا ہے۔

مسلمانوں!

اللہ تعالی نے متلاشیان علم کے لئے اسے آسان بنانے، اور وہ کچھ دینے کا وعدہ کر لیا ہے جو ابھی طالب علم کے ذہن میں بھی نہیں ہے، کیونکہ فرمانِ باری تعالی ہے:

اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ

العلق–3

علم کا راستہ بہت آسان اور سب کی پہنچ میں ہے، چنانچہ قرآن مجید یاد کریں، نبی ﷺ کی کچھ احادیث مبارکہ حفظ کریں، اہل علم کے چنیدہ علمی متن یاد کریں، انہیں سمجھیں اور پھر ان پر عمل پیرا بھی ہوں، جتنا علم زیادہ ہوگا اتنی ہی بلندی ملے گی، اس طرح انسان رضائے الٰہی اور بلند جنتوں کو پا سکتا ہے۔

اس تفصیل کے بعد:

أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ

التوبۃ–122

مومنوں کے لئے یہ ممکن نہیں کہ وہ سب کے سب ہی نکل کھڑے ہوں، پھر ایسا کیوں نہ ہوا کہ ہر گروہ میں سے کچھ لوگ دین میں سمجھ پیدا کرنے کے لئے نکلتے تاکہ جب وہ ان کی طرف واپس جاتے تو اپنے لوگوں کو [برے انجام سے] ڈراتے، اسی طرح شاید وہ برے کاموں سے بچے رہتے۔

اللہ تعالی میرے اور آپ سب کے لئے قرآن مجید کو خیر و برکت والا بنائے، مجھے اور آپ سب کو ذکرِ حکیم کی آیات سے مستفید ہونیکی توفیق دے، میں اپنی بات کو اسی پر ختم کرتے ہوئے اللہ سے اپنے اور تمام مسلمانوں کے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں، تم بھی اسی سے بخشش مانگو، بیشک وہی بخشنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

دوسرا خطبہ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں کہ اُس نے ہم پر احسان کیا، اسی کے شکر گزار بھی ہیں کہ اس نے ہمیں نیکی کی توفیق دی، میں اسکی عظمت اور شان کا اقرار کرتے ہوئے گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں وہ یکتا اور اکیلا ہے، اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اللہ تعالی اُن پر، آل و صحابہ کرام پر ڈھیروں رحمتیں و سلامتی نازل فرمائے۔

مسلمانوں!

معرفتِ الٰہی اور اوامر و نواہی کا علم رکھنے والے گزشتہ و پیوستہ تمام علمائے امت کو اچھے لفظوں میں ہی یاد کیا جائے، امت پر ان کا بہت عظیم حق ہے، اس کے لئے ان سے محبت اور ان کا احترام کرنا چاہیے، ان سے علم حاصل کریں اور مسائل کے حل کے لئے ان سے رجوع کریں، اہل علم کی تعظیم حقیقت میں دین کی تعظیم ہے، یہی اہل علم ہی دین کے علم بردار اور امین ہیں، چنانچہ ان کے راستے سے کنارہ کشی اختیار کرنے والا ہی گمراہ ہے، ان

سے بغض وعداوت رکھنا کم عقلی اور فطرت سے انحراف ہے، بلکہ یہ اللہ تعالی کے عذاب اور اس سے اعلان جنگ کی گھنٹی بھی ہے، کیونکہ حدیث قدسی میں ہے کہ :(جو میرے کسی ولی سے دشمنی رکھے تو میں اس کے خلاف اعلان جنگ کرتاہوں) بخاری

نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''امام ابو حنیفہ اور شافعی رحمہااللہ کہتے ہیں: اگر علماہی اللہ کے ولی نہیں ہیں تو پھر اس دنیا میں اللہ تعالی کا کوئی ولی نہیں''۔

یہ بات جان لو کہ ،اللہ تعالی نے تمہیں اپنے نبی پر درود وسلام پڑھنے کا حکم دیااور فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

الاحزاب–56

اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود وسلام بھیجا کرو۔

اللھم صل وسلم وبارک علی نبینا محمد

یااللہ! حق اور انصاف کے ساتھ فیصلے کرنے والے خلفائے راشدین: ابو بکر، عمر، عثمان، علی اور بقیہ تمام صحابہ سے راضی ہو جا؛ یااللہ! اپنے رحم وکرم کے صدقے ہم سے بھی راضی ہو جا، یا اکرم الاکرمین!

یا اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت عطا فرما، شرک اور مشرکوں کو ذلیل فرما، یااللہ! دین کے دشمنوں کو نیست ونابود فرما، یااللہ! اس ملک کو اور مسلمانوں کے تمام ممالک کو خوشحال اور امن کا گہوارہ بنادے۔

یااللہ! پوری دنیا میں مسلمانوں کے حالات درست فرما، اور تمام مسلمانوں کی تیری طرف رجوع کرنے کی توفیق عطا فرما، یااللہ! ان کے خطوں کو امن وامان عطا فرما، یاقوی! یاعزیز!

یااللہ! ہمارے سپاہیوں کو کامیاب فرما، یااللہ! ان کے قدموں کو ثابت بنا، یااللہ! ان کی نشانے درست فرما، یااللہ! انہیں اخلاص کی دولت سے مالامال فرما، یاذوالجلال والاکرام!

یااللہ! ہمارے حکمران کو تیری رہنمائی کے مطابق توفیق عطا فرما، اور ان کے سارے اعمال اپنے رضا کے لئے مختص فرما، اور تمام مسلم حکمرانوں کو تیری کتاب کے نفاذ اور شریعت کو بالادستی دینے کی توفیق عطا فرما، یاذوالجلال والاکرام!

یااللہ ! ہمیں دنیاو آخرت میں بھلائی عطافرما،اور ہمیں آگ کے عذاب سے محفوظ فرما۔

یااللہ ! ہم تجھ سے علم نافع اور عمل صالح کاسوال کرتے ہیں۔

یااللہ ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تو ہی غنی ہے ہم تیرے در کے فقیر ہیں، ہم پر بارش نازل فرما، اور ہمیں مایوس مت فرما، یااللہ ! ہمیں بارش عطافرما، یااللہ ! ہمیں بارش عطافرما، یااللہ ! ہمیں بارش عطافرما۔

ہمارے پروردگار ! ہم نے اپنی جانوں پر خوب ظلم ڈھائے، اگر تو ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ فرمائے تو ہم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔
اللہ کے بندوں !

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

النحل–90
اللہ تعالیٰ تمہیں عدل، احسان اور قرابت داروں کو [امداد] دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی، برے کام اور سرکشی سے منع کرتا ہے۔ وہ تمہیں اس لئے نصیحت کرتا ہے کہ تم اسے [قبول کرو] اور یاد رکھو۔

تم عظمت وجلالت والے اللہ کو یاد رکھو وہ تمہیں یاد رکھے گا، اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرو تو وہ اور زیادہ دے گا، یقیناً اللہ کا ذکر بہت بڑی عبادت ہے، تم جو بھی کرتے ہو اللہ تعالی جانتا ہے۔

(15) امن و امان ایک عظیم نعمت

فضیلۃ الشیخ پروفیسر ڈاکٹر علی بن عبد الرحمن الحذیفی حفظہ اللہ

پہلا خطبہ:

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، وہی شان و شوکت، عظمت و کبریائی والا اور نعمتیں عطا کرتا ہے، وہی تنگی و خوشحالی میں تعریف کے لائق ہے، میں اسی کی حمد و ثنا بیان کرتا ہوں اسی کی طرف توبہ کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی بھی معبودِ بر حق نہیں، وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، آسمان و زمین اسی کے ہیں، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی اور سر براہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، آپ ہی کو دین حنیف دیکر بھیجا گیا، یا اللہ! اپنے بندے اور رسول محمد پر، ان کی آل اور نیک و متقی صحابہ کرام پر سلامتی، برکتیں، اور رحمتیں نازل فرما۔

حمد وصلاۃ کے بعد:

اطاعت الٰہی کرتے ہوئے تقوی الٰہی اپناؤ؛ کیونکہ تقوی بہترین زادِ راہ ہے، نیز تقوی اپنانے والا ہی دنیا میں کامیاب اور آخرت میں کامران ہوگا، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ وَيُعْظِمْ لَهُ أَجْرًا

الطلاق–5

جو اللہ تعالی سے ڈرے تو اللہ تعالی اسے سارے گناہ مٹا کر عظیم اجر سے نوازتا ہے۔

لوگوں!

اللہ تعالی کی نازل کردہ اور عطا شدہ نعمتوں کو یاد رکھو، اور جن مصیبتوں سے اس نے تمہیں نجات دی ہے انہیں مت بھولو، اللہ سبحانہ وتعالی بہت ہی کریم، جوّادِ عظیم، وسیع رحمت، اور محکم شریعت والا ہے، چنانچہ یہ اللہ کی رحمت کا ہی تسلسل ہے کہ اس نے انسانوں کی فلاح و بہبود، خوشی و شادمانی اور پر امن زندگی کے لئے شریعت نازل فرمائی، ان مقاصد کے لئے اللہ تعالی نے ایسے تمام اسباب فراہم کیے جن کی وجہ سے امن و امان، سکون و اطمینان اور خوشحال زندگی میسر آ سکے، فرمانِ باری تعالی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ

الانفال: 24

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی بات مانو جب بھی وہ تمہیں زندگی افزا احکامات کی دعوت دیں۔

امن ہی اسلام کا قلعہ ہے، اور مسلمان اس قلعے کے باسی ہیں، یہ قلعہ مسلمانوں کی دشمنوں سے حفاظت کرتا ہے، اور مسلمان اس قلعے کی شریر عناصر سے حفاظت کرتے ہیں، امن اسلام کی چار دیواری ہے، اسی چار دیواری میں مسلمان اپنے آپکو محفوظ تصور کرتے ہیں، نیز شر پسند اور باغیوں سے اپنے آپ کو بچا پاتے ہیں، مسلمان اس چار دیواری کو ٹوٹنے اور گرنے سے محفوظ رکھتے ہیں، بلکہ کسی قسم کا شگاف بھی نہیں پڑنے دیتے؛ کیونکہ اللہ تعالی نے اسی کی بقا میں دین، مال و جان، عزت آبرو، لین دین، آزادانہ نقل و حرکت سمیت زندگی کی تمام سرگرمیوں کی بقا رکھی ہے، اسی حصار کی موجودگی میں لوگ اپنی معاشی و دیگر ضروریات پوری کرنے کے لئے ایک علاقے سے دوسرے علاقے میں آتے جاتے ہیں، فرمانِ باری تعالی ہے:

أَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَهُمْ حَرَمًا آمِنًا يُجْبَى إِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ رِزْقًا مِنْ لَدُنَّا وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ

القصص–57

کیاہم نے پر امن حرم کو ان کی جائے قیام نہیں بنایا، جہاں ہمارے حکم سے ہر طرح کے پھل رزق کی صورت میں لائے جاتے ہیں؟ لیکن ان میں سے اکثر لوگ جانتے نہیں۔

نیز عبید اللہ بن محصن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (جو شخص اپنے گھر میں پر امن صبح کرے، بدنی طور پر صحیح سلامت ہو اور اس دن کا کھانا بھی اس کے پاس ہو تو گویا اس کے لئے ساری دنیا اکٹھی کر دی گئی ہے) ترمذی نے روایت کیا ہے، اور اسے حسن قرار دیا۔

امن وامان اور اسلام وایمان کا چولی دامن کا ساتھ ہے، چنانچہ طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جس وقت نیا چاند دیکھتے تو فرماتے:

اَللّٰهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنا بالأَمْنِ وَ الإِيمانِ وَ السَّلامَةِ وَ الإِسْلامِ رَبِّي وَ رَبُّكَ اللهُ، هِلالَ خَيْرٍ وَ رُشْدٍ

یااللہ! اسے ہم پر امن وایمان، سلامتی اور اسلام کیساتھ طلوع فرما، [چاند!] میرا اور تیرا رب اللہ ہے، [یااللہ!] اسے خیر و بھلائی کا چاند بنا] اسے ترمذی نے روایت کیا ہے اور حسن قرار دیا۔

امن کی حقیقت یہ ہے کہ انسان اپنے دین، جان، عزت آبرو، مال ودولت، املاک، عزت واحترام اور اپنی ہر چیز کے بارے میں مطمئن رہے، انسان کو ان کے بارے میں کسی قسم کا خطرہ وخدشہ لاحق نہ ہو، اسی طرح انسان کے ایسے ادبی ومعنوی حقوق جنہیں اسلام نے تحفظ دیا ہے ان کے بارے میں بھی مکمل اطمینان میں رہے۔

امن وامان اسلام سے ہی ممکن ہے، شریعت اسلامیہ ہی مسلمان کی زندگی وموت ہر دو حالت میں امن کی ضامن اور پاکیزہ زندگی کا باعث ہے، جیسے کہ اللہ تعالی نے فرمایا:

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

النحل–97

کوئی بھی مرد یا خاتون ایمان کی حالت میں نیک عمل کرے تو ہم اسے پاکیزہ زندگی عطا کرینگے اور ہم انہیں ان کے اچھے اعمال کا بدلہ بھی دینگے۔

اللہ رب العالمین کے بارے میں عقیدہ توحید سب سے پہلا واجب ہے، چنانچہ عقیدہ توحید پایۂ ثبوت تک پہنچانے والے شخص کو اللہ تعالی کی جانب سے امن وہدایت، اور دنیاو آخرت میں شرک کی وجہ سے ملنے والی سزاؤں سے تحفظ ملتا ہے، لہذا ہمارے جدامجد ابراہیم ﷺ کے واقعہ میں فرمانِ باری تعالی ہے:

قَالَ أَتُحَاجُّونِّي فِي اللَّهِ وَقَدْ هَدَانِ وَلَا أَخَافُ مَا تُشْرِكُونَ بِهِ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبِّي شَيْئًا وَسِعَ رَبِّي كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ (80) وَكَيْفَ أَخَافُ مَا أَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُونَ أَنَّكُمْ أَشْرَكْتُمْ بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا فَأَيُّ الْفَرِيقَيْنِ أَحَقُّ بِالْأَمْنِ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ (81) الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُونَ

الانعام–82/80

[ابراہیم] نے کہا: کیا تم مجھ سے اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہو، حالانکہ اس نے مجھے ہدایت دی ہے، اور میں اس سے نہیں ڈرتا جسے تم اللہ کے ساتھ شریک بناتے ہو مگر یہ کہ میرا رب ہی کچھ چاہے، میرے رب نے ہر چیز کا علم سے احاطہ کر رکھا ہے تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے ؟۔ اور میں تمہارے شریکوں سے کیوں ڈروں؟ حالانکہ تم انہیں اللہ کے برابر شریک بنانے سے نہیں ڈرتے، جس کی کوئی دلیل اللہ نے تم پر نہیں اتاری، [بتاؤ] دونوں گروہوں میں سے امن کا زیادہ حق دار کون ہے اگر تم جانتے ہو؟۔ [نہیں جانتے تو سنو] جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ خلط ملط نہیں کیا یہی لوگ ہیں جن کے لیے امن ہے اور وہی ہدایت پانے والے ہیں۔

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''جو شخص ظلم کی تینوں اقسام یعنی: 1) شرک، 2) لوگوں پر ظلم، 3) شرک سے نچلے درجے کا اپنے آپ پر ظلم، ان تمام سے بچ جائے تو اسے ہی مکمل امن وامان اور کامل ہدایت ملے گی، اور جو شخص اپنے آپ پر ظلم سے نہ بچ سکے تو اس کے لئے محدود مقدار میں امن وہدایت ہو گی'' انتہی

یعنی جس قدر شرک اکبر سے نچلے درجے کے ظلم سے بچے گا اسی قدر اسے امن وہدایت نصیب ہو گی۔

فرمانِ باری تعالی ہے:

لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ وَتَتَلَقَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ هَذَا يَوْمُكُمُ الَّذِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ

الانبیاء–103

انتہائی گھبراہٹ کا وقت بھی انھیں غمگیں نہیں کرے گا اور فرشتے آگے بڑھ کر ان سے ملیں گے [اور کہیں گے] یہی وہ دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا تھا۔

امن وامان پیدا کرنے کے لئے مسلمانوں کو اسلامی شریعت پر عمل پیرا ہونا چاہیے؛ کیونکہ اسلامی شریعت ہی حقوق اللہ و حقوق العباد کی ضامن، نیز گناہ، ظلم وزیادتی، اور بغاوت سے روک تھام کا باعث ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَأَقِمِ الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ

العنکبوت–45

اور نماز قائم کر، بیشک نماز برائی اور بے حیائی سے روکتی ہے، اور اللہ کا ذکر بہت بڑی [عبادت] ہے۔

اسی طرح فرمانِ باری تعالی ہے:

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

النحل–90

اللہ تعالی تمہیں عدل واحسان اور قریبی رشتہ داروں کو [مال] دینے کا حکم دیتا ہے، اور تمہیں فحاشی، برائی، اور سرکشی سے روکتا ہے، اللہ تعالی تمہیں وعظ کرتا ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (باہمی حسد نہ کرو، دھوکہ مت دو، بغض مت رکھو، خفگی مت رکھو، ایک دوسرے کے بھاؤ پر بھاؤ مت لگاؤ، اور اللہ کے بندے بن کر بھائی بھائی بن جاؤ، مسلمان مسلمان کا بھائی ہے وہ کبھی اس پر ظلم نہیں کرتا، اسے حقیر نہیں سمجھتا، اور نہ ہی کبھی اسے رسوا کرتا ہے، تقوی یہاں ہے، آپ نے اپنے سینے کی طرف تین بار اشارہ کرتے ہوئے فرمایا، کسی بھی شخص کے برا ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے، تمام مسلمانوں کے آپس میں مال وجان اور عزت آبرو حرام ہیں) مسلم

آپ ﷺ کا یہ بھی فرمان ہے کہ: (ذمی لوگوں پر ظلم مت کرو)

اللہ تعالی نے امن وامان کو کچھ عبادات اور احکام کے لئے ضروری قرار دیا، چنانچہ اللہ تعالی نے حالت خوف سے نکل کر نماز ادا کرنے کے بارے میں فرمایا:

فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَاذْكُرُوا اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَى جُنُوبِكُمْ فَإِذَا اطْمَأْنَنْتُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا

النساء–103

پھر جب تم نماز ادا کر لو تو کھڑے، بیٹھے اور لیٹے ہر حال میں اللہ کو یاد کرو اور جب اطمینان حاصل ہو جائے تو پھر [پوری] نماز ادا کرو، بلاشبہ مومنوں پر نماز مقررہ اوقات میں فرض کی گئی ہے۔

جانوروں اور کھیتی باڑی کی زکاۃ اسی وقت جمع ہو سکتی ہے جب امن وامان قائم ورائج ہو۔

اور حج کے بارے میں اللہ تعالی نے فرمایا:

فَإِذَا أَمِنتُمْ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ

البقرة–196

جب امن میں ہو جاؤ تو جو شخص حج کے ساتھ عمرہ بھی کرے تو وہ میسر قربانی کرے۔

بلکہ بسا اوقات امن میں کی گئی عبادات خوف میں کی گئی عبادات سے زیادہ بہتر ہوتی ہیں، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ

النور–55

تم میں سے مومن اور نیکو کار لوگوں کیساتھ اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ انھیں زمین پر ایسے ہی خلافت عطا کرے گا جیسے تم سے پہلے لوگوں کو عطا کی تھی اور انکے دین کو مضبوط کرے گا جسے اللہ نے پسند کیا ہے نیز ان کے خوف کو امن میں تبدیل کر دے گا۔ چنانچہ وہ میری ہی عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں گے اور جو اس کے بعد کفر کرے تو وہی فاسق ہیں۔

امن پیدا کرنے کا سبب یہ بھی ہے کہ پورا معاشرہ مجرموں، دہشت گردوں اور شر پسندوں سے امن کے تحفظ کے لئے اپنا کردار ادا کرے، اس کے لئے اچھی باتوں کا حکم دے، برائی سے روکے، آگہی و رہنمائی کرے، درست راستے کی تعلیمات پہنچائے، بدعات سے روکے، ملت اسلامیہ اور حکمران کا التزام کرے، نیز گمراہ و شر پسند عناصر کے بارے میں متعلقہ اداروں کو آگاہ کرے، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

آل عمران–104

تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو خیر کی طرف بلائے، نیک کاموں کا حکم کرے اور برے کاموں سے روکے، یہی لوگ نجات پانے والے ہیں۔

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: (جو شخص تم میں سے برائی دیکھے تو اسے خود ختم کرے، اگر اس کی استطاعت نہیں رکھتا تو اپنی زبان سے کوشش کرے، اور اگر اس کی بھی طاقت نہ رکھے تو اسے اپنے دل میں برا جانے، اور یہ کمزور ترین ایمان ہے) مسلم

امن وامان کے قیام کے لئے سب سے بڑا ذریعہ طاقتور حکمرانی اور مجرمین کیساتھ سختی ہے، چنانچہ انہیں شریعت کے مطابق سزاؤں کے ذریعے اس دھرتی پر فساد پھیلانے سے روکا جائے، لہذا جس انداز سے بھی ظالم کا ظلم تھمے اسے روکنا چاہیے چاہے ظالم مسلمان ہی کیوں نہ ہو، جبکہ اہل کتاب ذمی اور کافر پر امن انداز سے اپنے اپنے دین پر چلیں گے کیونکہ ان کی بد عقیدگی اور کفر کا خمیازہ انہی پر ہوگا، ان سمیت تمام رعایا کی ذمہ داری حکمران پر عائد ہوتی ہے۔

عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''اللہ تعالی حکمران کے ذریعے وہ کچھ کروا دیتا ہے جو قرآن سے نہیں کرواتا''

امت اسلامیہ کی بہترین حالت اسی وقت ہوگی جب دینی حمیت وبصیرت کیساتھ ساتھ حکمران بھی طاقتور ہو، ایسی صورتحال میں امت اسلامیہ کے دینی ودنیاوی معاملات بہترین انداز میں چلیں گے، اس کے بعد یہ درجہ آتا ہے کہ حکمران طاقتور تو ہو لیکن دینی حمیت وبصیرت کچھ لوگوں کے ہاں کمزور پڑ چکی ہو، تو ایسی صورت میں بھی طاقتور حکمران شر پسندوں اور مجرموں کی روک تھام کر سکتا ہے، اور امت کامیابی کے راستے پر گامزن رہتی ہے۔

شرعی اسلامی احکامات کی پاسداری کرنے والوں کے بارے میں ہمارا مشاہدہ ہے کہ بہت سے مسلمانوں پر لمبی عمر کے باوجود مال وجان، عزت آبرو، یا حق تلفی کا کوئی دعویدار سامنے نہیں آتا؛ وجہ صرف یہ ہے کہ انہوں نے اسلامی احکامات کی پاسداری کی اور حقوق ادا کیے، چنانچہ اس طرح وہ لوگ امن وایمان کیساتھ خوش وخرم زندگی گزارتے رہے، اور انہیں اللہ کے ہاں اچھا بدلہ بھی ملے گا، چنانچہ شریعت اسلامیہ کو اپنی زندگی میں نافذ کرنے والے کے خلاف چارہ جوئی کا کوئی راستہ باقی نہیں رہتا۔ اور نبی ﷺ کا فرمان سچ ہے کہ: (مسلمان وہی ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دیگر مسلمان محفوظ رہیں)۔

نعمتِ امن کو شریعت اسلامیہ نے مکمل تحفظ اور کامل دیکھ بھال کے بعد مضبوط حصار میں محفوظ کیا ہے، نیز اللہ تعالی نے لوگوں کے دینی اور دنیاوی مفادات کو نعمتِ امن سے ہی منسلک رکھا، چنانچہ اگر کوئی شخص امن مخدوش کرنے کے لئے زنا یا لواطت کا مرتکب ہو تو حکمران کی جانب سے جرم ثابت ہونے پر عفت اور نسب کے تحفظ کے لئے اس پر حد قائم کی جائے گی، اگر کسی نے چوری کے ذریعے امن مخدوش کرنے کی کوشش کی تو دولت کے تحفظ کے لئے اس پر بھی حد قائم کی جائے طرح جس شخص نے منشیات استعمال کی، یا انہیں پھیلانے کی کوشش کی تو اس شخص نے بھی امن سبوتاژ کرنے کی کوشش کی ہے؛ اس لیے اس پر بھی انسانی عقل کو تحفظ دینے کے لئے حد قائم کی جائے گی، اور اگر کوئی جان بوجھ کر کسی کا قتل کرے تو حکمران انسانی جانوں کو تحفظ فراہم کرنے کے لئے قصاص لے گا، اور اگر کوئی معصوم جانوں کا قتل کر کے مال لوٹے، سڑکوں پر ڈاکے مارے تو حکمران اللہ تعالی کا یہ فرمان نافذ کرے گا:

إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ذَلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ (33) إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ قَبْلِ أَنْ تَقْدِرُوا عَلَيْهِمْ فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ

المائدۃ–34/33

جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے جنگ اور زمین میں فساد بپا کرنے کے لیے دوڑ دھوپ کرتے ہیں ان کی سزا تو یہی ہے کہ انہیں اذیت کے ساتھ قتل کیا جائے یا سولی پر لٹکایا جائے یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ دیئے جائیں یا انہیں جلاوطن کر دیا جائے۔ ان کے لیے یہ ذلت تو دنیا میں ہے اور آخرت میں انہیں بہت بڑا عذاب ہوگا۔ مگر جو لوگ توبہ کرلیں قبل اس کے کہ تم ان پر قابو پاؤ، تمہیں علم ہونا چاہئے کہ اللہ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

چنانچہ جس شخص سے اللہ اور اس کا رسول اعلان جنگ کر دیں تو وہ کبھی بھی بامراد نہیں ہو سکتا، بلکہ ہمیشہ نامراد ہی رہے گا۔

لہذا جتنی بھی شرعی سزائیں ہیں وہ حقیقت میں معاشرے کو شریر عناصر سے تحفظ دینے کے لئے ہیں، نیز یہ سزائیں مجرمین کے لئے کفارہ بھی ہیں؛ تاہم پکڑے جانے سے پہلے جو مجرم توبہ کرلے تو اللہ تعالی اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے، اور اگر کسی کے ذاتی گناہ پر اللہ تعالی نے پردہ ڈال دیا تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔

اللہ تعالی جب کسی معاشرے کو امن سے نوازے تو ان کی معیشت بحال، زندگی خوشحال، معاملات آسان، اور مال و دولت، عزت، آبرو محفوظ ہو جاتی ہیں۔

اور اگر امن وامان کی حالت دگرگوں ہو تو زندگی ناقابل برداشت حد تک اجیرن ہو جاتی ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ آمِنَةً مُطْمَئِنَّةً يَأْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللَّهِ فَأَذَاقَهَا اللَّهُ لِبَاسَ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ

النحل–112

اور اللہ نے ایک بستی کی مثال بیان کی ہے جو امن والی، اور مطمئن تھی، اس کے ہاں کھلا رزق ہر جگہ سے آتا تھا، اس نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کی اللہ نے اسے بھوک اور خوف کا لبادہ پہنا دیا، اس کے بدلے جو وہ کرتے رہے۔

امن وامان تکمیل دین کا اہم جزو، اور شریعت کے بنیادی مقاصد میں سے ہے، چنانچہ خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: ''ہم نے رسول اللہ ﷺ کو شکایت کی۔ آپ اس وقت کعبہ کے سائے تلے چادر پر ٹیک لگائے ہوئے بیٹھے تھے۔ ہم نے کہا: ''آپ ہمارے غلبے کے لئے اللہ سے دعا کیوں نہیں فرماتے'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: (تم سے پہلے امتوں میں ایک آدمی کو زمین میں دبا کر اس کے سر کو آرے سے دو حصوں میں تقسیم کر

دیا جاتا تھا، لوہے کی کنگھی کے ذریعے ہڈی سے گوشت اتار دیا جاتا، لیکن یہ تمام اذیتیں اسے دین سے دور نہیں کر سکتی تھیں، اللہ کی قسم! اللہ تعالی اس دین کو ضرور غالب فرمائے گا حتی کہ ایک سوار صنعا سے حضر موت تک کا سفر کرتے ہوئے اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرے گا، اور نہ اپنی بکریوں کے متعلق بھیڑیے کا خوف رکھے گا، لیکن تم جلد بازی کرتے ہو) بخاری

فرمانِ باری تعالی ہے:

فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ

البقرة–152
تم میرا ذکر کرو میں تمہیں یاد رکھوں گا، اور میرا شکر کرتے رہو، ناشکری مت کرو۔

اللہ تعالی میرے اور آپ سب کے لئے قرآن کریم کو خیر و برکت والا بنائے، مجھے اور آپ سب کو اس کی آیات سے مستفید ہونے کی توفیق دے، اور ہمیں سید المرسلین ﷺ کی سیرت و ٹھوس احکامات پر چلنے کی توفیق دے، میں اپنی بات کو اسی پر ختم کرتے ہوئے اللہ سے اپنے اور تمام مسلمانوں کے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں، تم بھی اسی سے گناہوں کی بخشش مانگو۔

دوسرا خطبہ
تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لئے ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اس کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں وہ اکیلا و تنہا ہے، وہی طاقتور اور مضبوط ہے، میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی اور سربراہ محمد اس کے بندے اور امین رسول ہیں، یا اللہ! اپنے بندے اور رسول محمد، ان کی آل، اور تمام صحابہ کرام پر اپنی رحمت، سلامتی اور برکتیں نازل فرما۔ حمد و صلاۃ کے بعد: کما حقہ تقوی الہی اختیار کرو، اور اسلام کے مضبوط کڑے کو اچھی طرح تھام لو۔

اللہ کے بندو!

نعمتِ امن عظیم نعمتوں میں سے ہے، چنانچہ جو لوگ اللہ تعالی کی نعمتوں کا شکر بجالاتے ہیں اللہ تعالی انہیں اجر کیساتھ مزید نعمتوں سے بھی نوازتا ہے، اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو نعمتوں کی قدر نہیں کرتے تو انہیں نعمتوں سے محروم کر دیا جاتا ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَلَئِنْ أَذَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنَاهَا مِنْهُ إِنَّهُ لَيَئُوسٌ كَفُورٌ (9) وَلَئِنْ أَذَقْنَاهُ نَعْمَاءَ بَعْدَ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ ذَهَبَ السَّيِّئَاتُ عَنِّي إِنَّهُ لَفَرِحٌ فَخُورٌ (10) إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَئِكَ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ

ھود–11/9

اگر ہم کسی انسان کو اپنی رحمت کا مزا چکھائیں اور پھر اس سے رحمت چھین لیں تو وہ مایوس ہو کر ناشکری کرنے لگتا ہے۔ اور اگر کوئی مصیبت آنے کے بعد ہم اسے نعمتیں عطا کریں تو کہتا ہے میری تو مشکلات دور ہو گئیں پھر وہ اترانے اور تکبر کرنے لگتا ہے۔ سوائے ان کے جو صبر کرتے ہیں اور نیک کاموں میں لگے رہتے ہیں، انہی لوگوں کے لئے بخشش بھی ہے اور بہت بڑا بدلہ بھی۔

اس لیے شریعتِ الٰہی دنیا و آخرت میں انسانیت کے لئے سراپا رحمت، عدل، سلامتی اور امن ہے، نبی ﷺ سے مری ہے کہ: (اللہ تعالی کی اپنے بندوں پر رحمت ایک ماں کی اپنی اولاد کیساتھ محبت سے بھی کہیں زیادہ ہے)۔

اللہ کے بندوں!

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

الأحزاب–56

یقیناً اللہ اور اسکے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود و سلام پڑھو۔

اور آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ: جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھے گا اللہ تعالی اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔

اس لئے سید الاولین والآخرین اور امام المرسلین پر درود و سلام پڑھو۔

اللهم صلِّ على محمدٍ وعلى آل محمدٍ، كما صلَّيتَ على إبراهيم وعلى آل إبراهيم، إنك حميدٌ مجيد، اللهم بارِك على محمدٍ وعلى آل محمدٍ، كما باركتَ على إبراهيم وعلى آل إبراهيم، إنك حميدٌ مجيد، و سلم تسليما كثيراً

یا اللہ! ہدایت یافتہ خلفائے راشدین ابو بکر، عمر، عثمان، علی اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے راضی ہو جا، تابعین کرام اور قیامت تک انکے نقشِ قدم پر چلنے والے تمام لوگوں سے راضی ہو جا، یا اللہ! انکے ساتھ ساتھ اپنی رحمت و کرم کے صدقے ہم سے بھی راضی ہو جا، یا ارحم الراحمین!

یا اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو غالب فرما، یا اللہ! شر پسند عناصر کا قلع قمع فرما، یا اللہ! ظالموں اور بربریت بپا کرنے والوں سے انتقام لے، یا رب العالمین! اور ہمیں ان سے دور فرما، یا ارحم الراحمین! یا اللہ! تیری اور دین دشمن قوتوں پر اپنی پکڑ نازل فرما۔

یا اللہ! اپنے دین، قرآن، اور سنت نبوی کو غالب فرما، یاذالجلال والاکرام، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

یااللہ ! ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں یاارحم الراحمین ! یااللہ ! مسلمانوں کی مشکل کشائی فرمائی، یااللہ ! مسلمانوں کی مصیبتیں ختم فرما، یااللہ ! پوری دنیا میں مسلمانوں کی مشکلات، تکالیف، اور مصیبتوں کو ختم فرمادے، یارب العالمین !

یااللہ ! مسلمانوں کی طرف سے خود ہی انتقام لے، یااللہ ! انہیں ظالموں پر غلبہ و فتح نصیب فرما، یااللہ ! مسلمانوں پر اسلام کی وجہ سے ظلم و زیادتی کرنے والوں پر اپنی پکڑ نازل فرما، یااللہ ! ان پر اپنی پکڑ نازل فرما وہ تیرے سامنے بالکل بے بس ہیں۔

یااللہ ! یاذاالجلال والاکرام ! ہم سب کی توبہ قبول فرما، یااللہ ! ہم سب کی توبہ قبول فرما، یااللہ ! ہمیں دین کی سمجھ عطافرما، یااللہ ! یااللہ ! ہمیں اور تمام مسلمانوں کو دین کی سمجھ عطافرما، یارب العالمین ! یااللہ ! یاارحم الراحمین ! تو ہمارے گناہ، ظلم و زیادتی معاف فرما، یاارحم الراحمین !

یااللہ ! ہمیں بارش عطافرما، اور ہم سے اپنا فضل مت روک، یااللہ ! ہم پر بارش نازل فرما، یااللہ ! ہم پر بارش نازل فرما، یااللہ ! ہم پر بارش نازل فرما، یا اللہ ! رحمت والی بارش نازل فرما، عذاب، تباہی، نقصانات اور غرق کا باعث بننے والی بارش سے بچا، اور پھر اسے شہروں دیہاتوں سب کے لئے مفید بنا، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

یااللہ ! سرحدوں پر پہرہ دینے والے ہمارے فوجیوں کی حفاظت فرما، یااللہ ! دفاعِ حق کے لئے ہماری سرحدوں پر پہرہ دینے والے فوجیوں کی حفاظت فرما، یارب العالمین ! یااللہ ! ان کے دلوں کو ثابت قدم بنا، یااللہ ! انہیں اپنے دشمنوں کے خلاف فتح نصیب فرما، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے، یاذو الجلال والاکرام !

یااللہ ! ہماری تمام معاملات میں درست رہنمائی فرما، یااللہ ! ہمیں اپنی اطاعت میں مشغول فرما، اور تیری نافرمانی سے دور فرما، یارب العالمین !

یااللہ ! ہمیں اور ہماری اولاد کو شیطان اور شیطانی چیلوں اور شیطانی لشکروں سے محفوظ فرما، یارب العالمین !

یااللہ ! جادو گروں پر اپنی پکڑ نازل فرما، یاذوالجلال والاکرام ! یااللہ ! جادو گروں پر اپنی پکڑ نازل فرما، یااللہ ! ہمیں اور تمام مسلمانوں کو ان کی مکاریوں اور چالوں سے محفوظ فرما، یااللہ ! ان پر اپنا نہ ٹلنے والا عذاب نازل فرما، یارب العالمین ! بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

یااللہ ! ہمیں ہمارے علاقوں میں امن وامان عطافرما، اور ہمارے حکمرانوں کی اصلاح فرما۔

یااللہ ! اپنے بندے خادم حرمین شریفین کو اپنے پسندیدہ کام کرنے کی توفیق دے، یااللہ ! اُسکی تیری مرضی کے مطابق رہنمائی فرما، اور اسکے تمام اعمال اپنی رضا کے لئے قبول فرما، یااللہ ! ہر اچھے نیکی کے کام کی انہیں توفیق دے، یااللہ ! ان کے ذریعے اپنے دین کو غلبہ عطافرما، ان کے ذریعے اپنے

دین کو غلبہ عطا فرما، یارب العالمین! یااللہ! ان کے دونوں ولی عہد کی تیری مرضی کے مطابق رہنمائی فرما، یااللہ! ہر اچھے نیکی کے کام کی انہیں توفیق دے، یارب العالمین!

یااللہ! ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائی سے نواز اور ہمیں آگ کے عذاب سے محفوظ فرما۔

یااللہ! تمام مسلمان اور مؤمن مرد وخواتین کو بخش دے، چاہے زندہ یا فوت شدہ سب کو بخش دے، یااللہ! تمام مسلمانوں کی قبروں کو منور فرما، یا اللہ! تمام مسلمانوں کے معاملات آسان فرما، یارب العالمین! یااللہ! ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائی سے نواز اور ہمیں آگ کے عذاب سے محفوظ فرما۔

اللہ کے بندوں!

إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ (90) وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللّٰهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا إِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ

النحل–91/90

اللہ تعالی تمہیں عدل واحسان اور قریبی رشتہ داروں کو (مال) دینے کا حکم دیتا ہے، اور تمہیں فحاشی، برائی، اور سرکشی سے روکتا ہے، اللہ تعالی تمہیں وعظ کرتا ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو۔ اور اللہ تعالی سے کئے وعدوں کو پورا کرو، اور اللہ تعالی کو ضامن بنا کر اپنی قسموں کو مت توڑو، اللہ تعالی کو تمہارے اعمال کا بخوبی علم ہے۔

اللہ عز وجل کا تم ذکر کرو وہ تمہیں کبھی نہیں بھولے گا، اسکی نعمتوں پر شکر ادا کرو وہ تمہیں اور زیادہ عنایت کرے گا، اللہ کا ذکر بہت بڑی عبادت ہے، اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔

(16) ازدواجی زندگی مقاصد، تعلیمات اور حقوق

فضیلۃ الشیخ پروفیسر ڈاکٹر علی بن عبدالرحمن الحذیفی حفظہ اللہ

پہلا خطبہ:

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، اسی نے پیدا اور درست انداز میں استوار کیا، وہی صحیح اندازے کے مطابق رہنمائی کرتا ہے، میں اپنے رب کی حمد خوانی اور شکر بجالاتا ہوں، اسی کی طرف رجوع اور بخشش چاہتا ہوں، میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ بر حق نہیں وہ یکتا ہے، وہی بلند و بالا

ہے،اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی سیدنا محمد اللہ کے بندے،اور چنیدہ رسول ہیں، یااللہ ! اپنے بندے،اور رسول محمد،ان کی اولاد اور متقی ونیکوکار صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں، سلامتی اور برکتیں نازل فرما۔

حمد وصلاۃ کے بعد:

حکمِ الٰہی کے مطابق تقوی اختیار کرو،اور جن امور سے اس نے روکا ہے،ان سے رک جاؤ۔

اللہ کے بندوں !

تمہارے رب نے اس کائنات کو ایک مقررہ وقت تک کے لئے آباد کرنے کا شرعی اور کونی ارادہ فرمایا،اور یہ آباد کاری باہمی تعاون،اتحاد واتفاق،اور زندگی کی بنیاد عدل وانصاف پر مبنی مفید اصولوں پر رکھنے کی وجہ سے ہی ممکن ہے۔

انسان کو اس زمین پر نائب بنایا گیا کہ زمین پر آباد کاری کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لے،اور یہاں رہتے ہوئے اللہ کی عبادت کرے، کیونکہ انسان کی خوشحالی کا راز اللہ کی بندگی اور بدبختی اللہ کی نافرمانی میں ہے،اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشَ اللَّهَ وَيَتَّقْهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ

النور–52
جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے،اللہ سے ڈرے،اور اس کی نافرمانی سے بچتا رہے تو ایسے ہی لوگ بامراد ہیں۔

اسی طرح فرمایا:

وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا وَلَهُ عَذَابٌ مُهِينٌ

النساء–14
اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے اور اللہ کی حدود سے آگے نکل جائے اللہ اسے دوزخ میں داخل کرے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اسے رسوا کرنے والا عذاب ہوگا۔

ایک مقام پر فرمایا:

وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ أَهْوَاءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ وَمَنْ فِيهِنَّ

المؤمنون–71

اور اگر حق ان کی خواہشات کے مطابق ہوتا تو یہ زمین وآسمان اور ان میں جو کچھ ہے ان سب کا نظام درہم برہم ہو جاتا۔

اس دنیا میں انسان کی تخلیق کا سب سے پہلا مرحلہ اللہ اور اسکے رسول کے طریقے کے مطابق بیوی کا حصول ہے، خاوند و بیوی میں باہمی تعاون، پیار، انس، اور محبت کامل ترین صورت میں ہوتی ہے، انکے مقاصد واہداف یکساں ہوتے ہیں، میاں بیوی باہمی تعلقات کے دوران عظیم تعمیری اور فطرتی تسکین حاصل کرتے ہیں، اور نیک اولاد کی صورت میں بلند اہداف و مقاصد حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

بیوی نسلوں کی پرورش گاہ، نومولود بچوں کے لئے پہلی درس گاہ، اور بچوں کی تعمیری رہنمائی واصلاح کے لئے تربیت گاہ ہے۔

ماں اور باپ کا اپنی اولاد پر ہمیشہ اثر رہتا ہے، اگر والدین نیک ہوں تو حقیقت میں وہی کسی بھی اچھے معاشرے کی بنیادی اینٹ کی حیثیت رکھتے ہیں۔

والدین چھوٹوں کے لئے پیار، رحمت، شفقت، محبت، اور الفت کا گہوارہ ہیں۔

اصل میں رشتہ داری اور قرابت داری یہ ہے کہ جس کی وجہ سے باہمی تعاون، شفقت، کفالت، ربط، محبت پیدا ہو اور حوادثات زمانہ میں ایک دوسرے کا خیال رکھا جائے۔

نکاح ازلی رسم ورواج ہے، اس کے ان گنت فوائد، اور لامتناہی برکتیں ہیں، نکاح ایسے ابدی طریقوں میں سے ہے جس کے فوائد کبھی ختم نہیں ہوں گے۔

نکاح انبیائے کرام، اور رسولوں کی سنت بھی ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَذُرِّيَّةً

الرعد–38

اور یقیناً ہم نے آپ سے پہلے بھی رسول بھیجے، اور ہم نے ان کے لئے بیویاں اور اولاد بھی بنائی۔

اسی طرح مؤمنوں کی صفات ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا

الفرقان—74

اور وہ لوگ جو کہتے ہیں: اے ہمارے پروردگار! ہمیں ہماری بیویوں، اور اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما، اور ہمیں متقی لوگوں کا پیشوا بنا۔

بلکہ نکاح کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَى مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ

النور—32

اور تم میں سے جو لوگ غیر شادی شدہ ہیں ان کے نکاح کر دو، اور اپنی نیک صالح لونڈی، غلاموں کے بھی، اگر وہ محتاج ہیں تو اللہ اپنی مہربانی سے انھیں غنی کر دے گا۔

اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (نوجوانو! جو تم میں سے نکاح کے اخراجات کی استطاعت رکھتا ہے، تو وہ نکاح کر لے؛ کیونکہ اس سے نظریں نیچی، اور شرمگاہ کو تحفظ حاصل ہوتا ہے، اور جو نکاح کی طاقت نہیں رکھتا تو وہ روزے رکھے، اس طرح اسکی شہوت کم ہو جائے گی) بخاری و مسلم

حدیث میں مذکور ''الباءۃ'' سے مراد حق مہر، نان و نفقہ، اور رہائش کے اخراجات ہیں، جو ان کی استطاعت نہیں رکھتا اور اسے نکاح کی ضرورت بھی ہے تو وہ روزے رکھے، روزوں کا اسے ثواب بھی ملے گا، اور شہوت بھی کم ہوگی، اور اللہ کی طرف سے شادی میسر ہونے تک روزے ہی رکھتا رہے۔

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: کچھ لوگوں نے امہات المؤمنین سے آپ کی تنہائی کی عبادات سے متعلق استفسار کیا، تو ان میں سے کچھ نے کہا: ''میں شادی نہیں کرونگا''، اور کچھ نے کہا: ''میں گوشت نہیں کھاؤں گا''، اور کچھ نے کہا کہ: ''میں بستر پر آرام نہیں کرونگا'' انکی یہ باتیں نبی ﷺ تک پہنچیں تو آپ ﷺ نے حمد و ثنا کے بعد فرمایا: (لوگوں کو کیا ہو گیا ہے!؟ انہوں نے کچھ ایسی ویسی باتیں کیں ہیں! لیکن میں [رات کو] نماز بھی پڑھتا ہوں، اور آرام بھی کرتا ہوں، [نفلی] روزے رکھتا بھی ہوں، اور چھوڑتا بھی ہوں، اور شادیاں بھی کی ہوئیں ہیں، جو شخص بھی میری سنت سے اعراض کرے، تو وہ مجھ سے نہیں) بخاری مسلم

اسلام نے نکاح کی استطاعت اور ضرورت رکھنے والے پر اسے واجب قرار دیا ہے، آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ: (محبت کرنے والی اور بچے جننے والی عورتوں سے شادی کرو، یقیناً میں تمہاری کثرت کی وجہ سے قیامت کے دن دیگر انبیاء پر فخر کرونگا) اسے احمد نے روایت کیا ہے، اور ابن حبان نے انس رضی اللہ عنہ سے اسے روایت کیا ہے اور صحیح قرار دیا ہے۔

نکاح زوجین کے لئے پاکیزگی اور عفت کا باعث ہے، اسی کی بدولت معاشرے کی اصلاح ہو گی، اور انحراف سے تحفظ ملے گا، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ ذَلِكَ يُوعَظُ بِهِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكُمْ أَزْكَى لَكُمْ وَأَطْهَرُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ

البقرة–232

نیز جب تم عورتوں کو طلاق دو اور وہ اپنی عدت کو پہنچ جائیں تو انہیں اپنے (پہلے) خاوندوں سے نکاح کرنے سے نہ روکو جبکہ وہ معروف طریقے سے آپس میں نکاح کرنے پر راضی ہوں، جو کوئی تم میں سے اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے اسی بات کی نصیحت کی جاتی ہے، یہی تمہارے لیے شائستہ اور پاکیزہ طریقہ ہے: (اپنے احکام کی حکمت) اللہ ہی جانتا ہے تم نہیں جانتے۔

نکاح معاشرے کو زنا، اور لواطت سے تحفظ فراہم کرتا ہے، اور کسی بھی علاقے میں زنا عام ہو جائے تو اللہ تعالی ان پر غربت اور ذلت مسلط فرما دیتا ہے، اور وہاں ایسی بیماریاں پھوٹ پڑتی ہیں جو پہلے لوگوں میں نہیں تھیں، مزید برآں کہ زناکاروں کے لئے آخرت میں عذاب و رسوائی بھی ہو گی، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا (68) يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَانًا

الفرقان–69/68

اور وہ لوگ اللہ کے ساتھ کسی اور الٰہ کو نہیں پکارتے نہ ہی اللہ کی حرام کی ہوئی کسی جان کو ناحق قتل کرتے ہیں اور نہ زنا کرتے ہیں اور جو شخص ایسے کام کرے گا ان کی سزا پا کے رہے گا۔ قیامت کے دن اس کا عذاب دگنا کر دیا جائے گا اور ذلیل ہو کر اس میں ہمیشہ کے لئے پڑا رہے گا۔

لواطت کا ارتکاب کرنے والے کا دل تباہ، فطرت الٹ، نفس خبیث، اور اخلاق بگڑ جاتا ہے، اسے دنیا و آخرت میں شدید ترین سزا دی جائی گی، اور ہم قوم لوط پر نازل ہونے والی سزائیں جانتے ہیں، جو ان سے پہلے کسی اور قوم کو نہیں دی گئیں تھیں، ان پر کھنگر پتھروں کی بارش کی گئی، جبریل علیہ السلام نے ان کے علاقوں کو آسمان تک اٹھا کر الٹا گرایا، اور سب کو تہ و بالا کر دیا، اور اللہ تعالی نے ان پر پتھر بھی برسائے، نیز انہیں دائمی جہنمی قرار دیا۔

اس جرم کی سنگینی کے باعث نبی ﷺ نے فرمایا: (لواطت کرنے والے پر اللہ تعالی کی لعنت ہو، لواطت کرنے والے پر اللہ تعالی کی لعنت ہو، لواطت کرنے والے پر اللہ تعالی کی لعنت ہو)

نکاح: زنا ولواطت سے تحفظ، دلی پاکیزگی اور تزکیہ نفس کا باعث ہے، اور عبادتِ الٰہی اور زمینی آباد کاری کے لئے مسلسل نسلیں پیدا ہونے کا ذریعہ ہے۔

شرعی طور پر خاوند کو بااخلاق، دیندار، اور خوبصورت بیوی اختیار کرنے کا حق ہے، اس بارے میں آپ ﷺ کا فرمان ہے: (عورت سے شادی چار چیزوں کی بنا پر کی جاتی ہے، مال، حسب نسب، خوبصورتی، اور دین کی وجہ سے، تم دیندار خاتون تلاش کرو، [اگر تم نہ مانو تو] تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں) اسے بخاری و مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

اسی طرح عورت کو دیندار اور بااخلاق خاوند اختیار کرنا چاہیے، چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ میں اپنی بیٹی کی شادی کس سے کروں؟ تو آپ نے فرمایا: (کسی متقی سے اس کی شادی کرو، کیونکہ اگر وہ اس سے محبت کریگا تو اس کی عزت کرے گا، اور اگر ناپسند ہو گی تو ظلم نہیں کرے گا)۔

اسی طرح آپ ﷺ کا فرمان ہے: (جب تمہارے پاس شادی کے لئے لڑکی کا رشتہ آئے اور تمہیں دینی اور اخلاقی اعتبار سے اچھا بھی لگے تو تم اسے بیاہ دو، اگر ایسا نہیں کرو گے تو زمین پر وسیع و عریض فتنہ فساد بپا ہو جائے گا) ترمذی نے اسے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

کسی بھی لڑکی کو اسے ناپسند لڑکے کیساتھ شادی پر مجبور نہ کیا جائے، بلکہ لڑکی کی رضامندی بھی ضروری ہے، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (بیوہ کا نکاح اس کے مشورے کے بغیر نہ کیا جائے، اور کنواری کی شادی اس کی اجازت کے بغیر نہ کی جائے) صحابہ کرام نے کہا: "اللہ کے رسول! اس کی اجازت کیسے پتہ چلے گی؟" تو آپ نے فرمایا: (اس کی خاموشی اس کی اجازت ہے) بخاری و مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

اگر اچھا رشتہ آئے اور لڑکی بھی نکاح کے قابل ہو تو لڑکی کا ولی نکاح میں تاخیر مت کرے، کیونکہ یہ اس کے پاس امانت ہے، اور قیامت کے دن اس کے بارے میں استفسار بھی ہو گا۔

ولی لڑکی کی پڑھائی کی وجہ سے رشتے میں تاخیر مت کرے، کیونکہ دونوں پڑھائی جاری رکھنا چاہیں تو ایک دوسرے کا تعاون کر سکتے ہیں، اسی طرح اُسے اپنی بقیہ زندگی میں شادی کی تاخیر کے باعث نقصان بھی اٹھانا پڑ سکتا ہے۔

اسی طرح ولی رشتہ مانگنے والوں کو لڑکی کی ملازمت سے ملنے والی تنخواہ کھانے کے لئے مسترد نہ کرے، کیونکہ اس لالچ کی وجہ سے لڑکی ضائع ہو جائے گی، اور نعمتِ اولاد سے محروم رہے گی، یہ حقیقت میں عورت پر زیادتی ہے، بسااوقات اپنے ولی کے خلاف وہ بددعا بھی کر سکتی ہے، جس کی وجہ سے ولی کو ناکامی کا سامنا کرنے پڑ سکتا ہے، اور یہ مال اسے قبر میں کوئی فائدہ بھی نہیں دے گا۔

لڑکی اور لڑکے کے لئے نکاح سے قبل استخارہ کرنا بھی شرعی عمل ہے، اس میں استخارے کی مخصوص دعا مانگی جائے گی۔

اسی طرح حق مہر کے تعین کے لئے میانہ روی اختیار کرنا شریعت کا تقاضا ہے، تاکہ بیوی کو فائدہ بھی ہو، اور خاوند پر زیادتی بھی نہ ہو، کیونکہ آپ ﷺ کا فرمان ہے: (بہترین حق مہر وہ ہے جو آسان ترین ہو) اسے ابوداود، اور حاکم نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: جب علی رضی اللہ عنہ کی شادی فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ہوئی تو آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: (فاطمہ کو کچھ دو) تو علی رضی اللہ عنہ نے کہا: "میرے پاس دینے کے لئے کچھ نہیں ہے"، تو آپ ﷺ نے فرمایا: (تمہاری حطمی ذرہ کہاں ہے؟) ابوداود اور نسائی نے روایت کیا ہے، اور حاکم نے اسے صحیح کہا ہے۔

اور ذرہ کی قیمت بہت تھوڑی ہوتی ہے، جو کہ چند درہموں سے زیادہ نہیں ہوتی، حالانکہ فاطمہ رضی اللہ عنہا دونوں جہانوں کی خواتین کی سردار ہیں۔

شادی میں آسانی کے لئے سلف صالحین کے واقعات بہت زیادہ ہیں۔

شادی کے بعد اللہ تعالی میاں بیوی کو بہت سی نعمتوں سے نوازتا ہے، چنانچہ حدیث میں ہے کہ: (جو شخص شادی کر لے تو اس کا آدھا دین مکمل ہو گیا، اور باقی نصف میں اللہ سے ڈرے) طبرانی نے اسے انس رضی اللہ عنہ سے "اوسط" میں ذکر کیا ہے۔

میاں بیوی کو ازدواجی بندھن قائم رکھنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے، کہ کہیں یہ ٹوٹنے نہ پائے، کیونکہ یہ ایک عظیم رشتہ ہے۔

خاوند کی ذمہ داری ہے کہ اپنی بیوی کے حقوق ادا کرے، چنانچہ بیوی کے مقام و مرتبہ کے لحاظ سے رہائش، اور نان ونفقہ کا انتظام کرے، اور اسے اپنی جمع پونجی خرچ نہ کرنے دے، چاہے وہ مالدار یا ملازمت پیشہ ہی کیوں نہ ہو، ہاں اگر اپنی خوشی سے کرے تو یہ اس کی مرضی ہے، لہذا اگر کوئی خاتون خرچے کے معاملے میں اپنے خاوند کا ہاتھ بٹاتی ہے، تو اس پر اسے اجر ضرور ملے گا۔

خاوند بیوی کیساتھ کامل حسن معاشرت سے پیش آئے، اچھا سلوک کرے، اور قولی ہو یا فعلی کوئی بھی بدسلوکی مت کرے نبی ﷺ کا فرمان ہے: (تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل خانہ کے لئے بہتر ہے، اور میں اپنے اہل خانہ کے لئے تم سے بہتر ہوں) اس روایت کو ابن ماجہ اور حاکم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

بیوی کو چاہیے کہ خاوند کے حقوق ادا کرے، اس کے ساتھ حسن معاشرت سے پیش آئے، نیکی کے کاموں میں اس کی اطاعت کرے، اسے تنگ نہ کرے، اس کے بچوں، والدین، اور رشتہ داروں کا خیال کرے، خاوند کے مال اور عدم موجودگی [میں گھر] کی حفاظت کرے۔

عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اللہ تعالی ایسی خاتون کی طرف نہیں دیکھے گا جو اپنے خاوند کا شکریہ ادا نہیں کرتی، حالانکہ اسے خاوند کے بغیر کوئی چارہ بھی نہیں) اسے حاکم نے روایت کیا ہے، اور اسے صحیح الاسناد قرار دیا ہے۔

میاں بیوی کو اختلافات شروع ہوتے ہی ختم کر دینے چاہییں، تاکہ یہ لڑائی اور شر کا باعث نہ بنیں، اور طلاق کی نوبت ہی نہ آئے، کیونکہ شیطان طلاق سے بہت زیادہ خوش ہوتا ہے، اور نتیجۃً خاندان اجڑ جاتا ہے، اولاد منحرف اور بکھر جاتی ہے۔

میاں بیوی کو چاہیے کہ ایک دوسری کی کمی کوتاہی پر صبر کریں، کیونکہ معاملات سدھارنے کے لئے صبر جیسا کوئی اکسیر نہیں، اس لئے کہ صبر کے نتائج قابل ستائش ہوتے ہیں، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ فَإِنْ كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَى أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا

النساء–19
اور ان کے ساتھ اچھے طریقے سے رہن سہن رکھو، اگر تم انہیں ناپسند کرو؛ تو بہت ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو برا جانو اور اللہ تعالیٰ اس میں بہت بھلائی پیدا کر دے۔

اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (کوئی مؤمن مرد کسی مؤمن عورت سے بغض نہ رکھے، اگر اس کی کوئی ایک بات ناگوار گزرے تو دیگر خوبیوں سے راضی ہو جائے) مسلم

ایک حدیث میں ہے کہ: (شیطان اپنے لشکروں کو کہتا ہے کہ: ''آج تم میں سے کس نے مسلمان کو گمراہ کیا ہے؟ میں اسے قریب کر کے تاج پہناؤں گا! تو ایک آکر کہتا ہے کہ: ''میں نے فلاں کو اتنا ورغلایا کہ اس نے اپنے والدین کی نافرمانی کر لی'' تو شیطان کہتا ہے: ''ہو سکتا وہ صلح کر لے'' دوسرا آکر کہتا ہے کہ: ''میں نے فلاں کو اتنا ورغلایا کہ اس نے چوری کر لی'' تو شیطان کہتا ہے: ''ممکن ہے وہ بھی توبہ کر لے'' تیسرا آکر کہتا ہے کہ: ''میں نے فلاں کو اتنا ورغلایا کہ وہ زنا کر بیٹھا'' تو شیطان کہتا ہے: ''ہو سکتا ہے یہ بھی توبہ کر لے'' ایک اور آکر کہتا ہے کہ: ''میں نے فلاں کو اتنا ورغلایا کہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق ہی دے دی'' تو اب کی بار ابلیس کہتا ہے کہ: ''تو ہی ہے تاج کا مستحق!!'' تو اسے اپنے قریب کر کے تاج پہناتا ہے) مسلم

یہ صرف اس لیے ہے کہ طلاق کے نتائج بہت ہی بھیانک اور اس پر مرتب ہونے والے اثرات انتہائی سنگین ہوتے ہیں، طلاق کی وجہ سے میاں، بیوی سمیت بچے بھی بہت نقصان اٹھاتے ہیں، اللہ تعالی سے دعا ہے کہ اللہ تعالی ہم سب کو شیطانی چالوں اور اس کی مکاریوں سے محفوظ فرمائے۔

اور جس کے لئے ابتدائی طور پر شادی کرنا مشکل ہو تو عفت و صبر کا دامن مت چھوڑے، اور اپنے آپ کو خود لذتی، زنا، منشیات اور غیر فطری عمل سے بچائے، حتی کہ اللہ تعالی شادی کے لئے آسانی فرمادے، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا حَتَّى يُغْنِيَهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ

النور—33

اور جو نکاح کرنے کے وسائل نہ پائیں انہیں چاہیے کہ پاک دامنی اختیار کریں یہاں تک کہ اللہ اپنے فضل سے ان کو غنی کردے۔

لوگوں کو دعوتِ ولیمہ میں فضول خرچی سے مکمل اجتناب کرنا چاہیے، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا [26] إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ

الاسراء—27/26

فضول خرچی بالکل مت کرو۔ کیونکہ فضول خرچی کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں۔

اگر ولیمہ یا کسی بھی تقریب کے کھانے میں سے کچھ کھانا بچ جائے تو اسے پھینکنا جائز نہیں ہے، بلکہ ایسے لوگوں تک پہنچایا جائے جو اس سے مستفید ہوں اور اسے کھالیں، ایسے لوگوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا وَجَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ بَنِينَ وَحَفَدَةً وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَتِ اللَّهِ هُمْ يَكْفُرُونَ

النحل—72

اللہ نے تمہارے لئے تمہی میں سے بیویاں بنائیں اور تمہاری بیویوں سے تمہارے لیے بیٹے اور پوتے بنائے اور تمہیں پاکیزہ چیزوں کا رزق عطا کیا، کیا پھر وہ باطل (معبودوں) پر یقین رکھتے اور اللہ کی نعمتوں کا انکار کرتے ہیں؟۔

اللہ تعالی میرے اور آپ سب کے لئے قرآن کریم کو خیر و برکت والا بنائے، مجھے اور آپ سب کو اس کی آیات سے مستفید ہونے کی توفیق دے، اور ہمیں سید المرسلین ﷺ کی سیرت وٹھوس احکامات پر چلنے کی توفیق دے، میں اپنی بات کو اسی پر ختم کرتے ہوئے اللہ سے اپنے اور تمام مسلمانوں کے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں، تم بھی اسی سے گناہوں کی بخشش مانگو۔

دوسرا خطبہ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو غالب اور بخشنے والا ہے، وہی بردبار، اور قدردان ہے، میں اپنے رب کی حمد اور شکر بجالاتا ہوں، اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں اور بخشش طلب کرتا ہوں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اس کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں وہ اکیلا اور یکتا ہے، اسی کی شاہی، اسی کی حمد ہے، اور وہی ہر چیز پر قادر ہے، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی اور سربراہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں، آپ خوش خبری دینے والے، اور ڈرانے والے ہیں، یااللہ! اپنے بندے اور رسول محمد، ان کی آل، اور نیکیوں کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے صحابہ کرام پر اپنی رحمت، سلامتی اور برکتیں نازل فرما۔

حمد وصلاۃ کے بعد:

اطاعتِ الٰہی بجالاتے ہوئے تقوی الٰہی اختیار کرو، غضب ومعصیتِ الٰہی سے بچو، کیونکہ کامیاب لوگ تقوی الٰہی کے ذریعے ہی کامیاب ہوتے ہیں، اور نقصان اٹھانے والے لوگ شریعتِ الٰہی سے روگردانی کے باعث ہی ناکام ہوتے ہیں۔

اللہ کے بندوں!

نیکیوں کے راستے بہت زیادہ، اور جنت کے راستے بہت کشادہ ہیں، کامیاب وہی ہے جو نیکی کے ہر دروازے پر دستک دے، اور محروم وہی ہے جو نیکیوں سے بے رغبت رہے اور گناہوں کا دلدادہ ہو۔

جو شخص اپنے لئے اور مسلمانوں کے لئے مالی طور پر احسان کرے تو اللہ تعالی اس کے مال میں برکت عطا فرماتا ہے اور خرچ شدہ سے بھی بہتر عطا فرماتا ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ

سبآ–39

اور جو کچھ بھی تم خرچ کرو تو اللہ تمہیں واپس لوٹا دے گا، اور وہ بہترین رزق دینے والا ہے۔

اسی طرح فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ وَالْكَافِرُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ

البقرة–254

اے ایمان والو! جو ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرو، قبل از کہ ایسا دن آئے جس میں لین دین، دوستی، سفارش کچھ نہیں ہوگا، اور کافر ہی حقیقت میں ظالم ہیں۔

اور حدیث میں ہے کہ: (صدقہ مال میں کمی کا باعث نہیں بنتا، اور معاف کرنے سے اللہ تعالی انسان کی عزت ہی بڑھاتا ہے)

اور حدیث میں یہ بھی ہے کہ: (جس دن بھی سورج طلوع ہوتا ہے روزانہ دو فرشتے آسمان سے نازل ہوتے ہیں، ان میں سے ایک کہتا ہے کہ: یا اللہ! [تیری راہ میں] خرچ کرنے والے کو بدلہ عطا فرما، اور دوسرا کہتا ہے کہ: یا اللہ! کنجوس کا مال تلف فرمادے) نیکی کا دروازہ یہ بھی ہے کہ مالدار لوگ شادی کے خواہشمند افراد کا تعاون کریں، اس سلسلے میں قرض، عطیات فراہم کریں، اس کے لئے خصوصی فنڈ قائم کیا جائے، اس خیراتی کام کے لئے سرمایہ لگائیں، اور اس پر مکمل توجہ دیں، اور اس سے حاصل ہونے والے منافع کو مستحقین تک پہنچائیں، کیونکہ بہت سے نوجوانوں کی شادیاں مالی زبوں حالی کی وجہ سے ہی تاخیر کا شکار ہوتی ہیں، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَأَحْسِنُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ

المائدة–93

احسان کرو، اللہ تعالی احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

صاحب استطاعت والد کے لئے اپنے بچوں کی شادی کرنا ضروری ہے، تاکہ بچوں کا حق ادا ہو سکے، اور بچوں کے لئے فتنوں سے تحفظ حاصل ہو۔

مسلمانوں!

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

الأحزاب–56

یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود و سلام پڑھو۔

اور آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ :(جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھے گا اللہ تعالی اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا)۔

اس لئے سید الاولین والآخرین اور امام المرسلین پر کثرت کیساتھ درود پڑھو۔

اللهم صلِّ على محمدٍ وعلى آل محمدٍ، كما صلَّيتَ على إبراهيم وعلى آل إبراهيم، إنك حميدٌ مجيد، اللهم بارِكْ على محمدٍ وعلى آل محمدٍ، كما باركتَ على إبراهيم وعلى آل إبراهيم، إنك حميدٌ مجيد

یا اللہ ! تمام صحابہ کرام سے راضی ہو جا، یا اللہ ! حق وانصاف کے ساتھ فیصلے کرنے والے اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین ابو بکر، عمر، عثمان، اور علی سے راضی ہو جا، تابعین کرام اور قیامت تک ان کے نقشِ قدم پر چلنے والے تمام لوگوں سے راضی ہو جا، یا اللہ ! ان کے ساتھ ساتھ اپنی رحمت، اور کرم کے صدقے ہم سے بھی راضی ہو جا، یا ارحم الراحمین !

یا اللہ ! اسلام اور مسلمانوں کو غالب فرما، یا اللہ ! اسلام اور مسلمانوں کو غالب فرما، یا اللہ ! اسلام اور مسلمانوں کو غالب فرما، یا اللہ ! شرک اور مشرکین کو ذلیل ورسوا فرما، یا اللہ ! کفر، کفار اور منافقین کو ذلیل کر دے، یا اللہ ! اپنے اور دین کے دشمنوں کو تباہ وبرباد فرما، یارب العالمین !

یا اللہ ! ملحد لوگوں کو تباہ وبرباد فرما، یا قوی ! یا عزیز !

یا اللہ ! تمام مسلمانوں کے دلوں میں الفت پیدا فرما، باہمی اختلافات رکھنے والوں میں صلح فرما، انہیں سلامتی کا راستہ دکھا، اور انہیں گمراہی کے اندھیروں سے روشنی کا راستہ دکھا، اور انہیں تیرے اور اپنے دشمنوں پر غلبہ عطا فرما، یارب العالمین !

یا اللہ ! تمام مسلمان مرد وخواتین کے معاملات آسان فرمادے، یاذوالجلال والاکرام !

یا اللہ ! ہمارے تمام معاملات درست فرما، اور ہمیں ایک لمحہ کے لئے بھی تنہا مت چھوڑنا، یارب العالمین !

یا اللہ ! ہمیں ہمارے نفسوں اور برے اعمال کے شر سمیت شیطانی وسوسوں اور مکاریوں سے محفوظ فرما، یار باالعالمین !

یا اللہ ! ہمیں ہر شریر کے شر سے محفوظ فرما، یا اللہ ! ہمیں اور ہماری اولاد کو ابلیس، شیاطین، شیطانی چیلوں اور شیطانی مکاریوں سے محفوظ فرما، یارب العالمین !

یااللہ ! جادو گروں کو تباہ و برباد فرما، یااللہ ! جادو گروں کو تباہ و برباد فرما، یااللہ ! تمام مسلمانوں کو جادو گروں کے شر سے محفوظ فرما، یااللہ ! ہمیں اور ہماری اولاد سمت سب مسلمانوں کو جادو گروں کے شر سے محفوظ فرما، یااللہ ! ان کی تمام تر شرارتیں انہی کے خلاف فرمادے، اور انہیں بالکل اپاہج کر دے، بیشک توسب چیزوں پر قادر ہے۔

یااللہ ! سب مسلمانوں کو ظاہری، باطنی، اور تمام فتنوں سے محفوظ فرما، یااکرم الاکرمین !

یااللہ ! ہم سب کے علاقوں کو پرامن بنا، اور ہمارے حکمرانوں کی اصلاح فرما، یااللہ ! ہم سب کے علاقوں کو پرامن بنا، اور ہمارے حکمرانوں کی اصلاح فرما، یارب العالمین !

یااللہ ! تمام فتنوں کی سرکوبی فرما، یااللہ امت محمدیہ سے تمام فتنوں کو ختم فرمادے، یااللہ ! یمن کے مسائل کو جلداز جلد حل فرمادے، یارب العالمین ! یااللہ ! یمن کا مسئلہ اسلام اور مسلمانوں کی سربلندی اور ہماری فوج کی سلامتی کیساتھ حل فرما، یارب العالمین ! بیشک توہر چیز پر قادر ہے۔

یااللہ ! یمن کا مسئلہ حل فرما، اور اس مسئلے کو مسلمانوں کے لئے سلامتی اور امن والا بنا، یااللہ ! دائمی رسوائی، تباہی اور ذلت منافقوں کا مقدر بنادے، یا رب العالمین ! یااللہ ! دائمی رسوائی، تباہی اور ذلت بدعتیوں کا مقدر بنادے، جنہوں نے اسلام میں بدعات ایجاد کی، یارب العالمین ! بیشک توہر چیز پر قادر ہے۔

یااللہ ! سرحدوں پر ہماری افواج کی مدد فرما، یااللہ ! سرحدوں پر ہماری افواج کی مدد فرما، یااللہ ! ظلم و زیادتی کے سامنے ڈٹ جانے والے ہمارے فوجیوں کی مدد فرما، یااللہ ! ان فوجیوں کی زندگی، مال و جان، اہل و عیال، اور املاک کی حفاظت فرما، یارب العالمین ! یااللہ ! تمام فوجیوں کی حفاظت فرما، بیشک توہر چیز پر قادر ہے، یااللہ ! ان کے لئے صحیح سلامت واپسی کا انتظام فرما، یااللہ ! وہ اس انداز سے واپس ہوں کہ کوئی فتنہ باقی نہ رہے۔

یااللہ ! تمام فتنوں کو ختم فرما، یااللہ ! شام کے فتنے کو ختم فرما، یااللہ ! شام میں تمام مسلمانوں کی حفاظت فرما، یااللہ ! ان کی حالت درست فرما، اور انہیں اسلام دشمن پر غلبہ عطا فرما، یااللہ ! انہیں ظالموں پر غلبہ عطا فرما، یااللہ ! تباہی و بربادی شام میں مسلمانوں پر ظلم کرنے والوں کا مقدر بنادے، یارب العالمین !

یااللہ ! انہیں قیامت کی دیواروں تک ذلیل و رسوا فرمادے، یاارحم الراحمین ! یارب العالمین !

یااللہ ! فلسطین میں مسلمانوں کی حفاظت فرما، یااللہ ! فلسطین میں مسلمانوں کی حفاظت فرما، یااللہ ! بیت المقدس کو تیری عبادت سے معمور فرما، یااللہ ! بیت المقدس کو اتنا معزز بنادے کہ کسی ظالم یا کافر کے قدم اسے روندنہ سکیں، یااللہ ! بیت المقدس کو قیامت تک کے لئے اپنے مسلمان بندوں عبادت کی جگہ بنادے، یارب العالمین !

یااللہ ! عراق میں مسلمانوں کی حفاظت فرما، یااللہ ! پوری دنیا میں مسلمانوں کی حفاظت فرما، یارب العالمین !

یااللہ ! ہم سب کی توبہ قبول فرما، یااللہ ! ہم سب کی توبہ قبول فرما، یااللہ ! امت محمدیہ پر رحم فرما۔

یااللہ ! اگر ہم سے کوئی بھول چوک یا غلطی ہو جائے تو اس پر ہمارا مواخذہ نہ فرما، یااللہ ! ہم پر ایسے بوجھ مت ڈالنا جیسے تو نے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا، یا اللہ ! ہمیں ہماری طاقت سے بڑھ کر ذمہ داری مت دینا، ہمیں معاف فرما، ہمیں بخش دے، ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا مددگار ہے، اور ہمیں کافروں پر غلبہ عطا فرما، یارب العالمین !

یااللہ ! اپنی رحمت کے صدقے مسلمان مریضوں کو شفایاب فرما، یااللہ ! اپنی رحمت کے صدقے مسلمان مریضوں کو شفایاب فرما، یااللہ ! اپنی رحمت کے صدقے مسلمان مریضوں کو شفایاب فرما۔

یااللہ ! خادم حرمین شریفین کو اپنے پسندیدہ کام کرنے کی توفیق عطا فرما، یااللہ ! ہر نیکی کے کام میں انکی مدد فرما، اُسکی تیری مرضی کے مطابق رہنمائی فرما، اور اسکے تمام اعمال اپنی رضا کے لئے قبول فرما، یااللہ ! اسے ہدایت یافتہ اور رہبر بنا، یااللہ ! انکے مشیروں کو تیرے پسندیدہ کام کرنے کی توفیق عطا فرما، یااللہ ! اسکے دونوں ولی عہد کو بھی تیرے پسندیدہ کام کرنے کی توفیق عطا فرما، اور انکی تیری مرضی کے مطابق رہنمائی فرما، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے، اور انہیں اپنی رحمت کے صدقے اسلام اور مسلمانوں کے حق میں اچھے فیصلے کی توفیق عطا فرما، یاارحم الراحمین !

یااللہ ! ہمیں حق بات اچھی طرح دکھادے، اور پھر اتباعِ حق کی توفیق عطا فرما، اور ہمیں باطل بات اچھی طرح دکھادے، اور پھر باطل سے بچنے کی توفیق عطا فرما، یااللہ ! اپنی رحمت کے صدقے، ہمارے لئے باطل کے بارے میں ابہام مت رکھنا، کہ کہیں گمراہ نہ ہو جائیں، یاارحم الراحمین ! یااللہ ! ہمارے ملک کی ہر قسم کے شر و مکر سے حفاظت فرما، یارب العالمین !

اللہ کے بندوں !

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ (90) وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ

النحل–91/90

اللہ تعالی تمہیں عدل واحسان اور قریبی رشتہ داروں کو (مال) دینے کا حکم دیتا ہے، اور تمہیں فحاشی، برائی، اور سرکشی سے روکتا ہے، اللہ تعالی تمہیں وعظ کرتا ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو۔ اور اللہ تعالی سے کئے وعدوں کو پورا کرو، اور اللہ تعالی کو ضامن بنا کر اپنی قسموں کو مت توڑو، اللہ تعالی کو تمہارے اعمال کا بخوبی علم ہے۔

اللہ کا تم ذکر کرو وہ تمہیں کبھی نہیں بھولے گا، اسکی نعمتوں پر شکر ادا کرو وہ تمہیں اور زیادہ عنائت کرے گا، اللہ کا ذکر بہت بڑی عبادت ہے، اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔

(17) قرآن کریم اوصاف اور امتیاز

فضیلۃ الشیخ جسٹس ڈاکٹر عبد المحسن بن محمد القاسم حفظہ اللہ

پہلا خطبہ:

یقیناً تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، ہم اس کی تعریف بیان کرتے ہیں، اسی سے مدد کے طلبگار ہیں اور اپنے گناہوں کی بخشش بھی مانگتے ہیں، نفسانی و بُرے اعمال کے شر سے اُسی کی پناہ چاہتے ہیں، جسے اللہ ہدایت عنایت کر دے اسے کوئی بھی گمراہ نہیں کر سکتا، اور جسے وہ گمراہ کر دے اس کا کوئی بھی رہنما نہیں بن سکتا، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اللہ تعالی آپ پر، آپ کی آل، اور صحابہ کرام پر ڈھیروں درود و سلامتی نازل فرمائے۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

اللہ کے بندوں! تقوی الٰہی ایسے اختیار کرو جیسے تقوی اختیار کرنے کا حق ہے خلوت و جلوت میں اسی کو اپنا نگہبان سمجھو۔

مسلمانوں!

اللہ تعالی اپنی ذات اور اسماو صفات میں کامل ہے، اس کا کوئی ہمسر اور ثانی نہیں ہے، اس کی صفات بھی کامل ترین صفات ہیں، اور کلام کرنا بھی اللہ کی تعالی کی صفت ہے، چنانچہ اللہ تعالی جب چاہے، جو چاہے گفتگو فرماتا ہے، اس کے کلمات کی کوئی انتہا نہیں ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا

الکھف–109
آپ کہہ دیں: اگر سمندر میرے رب کے کلمات لکھنے کے لیے سیاہی بن جائے تو میرے رب کے کلمات ختم ہونے سے پہلے سمندر ختم ہو جائے چاہے ہم دگنی سیاہی لے آئیں۔

اللہ تعالی کی گفتگو سب سے اچھی گفتگو ہے، اور کلامِ الٰہی کی شان ایسے ہی ہے جیسے خالق کی مخلوق پر فضیلت ہوتی ہے، اللہ تعالی کی بندوں پر ہونے والی نعمتیں ناقابل شمار ہیں۔

یہ اللہ تعالی کی حکمت اور مخلوق پر رحمت ہے کہ اس نے رسولوں کو بھیجا اور ان پر کتابیں نازل کیں، چنانچہ تورات، انجیل، زبور اور ابراہیم و موسی علیہما السلام پر صحیفے نازل فرمائے، اور اس سلسلے کو قرآن کے ذریعے مکمل فرمایا، جو گزشتہ تمام کتب سے اعلی اور بلند مقام و مرتبہ والا ہے۔

اللہ تعالی نے قرآن مجید کے نازل کرنے پر خود ستائش کرتے ہوئے فرمایا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَى عَبْدِهِ الْكِتَابَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ عِوَجًا

الکھف–1
تمام تعریفیں اسی ذات کے لئے ہیں جس نے اپنے بندے پر کتاب نازل کی، اور اس میں کسی قسم کا ٹیڑھ پن نہیں بنایا۔

نیز قرآن مجید نازل کرنے پر اپنی عظمت کا اظہار بھی فرمایا:

تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَى عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا

الفرقان–1
بابرکت ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے پر فرقان نازل کیا تاکہ وہ جہانوں کے لئے ڈرانے والا بن جائے۔

اللہ تعالی نے قرآن مجید کی قسم بھی اٹھائی اور فرمایا:

يس (1) وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ

یٰس–2/1
یٰس۔ قسم ہے حکمت والے قرآن کی۔

نیز اللہ تعالی نے قرآن مجید کے بارے میں بھی قسم اٹھائی اور فرمایا:

فَلَا أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ (75) وَإِنَّهُ لَقَسَمٌ لَوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ (76) إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ

الواقعۃ-77/75
میں قسم اٹھاتا ہوں تاروں کے گرنے کی جگہ کی۔ اگر تم جانتے ہو تو یہ یقیناً بہت بڑی قسم ہے۔ بیشک یہ معزز قرآن کریم ہے۔

قرآن کریم گزشتہ کتابوں کی تصدیق کرنے والا اور ان پر نگران بھی ہے، قرآن مجید نے سابقہ تمام کتابوں کو منسوخ کر دیا ہے، گزشتہ کتب کی تعلیمات کے سلسلے میں اسی پر اعتماد کیا جاتا ہے، قرآن مجید کے نازل ہونے سے پہلے ہی انبیائے کرام نے اس کی خوشخبری دی، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَإِنَّهُ لَفِي زُبُرِ الْأَوَّلِينَ

الشعراء–196

بیشک قرآن مجید کا تذکرہ پہلے لوگوں کی کتابوں میں بھی ہے۔

ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''اس کتاب کا تذکرہ اور بشارت سابقہ آسمانی کتب میں بھی موجود ہے، بلکہ انبیائے کرام سے بھی منقول ہے''۔

ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام نے اللہ تعالی سے ایسے نبی کی دعا فرمائی جو قرآن مجید کی تلاوت کرے اور اس کی تعلیم بھی دے، انہوں نے کہا تھا:

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

البقرۃ–129

ہمارے رب! ان میں ایک رسول مبعوث فرما جو انہی میں سے ہو اور ان کے سامنے تیری آیات پڑھے انہیں کتاب وحکمت سکھائے اور انہیں پاک کرے، یقیناً تو غالب حکمت والا ہے۔

قرآن مجید رب العالمین کا کلام ہے، اس کے ذریعے اللہ تعالی نے حروف اور آواز کیساتھ قابل سماعت حقیقی کلام فرمایا، قرآن مجید اللہ تعالی کی طرف سے ہے اور آخر کار اسی کی طرف لوٹ جائے گا، قرآن مجید کو اللہ تعالی سے اعلی ترین فرشتے جبریل علیہ السلام نے سن کر نیچے اتارا، اور اشرف الانبیاء تک افضل ترین مہینے کی بابرکت رات لیلۃ القدر میں پہنچایا مزید برآں کہ بہترین امت کے لئے افضل اور جامع ترین زبان کیساتھ نازل کیا، اس کتاب کا کوئی ثانی نہیں ہے

أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ يُتْلَى عَلَيْهِمْ

العنکبوت–51

ان کے لئے اتنا کافی نہیں ہے کہ ہم نے آپ پر کتاب نازل کی ہے جو ان پر پڑھی جاتی ہے۔

نیز اللہ تعالی نے اس امت پر اپنا احسان جتلاتے ہوئے فرمایا:

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ

آل عمران–164

بلاشبہ مسلمانوں پر اللہ تعالی کا احسان ہے کہ اللہ نے انہی میں سے ایک رسول ان میں بھیجا جو اس کی آیات پڑھ کر سناتا اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے۔

قرآن مجید آپ ﷺ اور آپ کی امت دونوں کے لئے باعث شرف ہے:

وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ

الزخرف–44
بیشک یہ قرآن آپ اور آپ کی قوم کے لئے نصیحت ہے۔

قرآن کریم امت محمدیہ کی روح بھی ہے؛ کیونکہ حقیقی زندگی کا دارو مدار قرآن مجید پر ہی ہے، یہی وجہ ہے کہ جب انسان اس سے دور ہو تو چلتا پھرتا مردہ نظر آتا ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَكَذَلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحًا مِنْ أَمْرِنَا

الشوریٰ–52
اور اسی طرح ہم نے اپنے حکم سے آپ کی طرف روح [قرآن] وحی کی ہے۔

اگر اللہ تعالی قرآن مجید کو کسی پہاڑ پر اتار دیتا تو پہاڑ بھی اللہ کے خوف اور اطاعت گزاری میں کٹ پھٹ جاتا۔

انسان کا ایمان اس وقت تک صحیح نہیں ہو سکتا جب تک قرآن پر اجمالی اور تفصیلی طور پر ایمان نہ لے آئے، فرمانِ باری تعالی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي نَزَّلَ عَلَى رَسُولِهِ

النساء–136
ایمان والو! اللہ اور رسول اللہ سمیت اس کتاب پر بھی ایمان لاؤ جو اللہ نے اپنے رسول پر نازل کی ہے۔

قرآن مجید آسمان میں

فِي صُحُفٍ مُكَرَّمَةٍ (13) مَرْفُوعَةٍ مُطَهَّرَةٍ (14) بِأَيْدِي سَفَرَةٍ (15) كِرَامٍ بَرَرَةٍ

عبس–16/13

قابل احترام صحیفوں میں درج ہے۔ جو بلند بالا اور پاک صاف ہیں۔ ایسے لکھنے والے [فرشتوں] کے ہاتھوں میں ہے۔ جو معزز اور نیک ہیں۔

اللہ تعالی نے قرآن مجید نازل کرنے سے پہلے ہی اس کی حفاظت کا ذمہ لے لیا اور فرمایا:

بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَجِيدٌ [21] فِي لَوْحٍ مَحْفُوظٍ

البروج – 22/21

یہ قرآن مجید ہے۔ جو لوحِ محفوظ میں ہے۔

اللہ تعالی نے قرآن مجید کو نزول کے وقت بھی شیاطین سے محفوظ رکھا اور فرمایا:

وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيَاطِينُ (210) وَمَا يَنْبَغِي لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيعُونَ

الشعراء – 211/210

شیاطین قرآن کریم نہیں لائے۔ وہ اس قابل ہی نہیں اور نہ ہی اس کی طاقت رکھتے ہیں۔

اللہ تعالی نے قرآن مجید نازل کرنے کے بعد اسے ہمیشہ محفوظ رکھنے کی ذمہ داری بھی اٹھائی، فرمانِ الٰہی ہے:

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ

الحجر – 9

بیشک ہم نے ہی قرآن نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

اللہ تعالی نے متعدد نعمتوں کا تذکرہ کرتے ہوئے سب سے پہلے قرآن مجید کو بیان کیا اور فرمایا:

اَلرَّحْمَنُ (1) عَلَّمَ الْقُرْآنَ

الرحمن – 2/1

رحمن۔ اسی نے قرآن سکھایا۔

اللہ تعالی نے اپنے بندوں کو قرآن مجید سکھایااوران کے لئے حفظ، تلاوت،اوراس پر عمل آسان کر دیا، چنانچہ عربی ہو یا کوئی اور مرد ہو یا عورت، چھوٹا ہو یابڑا،امیر ہو یاغریب سب آسانی سے قرآن مجید یاد کرتے ہیں۔

قرآن مجید کے متعدد نام ہیں اور اسکی بہت سی امتیازی صفات ہیں،اللہ تعالی نے اسے پوری انسانیت کے لئے ایسے ہی نور ہدایت بنایا جیسے ہمارے نبی ﷺ کی رسالت سب کے لئے ہے، لہذا یہ کسی خاص طبقے کے لئے نہیں ہے،اس کی آیات ایک دوسرے سے ملتی جلتی اور باہمی تصدیق بھی کرتی ہیں:

كِتَابًا مُتَشَابِهًا مَثَانِيَ

الزمر–23
قرآن مجید کے مضامین ملتے جلتےاور بار بار دہرائے جاتے ہیں۔

قرآن مجید سیدھا راستہ ہے،اس میں کسی قسم کا کوئی ٹیڑھ پن،اختلاف اور تصادم نہیں ہے:

وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا

النساء–82
اگر یہ غیر اللہ کی جانب سے ہوتا تو اس میں بہت زیادہ تصادم پایا جاتا۔

قرآن مجید بہترین اور افضل ترین کلام ہے:

اللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ

الزمر–23
اللہ تعالی نے احسن ترین کلام نازل کی۔

نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: "اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید ہر قسم کے کلام چاہے وہ منزل ہو یا غیر منزل من اللہ سب سے اعلی ترین کلام ہے"۔

اللہ تعالی نے قرآن مجید کو عظمت سے موصوف کرتے ہوئے فرمایا:

وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ

الحجر–87
اور ہم نے آپ کو بار بار پڑھی جانے والی سات آیات اور قرآن عظیم عطا کیا۔

نیز قرآن مجید کو فی نفسہ اور مقام و مرتبے میں بلند قرار دیتے ہوئے فرمایا:

وَإِنَّهُ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيمٌ

الزخرف–4
قرآن ام الکتاب میں ہے اور یہ ہمارے ہاں بڑی بلند مرتبہ اور حکمت سے لبریز کتاب ہے۔

قرآن مجید کے الفاظ اور معانی دونوں واضح ہیں، نیز قرآن مجید میں ہر طرح کی رہنمائی موجود ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

هَذَا بَيَانٌ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَمَوْعِظَةٌ لِلْمُتَّقِينَ

آل عمران–138
یہ لوگوں کے لئے رہنمائی، جبکہ متقین کے لئے ہدایت اور نصیحت بھی ہے۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: ''اللہ تعالی نے ہمارے لیے قرآن مجید میں سب علوم اور تمام چیزیں بیان کی ہیں''۔

کسی قسم کی کمی، زیادتی، تحریف اور تبدیلی اس میں نہیں ہو گی، اللہ تعالی نے اسے جہانوں کے لئے ہدایت و نصیحت بنایا ہے۔

قرآن مجید ڈرنے والوں کے لئے نصیحت، اور روگردانی کرنے والوں کے خلاف حجت ہے، اللہ تعالی نے قرآن مجید کی شان میں متعدد صفات بیان کیں، اور اسے متعدد ناموں سے موسوم کیا، یہی وہ حق ہے جس میں کوئی باطل یا شک وشبہ کا امکان نہیں ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ

السجدۃ–3

بلکہ یہ تیرے رب کی طرف سے حق ہے۔

قرآن حکیم حکمت سے بھرپور ہے نیز اسی سے حکمت حاصل بھی ہوتی ہے۔

تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْحَكِيمِ

یونس–1
یہ حکمت بھری کتاب کی آیات ہیں۔

قرآن کریم اللہ تعالی کے ہاں مکرّم اور اعلی اخلاقی اقدار کی تعلیم دیتا ہے، اس کی وجہ سے انسان خالق و مخلوق دونوں کے ہاں معزز قرار پاتا ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ

الواقعۃ–77
یقیناً قرآن نہایت ہی مکرّم ہے۔

قرآن مجید ہدایت کے ساتھ ساتھ رحمت بھی ہے۔

هُدًى وَرَحْمَةً لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ

الاعراف–52
ایمان لانے والوں کے لئے ہدایت و رحمت ہے۔

قرآن کریم اپنے پیروکاروں کے لئے گمراہی سے تحفظ کا ضامن بھی ہے، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (میں تم میں ایسی چیز چھوڑے جا رہا ہوں جب تک تم اس پر کاربند رہو گے گمراہ نہیں ہو سکتے وہ ہے: قرآن مجید) مسلم

قرآن کریم عالیشان کتاب ہے، فرمان باری تعالی ہے:

ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ

ق–1
ق، عالی شان قرآن کی قسم۔

قرآن مجید انتہائی معزز کتاب ہے، اس کا کوئی ہمسر نہیں، حتیٰ کہ قرآن مجید کے قریب ہونے والا بھی معزز بن جاتا ہے۔

وَإِنَّهُ لَكِتَابٌ عَزِيزٌ

فصلت–41
یہ اعلیٰ ترین کتاب ہے، اس کا کوئی مقابلہ نہیں ہے، اس میں خیر و بھلائی، اور برکت متعدد انداز سے موجود ہے، فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَهَذَا كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ

الانعام–92
یہ کتاب ہم نے جو نازل کی ہے بابرکت ہے۔

قرآن کریم کو پڑھ کر عمل کرنے والا اور قرآنی تعلیمات کو دنیا بھر میں پھیلانے والا شخص عزت پاتا ہے اور اسے امن و سکون حاصل ہوتا ہے۔ ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں اسلامی مملکت کا دائرہ مشرق و مغرب میں دور دور تک پھیل چکا تھا؛ اس کی وجہ یہ تھی کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے خود بھی قرآن مجید کی خوب تلاوت کی اور پوری امت کے لئے قرآن جمع کیا اور پھر مطالعۂ قرآن کو عام بھی کیا''۔

قرآن مجید دنیا و آخرت اور دینی و دنیاوی سب امور کے متعلق نورِ بصیرت کا حامل ہے، فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ

المائدۃ–15
تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور اور واضح کرنے والی کتاب آگئی ہے۔

قرآن کریم کے ذریعے ہی روح کو زندگی ملتی ہے، بشرطیکہ قرآن پر عمل کرے:

اِستَجِیبُوا اللّٰہِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاکُمْ لِمَا یُحْیِیکُمْ

الانفال—24
اللہ اور رسول اللہ کی بات پر عمل کرو جب بھی تمہیں زندگی افزا احکامات کی دعوت دیں۔

اللہ تعالی نے قرآن کریم کو روح کے لئے زندگی بنایا تو جسموں کے لئے شفا بھی قرار دیا، چنانچہ: (ایک آدمی کو بچھو کاٹ گیا تو اس پر سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کیا گیا جس سے وہ شفایاب ہو گیا) بخاری

قرآن کریم مشکلات اور پر فتن دور میں دل کو نصیحت بھی کرتا ہے اور اس کی ڈھارس بھی باندھتا ہے:

لِنُثَبِّتَ بِہِ فُؤَادَكَ

الفرقان—32
تاکہ ہم آپ کے دل کو قرآن کے ذریعے مضبوط کریں۔

قرآن کریم کے ذریعے ہی امت میں اتحاد پیدا ہو سکتا ہے:

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیعًا وَلَا تَفَرَّقُوا

آل عمران—103
اللہ کی رسی [قرآن] کو مضبوطی سے تھام لو اور فرقہ واریت میں مت پڑو۔

قرآن کریم کی روشنی میں جھگڑوں کا فیصلہ کیا جاتا ہے، اسی میں نجات ہے۔

کِتَابٌ أُحْكِمَتْ آیَاتُهُ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَدُنْ حَكِیمٍ خَبِیرٍ

ھود—1
یہ ایسی کتاب ہے جس کی آیات کو محکم بنایا گیا ہے اور پھر حکیم و خبیر ہستی کی طرف سے تفصیلاً بیان کی گئی ہیں۔

اولین و آخرین انسان ہوں یا جن سب کو اللہ تعالی نے قرآن مجید کے ذریعے چیلنج کیا اور فرمایا:

قُلْ لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى أَنْ يَأْتُوا بِمِثْلِ هَذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا

الاسراء—88

آپ کہہ دیں: اگر انس و جن اس قرآن کا ثانی لانے کے لئے متحد ہو جائیں، تو باہمی تعاون کے باوجود اس کا ثانی نہیں لا سکیں گے۔

کوئی عقل مند قرآن مجید سننے کے بعد اس کے کلامِ الٰہی ہونے کی گواہی دیے بغیر نہیں رہ سکتا، چنانچہ جنوں نے قرآن کریم کی تلاوت سنی تو ایک دوسرے کو خاموشی سے سننے کا حکم دینے لگے اور پھر سب کے سب اپنی قوم کے پاس واپس پہنچے تو کہنے لگے:

إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا

الجن—1

بیشک ہم نے عجب قرآن سنا ہے۔

قرآن کریم اعلیٰ اور مفید ترین ذکر بھی ہے، اور اس کی تلاوت ایمان میں اضافے کا باعث ہے۔

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا

الانفال—2

یقیناً وہ لوگ مومن ہیں جب اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل پگھل جاتے ہیں، اور جب اس کی آیات پڑھی جائیں تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے۔

قرآن کریم کی آیات نے بڑے بڑے لوگوں کو اشکبار کر دیا، چنانچہ ایک بار ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے سورہ نساء کی تلاوت کی اور جب آیت:

فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا

النساء—41

اس وقت لوگوں کا کیا عالم ہو گا جب ہم ہر امت میں سے گواہ لائیں گے اور تمہیں ان لوگوں پر گواہ بنائیں گے۔

پر پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: (بس کرو) پھر جب انکی آپ ﷺ کے چہرے پر نظر پڑی تو آپ کی آنکھیں اشکبار تھیں" بخاری۔

پر پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: (بس کرو) پھر جب ان کی آپ ﷺ کے چہرے پر نظر پڑی تو آپ کی آنکھیں اشکبار تھیں" بخاری۔

ابو بکر رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی تلاوت کرتے تو ان کے رونے کی وجہ سے مقتدیوں کو آواز بہت مشکل سے پہنچتی تھی۔

جعفر طیار رضی اللہ عنہ نے نجاشی کے پاس سورہ مریم کا ابتدائی حصہ پڑھا تو آنسوؤں سے نجاشی کی ڈاڑھی تر ہوگئی، اور پاس موجود پادری بھی جذبات پر قابو نہ رکھ سکے اور اپنے صحیفے آنسوؤں سے تر کر دیئے۔

اللہ تعالی نے پناہ لینے والوں کو قرآن کی تلاوت سننے تک پناہ دینے کا حکم دیا اور فرمایا:

وَإِنْ أَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ حَتَّى يَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ

التوبۃ–6
اور اگر ان مشرکوں میں سے کوئی آپ سے پناہ طلب کرے تو اسے پناہ دے دیں، تا آنکہ وہ اللہ کا کلام سن لے۔

قرآن کریم میں جامع و مفید علوم و معارف یکجا ہیں، قرآن کریم کو سمجھنے والے ہی حقیقی معنوں میں علماء ہیں، فرمانِ باری تعالی ہے:

بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ

العنکبوت–49
بلکہ یہ تو واضح آیات ہیں ان لوگوں کے سینوں میں جنہیں علم دیا گیا ہے۔

قرآن کریم کی تعلیم لینے اور دینے والا بہترین لوگوں میں شامل ہے، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن کریم سیکھے یا سکھائے) بخاری

قرآن کریم میں سچے واقعات، ٹھوس دلائل و براہین، بہترین قصے، خوبصورت حکمت بھری باتیں اور خوبصورت ترین فصاحت و بلاغت موجود ہے، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: "قرآنی نظم اور اسلوب کی روح انتہائی خوبصورت اور بدیع ہے، اس کا انداز بیان عام گفتگو جیسا بالکل نہیں

ہے، یہی وجہ ہے کہ کوئی بھی اس اسلوب کا حامل کلام نہیں لا سکا؛ کیونکہ قرآنی انداز بیان کا تعلق شعر، رجز، خطابت، خط نویسی کسی سے بھی نہیں ہے، نظم قرآنی جیسا اسلوب عرب ہوں یا عجم کوئی نہیں بنا سکا، نیز قرآن مجید کا معنوی اعجاز لفظی اعجاز سے کہیں زیادہ بڑا ہے"۔

قرآن کریم کے احکامات کامل، فیصلے مبنی بر عدل، اور اوامر و نواہی حکمت سے بھرپور ہیں، قرآن کی ہیبت و جلالت، قوت و تاثیر اور جمال بھی کمال کا ہے، یہ کم بول میں بھی پورا تول رکھتا ہے، بڑے ہی آسان پیرائے میں رہنمائی کرتا ہے، قرآن کریم واضح ترین نشانی اور عیاں معجزہ ہے، اس پر عمل کرنے والا اجر کا مستحق ٹھہرتا ہے، اس کے مطابق فیصلے کرنے والے کو عادل قرار دیا جاتا ہے، اس پر عمل کرنے والے کو گمراہی سے بچا لیا جاتا ہے اور اس کی اتباع کرنے والا رحمت کا مستحق قرار دیا جاتا ہے:

فَاتَّبِعُوهُ وَاتَّقُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ

الانعام–155

تم اس کی اتباع کرو اور تقوی اختیار کرو، تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

قرآن کریم جامع اور مفید ترین ذکر بھی ہے، اللہ تعالی نے قرآن کی تلاوت کرنے والے کی مدح سرائی فرمائی اور اس پر عمل کرنے والوں کی تعریف کرتے ہوئے انہیں مکمل اجر سے بھی زیادہ دینے کا وعدہ دیا:

إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَارَةً لَنْ تَبُورَ [29] لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُمْ مِنْ فَضْلِهِ

فاطر–30/29

جو لوگ اللہ کی کتاب پڑھتے، نماز قائم کرتے، اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اس میں سے خفیہ اور اعلانیہ خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جس میں کبھی خسارہ نہ ہوگا [29] تاکہ ایسے لوگوں کو اللہ تعالی ان کا پورا پورا اجر دے اور اپنی مہربانی سے کچھ زیادہ بھی دے۔

قرآن کریم کی تلاوت نفع بخش تجارت ہے؛ کیونکہ: (جس شخص نے قرآن مجید کا ایک لفظ بھی پڑھا اسے ایک نیکی ملے گی، اور ہر نیکی کا اجر دس گنا زیادہ ملتا ہے) ترمذی

قرآن مجید کی تعلیم دنیاوی مال و متاع سے کہیں زیادہ بہتر ہے، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (تم میں سے کوئی مسجد میں جا کر علم حاصل کرے یا کتاب اللہ سے دو آیتیں ہی پڑھے تو یہ اس کے لئے دو اونٹنیوں سے بہتر ہے، تین آیتیں تین اونٹنیوں سے بہتر ہوں گی، چار آیتیں چار اونٹنیوں سے بہتر ہوں گی، اسی طرح جتنی آیات سیکھو گے اتنی ہی اونٹنیوں سے بہتر ہوں گی) مسلم

نیز فرمانِ نبوی ہے: (قرآن کریم کا ماہر قاری معزز اور مکرّم فرشتوں کیساتھ ہوگا) متفق علیہ قرآن سیکھنے اور سکھانے کی مجالس میں معلّم اور متعلم دونوں پر رحمت وسکینت نازل ہوتی ہے، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (اللہ کے کسی بھی گھر میں جمع ہو کر کتاب اللہ کی تلاوت اور ایک دوسرے کیساتھ مل کر قرآن کا مطالعہ کرنے والوں پر سکینت نازل ہوتی ہے، انہیں رحمت اپنی آغوش میں لے لیتی ہے، اور فرشتے انہیں ڈھانپ لیتے ہیں، نیز اللہ تعالی ان کا تذکرہ اپنے پاس حاضرین میں کرتا ہے) مسلم

قرآن مجید کی تلاوت سننے سے رحمت ملتی ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ

الاعراف–204
اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور چپ رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

نبی ﷺ نے قرآن کریم پر عمل کرنے کی پوری امت کو وصیت فرمائی، چنانچہ عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ کی وصیت کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: "آپ ﷺ نے قرآن کریم کی وصیت فرمائی" ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں: "قرآن کریم کی وصیت سے مراد یہ ہے کہ: قرآن مجید کو یاد کیا جائے اور اس پر عمل کیا جائے، بے حرمتی سے بچایا جائے، تعلیمات کو عملی زندگی کا حصہ بنائیں، ہمیشہ کے لئے اس کی تلاوت، تعلیم وتعلّم کا سلسلہ جاری رکھا جائے"۔

حافظ قرآن زندگی اور موت ہر دو حالت میں معزز شخصیت کا حامل ہے، چنانچہ زندگی میں اس کے بارے میں فرمایا: (لوگوں کو جماعت وہی کروائے جسے سب سے زیادہ قرآن مجید یاد ہے) مسلم، اور وفات کے بعد اعزاز اس انداز سے دیا گیا کہ جب: "نبی ﷺ ایک قبر میں متعدد شہدائے احد کو دفنا رہے تھے تو آپ استفسار کرتے ان میں سے قرآن کسے زیادہ یاد تھا؟ تو بتلانے پر آپ ﷺ اسی کو قبر میں پہلے اتارتے" بخاری

قرآن کے حفاظ بہترین ساتھی ہیں، چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ کی مجالس اور شوری میں قرآن کے حفاظ ہی شامل تھے۔ بخاری

قیامت کے دن قرآن کریم اپنے ماننے والوں کے لئے دلیل بن جائے گا، اس کی شفاعت اللہ کے ہاں مسترد نہیں ہوگی، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (قرآن کی تلاوت کیا کرو؛ کیونکہ یہ قیامت کے دن تلاوت کرنے والوں کے لئے سفارشی بن کر آئے گا) مسلم

حافظ قرآن کو جنتوں میں نعمتوں سے بھرپور بلند درجہ دیا جائے گا: (حافظ قرآن سے کہا جائے گا: پڑھتا جا چڑھتا جا، اور ایسے ہی اس کی تلاوت کر جیسے تم دنیا میں کیا کرتا تھا، جہاں تمہاری آخری آیت ہوگی وہیں تمہاری منزل ہوگی) ابو داود

قرآنی تعلیم دیکر پیدا ہونے والا خوشی کا احساس ایمان کا بلند ترین درجہ ہے، کوئی شخص بھی قرآن سے مستغنی نہیں ہو سکتا، نبی ﷺ کامل ترین عقل ودانش کے حامل تھے، لیکن اس کے باوجود آپ کو درست فیصلوں کے لئے قرآن سے رہنمائی لینا پڑتی تھی، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

قُلْ إِنْ ضَلَلْتُ فَإِنَّمَا أَضِلُّ عَلَى نَفْسِي وَإِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوحِي إِلَيَّ رَبِّي

سبأ–50

آپ کہہ دیں: اگر میں راہ بھٹک جاؤں تو اس کا وبال مجھ پر ہی ہو گا، اور اگر میں راہ لگ جاؤں تو یہ میرے رب کی میری طرف وحی کی وجہ سے ہو گا۔

جس قدر انسان قرآن کریم کے قریب ہو گا اس کی خوشحالی بھی اسی قدر ہو گی، قرآن کریم مسلمانوں کی شان وشوکت اور عظمت کا باعث ہے، تمام نسلوں کے لئے بلندی اور ترقی کا راستہ ہے، پورے معاشرے کے لئے ہمہ قسم کے شر سے تحفظ اور برکت کا باعث ہے، قرآن کریم میں رضائے الہی کیساتھ ساتھ انس اور پیار ومحبت بھی پوشیدہ ہے۔

اس تفصیل کے بعد:

أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُمْ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ

یونس–57

لوگو! تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے نصیحت آچکی، یہ دلوں کے امراض کی شفا اور مومنوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔ اللہ تعالی میرے اور آپ سب کے لئے قرآن مجید کو خیر وبرکت والا بنائے، مجھے اور آپ سب کو ذکرِ حکیم کی آیات سے مستفید ہو نیکی توفیق دے، میں اپنی بات کو اسی پر ختم کرتے ہوئے اللہ سے اپنے اور تمام مسلمانوں کے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں۔

دوسرا خطبہ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں کہ اُس نے ہم پر احسان کیا، اسی کے شکر گزار بھی ہیں کہ اس نے ہمیں نیکی کی توفیق دی، میں اسکی عظمت اور شان کا اقرار کرتے ہوئے گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں وہ یکتا اور اکیلا ہے، اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں، اللہ تعالی اُن پر، آل وصحابہ کرام پر ڈھیروں رحمتیں وسلامتی نازل فرمائے۔

مسلمانو!

مسلمانو! قرآن کی پیروی کرنے والا ہی ہدایت پائے گا، جبکہ قرآن سے اعراض کرنے والا تباہی و بربادی میں رہے گا، اللہ نے فرمایا:

فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَى (123) وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَى

طٰہ–124/123

جس نے میری ہدایت کی پیروی کی وہ گمراہ ہوگا اور نہ ہی بدنصیب [123] اور جو میری نصیحت سے اعراض کرے گا تو یقیناً اس کے لئے زندگی تنگ ہوگی، اور ہم اسے قیامت کے دن اندھا کرکے اٹھائیں گے۔

قرآن کے بغیر ہدایت کا کوئی راستہ نہیں ہے، جس کا دل قرآن سے فائدہ اٹھانے سے محروم رہا تو اسے کسی اور چیز سے فائدہ نہیں ہوگا، اللہ نے فرمایا:

فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَ اللَّهِ وَآيَاتِهِ يُؤْمِنُونَ

الجاثیۃ–6

اللہ اور اس کی آیتوں کے بعد یہ لوگ کس چیز پر ایمان لائیں گے؟

جس طرح قرآن صاحب قرآن کو عروج بخشتا ہے، اسی طرح اپنے مخالف کو ذلیل ورسوا بھی کرتا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: (یقیناً اللہ اس کتاب کی وجہ سے بہت سے لوگوں کو بلند مقام عطا فرمائے گا، اور اس کی وجہ سے دیگر کئی لوگوں کو پست اور ذلیل کردے گا) مسلم

اللہ کا کلام سب پر غالب ہے، جو اس کے کسی ایک حرف کا انکار کرے یا اس کا مذاق اڑائے تو وہ کافر ہے، اللہ نے فرمایا:

قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ (65) لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ

التوبۃ–66/65

آپ [مذاق اڑانے والوں سے] کہہ دیں کہ اللہ، اللہ کی آیتوں اور اس کے رسول کا مذاق اڑاتے ہو۔ تم بہانے نہ بناؤ، یقیناً تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو چکے ہو۔

جس نے بھی قرآن یا اہل قرآن کا مذاق اڑایا اللہ نے اسے ذلیل ورسوا کرکے رکھ دیا، اس لئے ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنے رب کی کتاب کے غلبے کے لئے بھرپور کوشش کرے اور اس عمل کو اپنے لیے اعزاز سمجھے، تاکہ اعلی مقام حاصل کرسکے۔

یہ بات جان لو کہ، اللہ تعالی نے تمہیں اپنے نبی پر درود وسلام پڑھنے کا حکم دیا اور فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

الاحزاب–56

اللھم صل وسلم وبارک علی نبینا محمد

یااللہ! حق اور انصاف کے ساتھ فیصلے کرنے والے خلفائے راشدین: ابو بکر، عمر، عثمان، علی اور بقیہ تمام صحابہ سے راضی ہو جا؛ یااللہ! اپنے رحم و کرم کے صدقے ہم سے بھی راضی ہو جا، یا اکرم الاکرمین!۔

یا اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت عطا فرما، شرک اور مشرکوں کو ذلیل فرما، یا اللہ! دین کے دشمنوں کو نیست و نابود فرما، یا اللہ! اس ملک کو اور مسلمانوں کے تمام ممالک کو خوشحال اور امن کا گہوارہ بنادے۔

یااللہ! پوری دنیا میں مسلمانوں کے حالات درست فرما، اور تمام مسلم علاقوں کو امن وامان اور استحکام کا گہوارہ بنادے، یاذوالجلال والاکرام!

یااللہ! ہمارے حکمران کو تیری رہنمائی کے مطابق توفیق عطا فرما، اور ان کے سارے اعمال اپنے رضا کے لئے مختص فرما، اور تمام مسلم حکمرانوں کو تیری کتاب کے نفاذ اور شریعت کو بالادستی دینے کی توفیق عطا فرما، یاذوالجلال والاکرام!

یااللہ! ہمارے سپاہیوں کو کامیاب فرما، یااللہ! ان کے قدموں کو ثابت بنا، یااللہ! ان کی نشانے درست فرما، اور انہیں تیری مخصوص فوج میں شامل فرما، یاذوالجلال والاکرام!

یااللہ! ہمیں دنیا و آخرت میں بھلائی عطا فرما، اور ہمیں آگ کے عذاب سے محفوظ فرما۔

یااللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تو ہی غنی ہے ہم تیرے در کے فقیر ہیں، ہم پر بارش نازل فرما، اور ہمیں مایوس مت فرما، یااللہ! ہمیں بارش عطا فرما، یااللہ! ہمیں بارش عطا فرما، یااللہ! ہمیں بارش عطا فرما۔ ہمارے پروردگار! ہم نے اپنی جانوں پر خوب ظلم ڈھائے، اگر تو ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ فرمائے تو ہم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

اللہ کے بندوں!

إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

النحل–90
اللہ تعالیٰ تمہیں عدل،احسان اور قرابت داروں کو [امداد] دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی، برے کام اور سرکشی سے منع کرتا ہے۔ وہ تمہیں اس لئے نصیحت کرتا ہے کہ تم اسے [قبول کرو] اور یاد رکھو۔

تم اللہ کو یاد رکھو جو صاحبِ عظمت و جلالت ہے وہ تمہیں یاد رکھے گا، اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرو تو وہ اور زیادہ دے گا، یقیناً اللہ کا ذکر بہت بڑی عبادت ہے، تم جو بھی کرتے ہو اللہ تعالی جانتا ہے۔

(18) حقوق اللہ اور حقوق والدین

فضیلۃ الشیخ پروفیسر ڈاکٹر علی بن عبد الرحمن الحذیفی حفظہ اللہ

پہلا خطبہ:
تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، جس نے اپنے بندوں پر فضل کرتے ہوئے حقوق وواجبات کی تفصیلات سے انہیں آگاہ کیا، اور ان کے لئے نیک اعمال پسندیدہ قرار دیتے ہوئے، گناہوں کو ناپسند قرار دیا، اور نیک لوگوں کیساتھ بھلائی کا وعدہ کیا، اور میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ

بر حق نہیں وہ یکتا ہے، وہی دعائیں قبول کرتا ہے، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی سیدنا محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں، جن کی معجزوں کے ذریعے تائید کی گئی، یا اللہ ! اپنے بندے، اور رسول محمد، آپ ﷺ کی اولاد اور جہاد و دلائل کے ذریعے دین کو غالب کرنے والے صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں، سلامتی اور برکتیں نازل فرما۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

تقوی الٰہی اختیار کرو، اللہ کے فرض کردہ احکامات کو ضائع مت کرو، اور اس کی حدود سے تجاوز مت کرو، بیشک متقی بامراد، اور خواہش پرست نامراد ہوں گے۔

اللہ کے بندوں !

جان لو! بندوں کے اعمال ان کے حق میں ہوں گے یا ان کے خلاف، چنانچہ اطاعت گزاروں کی اطاعت اللہ کو کوئی فائدہ نہیں دے سکتی، اور گناہگاروں کی معصیت اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتی، فرمان باری تعالی ہے:

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا ثُمَّ إِلَى رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ

الجاثیۃ–15
جو کوئی بھی نیک عمل کرے گا اپنے لئے کرے گا، اور جو گناہ کرے گا، اس کا [خمیازہ] اسی پر ہو گا، پھر تم سب اپنے رب کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

اور فرمایا:

مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزَى إِلَّا مِثْلَهَا وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُونَ فِيهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ

غافر–40
جو شخص بھی گناہ کرے گا، اُسے اِسی کے برابر سزا دی جائے گی، اور جو کوئی بھی مرد ہو یا عورت ایمان کی حالت میں عمل کرے تو یہی لوگ ہیں جو جنت میں داخل ہوں گے، اِس میں انہیں بغیر حساب کے رزق سے نوازا جائے گا۔

اور حدیث قدسی میں ہے کہ :(میرے بندو! تم میرا کچھ بگاڑنے کی حد تک نہیں پہنچ سکتے، اور نہ مجھے نفع پہنچا سکتے ہو، میرے بندو! یہ تمہارے اعمال ہی ہیں جنہیں میں تمہارے لئے محفوظ کرتا ہوں، پھر تمہیں پورا پورا [بدلہ] دونگا، چنانچہ جو شخص اچھائی پائے تو وہ اللہ کی تعریف کرے، اور بصورتِ دیگر اپنے آپ کو ہی ملامت کرے) مسلم نے اسے ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

بندے پر واجب ہونے والے حقوق کی ادائیگی کا فائدہ آخر کار بندے کو ہی ہوگا، جو دنیا و آخرت میں ثواب کی صورت میں وصول کرے گا، فرمان باری تعالی ہے:

فَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهِ وَإِنَّا لَهُ كَاتِبُونَ

الانبیاء–49
جو کوئی بھی ایمان کی حالت میں نیکیاں کمائے، تو اس کی جد وجہد کا انکار نہیں ہوگا، اور بیشک ہم اس کے [اعمال] لکھ رہے ہیں۔

ایسے ہی فرمایا:

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلًا

الکھف–30
بلاشبہ جو لوگ ایمان لاکر نیک عمل کرتے رہیں، یقیناً ہم اچھے عمل کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کریں گے۔

اور بندے پر واجب حقوق میں جزوی یا کلی کمی کرنے کی سزا حقوق ضائع کرنے والے انسان پر ہی ہوگی، کیونکہ اس نے رب العالمین کے حقوق ضائع کر کے دنیا اور آخرت میں اپنا ہی نقصان کیا ہے، اللہ تعالی تو سارے جہانوں سے بے نیاز ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

إِنْ تَكْفُرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ وَلَا يَرْضَى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ وَإِنْ تَشْكُرُوا يَرْضَهُ لَكُمْ

الزمر–7
اگر تم کفر کرو تو بلاشبہ اللہ تعالی تم سے بے نیاز ہے، وہ اپنے بندوں سے کفر پسند نہیں کرتا، اور اگر تم اس کا شکر کرو، تو یہ اس کے ہاں پسندیدہ ہے۔

اور فرمایا:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ إِلَى اللَّهِ وَاللَّهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ

فاطر–15
اے لوگو! تم اللہ کے [در کے] فقیر ہو، اور اللہ تعالی ہی بے نیاز، اور قابل ستائش ہے۔

ایسے ہی فرمایا:

هَا أَنتُمْ هَؤُلَاءِ تُدْعَوْنَ لِتُنفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَمِنكُم مَّن يَبْخَلُ وَمَن يَبْخَلْ فَإِنَّمَا يَبْخَلُ عَن نَّفْسِهِ

محمد–35
یہ تم ہی ہو جنہیں اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے بلایا جاتا ہے، چنانچہ کچھ لوگ بخیلی کرتے ہیں، اور جو کوئی بخیلی کرے گا، وہ اپنی جان سے بخیلی کرتا ہے۔

اسی طرح فرمایا:

وَمَن يَكْسِبْ إِثْمًا فَإِنَّمَا يَكْسِبُهُ عَلَىٰ نَفْسِهِ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا

النساء–111
اور جو شخص گناہ کمائے بیشک وہ اپنی جان پر ہی گناہ کماتا ہے، اور اللہ تعالی خوب جاننے والا، اور حکمت والا ہے۔

اور اللہ تعالی کا واجب حق جس کی حفاظت ضروری ہے، وہ توحید ہے، اور اس کا حفاظت پر اللہ تعالی نے عظیم ثوب کا وعدہ بھی کیا ہے، فرمایا:

وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ غَيْرَ بَعِيدٍ [31] هَٰذَا مَا تُوعَدُونَ لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفِيظٍ

ق–32/31
اور جنت کو پرہیزگاروں کے قریب کر دیا جائے گا وہ کچھ دور نہ ہوگی۔ یہ ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا، یہ ہر رجوع کرنے والے اور [حقوق الہی] کی حفاظت کرنے والے کے لئے ہے۔

اور جس شخص نے اللہ کے حقوق ضائع کرنے کے لئے اس کے ساتھ شرک کیا، اور وسیلے وواسطے بنا کر ان کی عبادت کی، ان سے فریاد رسی کی، مشکل کشائی، اور حاجت روائی کا ان سے مطالبہ کیا، اور انہی پر توکل رکھا تو وہ ناکام ونامراد اور مشرک ہوگا، اس کی تمام نیکی کی جدوجہد غارت ہو جائیں گی، اللہ تعالی اس سے کوئی نفل یا فرض عبادت قبول نہیں کرے گا، اور اسے کہا جائے گا: ''جہنم میں جانے والوں کے ساتھ تم بھی جہنم رسید ہو جاؤ'' اِلَّا

کہ وہ شرک سے توبہ کرلے،ایک حدیث میں ہے کہ :(ایک جہنمی آدمی کو کہا جائے گا: اگر تمہارے پاس زمین کی ساری دولت آجائے تو کیا آگ سے بچنے کے لئے اسے فدیہ میں دے دوگے؟ تو وہ کہے گا: ہاں، پھر اسے کہا جائے گا:''تمہیں اس سے بھی آسان کام کا حکم دیا گیا تھا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہرانا'') بخاری

اور اگر مکلف بندہ مخلوق کے واجب حقوق ضائع کر دے تو وہ اپنے آپ کو ہی دنیا وآخرت میں ثواب سے محروم کرے گا،اور اگر ان میں کمی ہوئی تو اسی کے مطابق ثواب میں بھی کمی ہو جائے گی۔

روکھی سوکھی اور تنگی ترشی میں انسان کی زندگی تو گزر ہی جاتی ہے،اس لئے انسان کی زندگی اپنے واجب حقوق ملنے پر موقوف نہیں ہے، کیونکہ [اگر کوئی حق رہ بھی گیا تو] اللہ کے ہاں اپنے حقوق کا مطالبہ کرنے والے سب جمع ہو جائیں گے،اور اللہ تعالی مظلوم کو ظالم اور غاصب سے حق لیکر دے گا، چنانچہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: (قیامت کے دن تم مستحق افراد کو ان کے حقوق ضرور ادا کروگے، حتی کہ سینگ والی بکری سے بغیر سینگ والی بکری کا بدلہ لیا جائے گا) مسلم

اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے حقوق کے بعد والدین کے حقوق ہیں،ان کے حقوق کی عظمت کے باعث اللہ تعالی نے اپنے حقوق کے ساتھ ان کے حقوق بیان کئے ہیں،فرمایا:

وَقَضَى رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا [23] وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا

الاسراء–24/23

اور آپ کے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم اس کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرو، والدین کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو، اگر ان میں سے کوئی ایک یا دونوں تمہارے سامنے بڑھاپے کی عمر کو پہنچ جائیں تو انہیں اُف تک نہ کہو، نہ ہی انہیں جھڑ کو اور ان سے بات کرو تو ادب سے کرو [23] اور ان پر رحم کرتے ہوئے انکساری سے ان کے آگے جھکے رہو اور ان کے حق میں دعا کرو کہ : پروردگار! ان پر رحم فرما جیسا کہ انہوں نے بچپنے میں مجھے (محبت و شفقت) سے پالا تھا۔

ایسے ہی فرمایا:

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَى وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ

لقمان–14

اور ہم نے انسان کو اپنے والدین سے [نیک سلوک کرنے کا] تاکیدی حکم دیا، اس کی ماں نے اسے کمزوری پر کمزوری سہتے ہوئے (اپنے پیٹ میں) اٹھائے رکھا اور دو سال اس کے دودھ چھڑانے میں لگے [اسی لئے یہ حکم دیا کہ] میرا شکر ادا کرو اور اپنے والدین کا بھی [آخر] میرے پاس ہی [تجھے] لوٹ کر آنا ہے۔

اللہ تعالی نے والدین کے حق کو اس لئے اتنا بڑا مقام اس لئے دیا ہے کہ اللہ تعالی نے تمہیں انہی کی وجہ سے وجود بخشا، اور پیدا کیا، ماں نے دوران حمل بہت بڑی بڑی مشقتیں برداشت کیں، اور دوران زچگی زندگی وموت کی کشمکش بھی دیکھی، فرمان الہی ہے:

وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا

الاحقاف–15

ہم نے انسان کو حکم دیا کہ وہ اپنے والدین سے اچھا سلوک کرے، اس کی ماں نے مشقت اٹھا کر اسے پیٹ میں رکھا اور مشقت اٹھا کر ہی جنا۔

ماں کا دودھ پلانا بھی اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے، جبکہ والد اولاد کی تربیت، اور رزق کی تلاش میں تگ ودو کرتا ہے، والدین مل کر بیماری کا علاج کرتے ہیں، بچوں کی نیند کی خاطر خود جاگتے ہیں، ان کے آرام کے لئے خود جان جوکھوں میں ڈالتے ہیں، ان کی خوشحالی کے لئے خود تنگی برداشت کرتے ہیں، بچوں کے بول و براز کو خود برداشت کرتے ہیں تاکہ اولاد سکھ میں رہے، وہ اسے سکھاتے بھی ہیں تاکہ بچہ مکمل اور مہذب انسان بنے، ان کی دلی خواہش ہوتی ہے کہ ان کی اولاد ان سے بھی آگے بڑھے، اس لئے بچوں! والدین کے بارے میں کثرت سے وصیت کے متعلق تعجب مت کرو، اور نہ ہی ان کی نافرمانی پر کثرتِ وعید پر تعجب کرو۔

اولاد جتنی مرضی جد وجہد کرلے اپنے والد کے ساتھ نیکی کا حق ادا نہیں کرسکتی، صرف ایک صورت ہے جسے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: (کسی صورت میں بھی اولاد اپنے والد کا حق ادا نہیں کرسکتی، اِلّا کہ کسی کی غلامی میں موجود اپنے والد کو خرید کر آزاد کردے) مسلم، ابوداود، ترمذی

والدین جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے، جو والدین کے ساتھ حسن سلوک کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا، چنانچہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: (اس کی ناک خاک آلود ہو، اس کی ناک خاک آلود ہو، اس کی ناک خاک آلود ہو) کہا گیا: اللہ کے رسول ﷺ! کس کی ناک خاک آلود ہو؟! آپ ﷺ نے فرمایا: (جس شخص نے اپنے والدین کو یا کسی ایک کو بڑھاپے میں پایا اور جنت میں داخل نہ ہوا) مسلم

اے مسلمان!

اگر تمہارے والدین تم سے راضی ہیں تو اللہ بھی تم سے راضی ہے، چنانچہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: (اللہ کی رضا والد کی رضامندی میں ہے، اور اللہ کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے) یہ حدیث صحیح ہے، اسے ترمذی نے روایت کیا ہے، اور حاکم نے مستدرک میں اسے صحیح کہا ہے۔

والدین کے ساتھ نیکی یہ ہے کہ گناہ کے علاوہ ہر کام میں ان کی اطاعت، اور وصیت و حکم کی تعمیل کی جائے، ان کے ساتھ نرم برتاؤ رکھا جائے، انہیں خوش رکھا جائے، ان پر خرچہ کرتے ہوئے فراخ دلی سے کام لیں، شفقت و رحمت کے ساتھ پیش آئیں، ان کے دکھ کو اپنا دکھ جانیں، ان کے ساتھ مانوس ہو کر رہیں، ان کے ساتھیوں اور دوستوں کے ساتھ اچھا سلوک کریں، ان کے رشتہ داروں کے ساتھ تعلقات بنائیں، اور ان سے ہر قسم کی تکلیف کو دور رکھیں، ان کی لمبی زندگی کی چاہت رکھیں، ان کی زندگی میں اور ان کے چلے جانے کے بعد کثرت سے ان کے لئے استغفار کریں۔

جبکہ ان کی نافرمانی گزشتہ تمام چیزوں کے مخالفت کا نام ہے، کثرت کے ساتھ والدین کی نافرمانی قیامت کی نشانیوں میں سے ہے، ایک حدیث میں ہے کہ: (قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ: بارش گرمی کا باعث ہوگی، اولاد نافرمان ہوگی، برے لوگ بڑھتے چلے جائیں گے، اور اچھے لوگ کم ہوتے جائیں گے)

والدین کی سب سے بڑی نافرمانی یہ ہے کہ انہیں اولاد کی خدمت سے نکال کر اولڈ ایج ہاؤس میں منتقل کر دیا جائے—اللہ کی پناہ- یہ کام اسلامی اور انسانی اخلاقیات میں شامل نہیں ہے۔

اسی طرح والدین پر رعب جھاڑنا، ان پر ہاتھ اٹھانا، انہیں زد و کوب کرنا، گالی گلوچ کا نشانہ بنانا، اور انہیں ان کے حقوق سے محروم کرنا بہت بڑی نافرمانی ہے، چنانچہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: (جنت کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت سے سونگھی جا سکتی ہے، لیکن والدین کا نافرمان جنت کی خوشبو بھی نہیں پا سکے گا) طبرانی

فرمان باری تعالی ہے:

وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا

النساء—36

اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ، والدین سے اچھا سلوک کرو، نیز قریبی رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، رشتہ دار ہمسائے، اجنبی ہمسائے اپنے ہم نشین اور مسافران سب سے اچھا سلوک کرو، نیز ان لونڈی غلاموں سے بھی جو تمہارے قبضہ میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ یقیناً مغرور اور خود پسند بننے والے کو پسند نہیں کرتا۔

اللہ تعالی میرے اور آپ سب کے لئے قرآن کریم کو خیر و برکت والا بنائے، مجھے اور آپ سب کو اس کی آیات سے مستفید ہونے کی توفیق دے، اور ہمیں سید المرسلین ﷺ کی سیرت و ٹھوس احکامات پر چلنے کی توفیق دے، میں اپنی بات کو اسی پر ختم کرتے ہوئے اللہ سے اپنے اور تمام مسلمانوں کے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں، تم بھی اسی سے گناہوں کی بخشش مانگو۔

دوسرا خطبہ

تمام تعریفات اللہ کے لئے ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اس کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں وہ اکیلا اور یکتا ہے، وہی قوی اور مضبوط ہے، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی اور سربراہ محمد اس کے صادق وامین بندے اور رسول ہیں، یا اللہ! اپنے بندے اور رسول محمد، تمام صحابہ کرام، اور آل پر اپنی رحمت، سلامتی اور برکتیں نازل فرما۔

حمد وصلاۃ کے بعد:

تقوی الٰہی ایسے اختیار کرو جیسے تقوی اختیار کرنے کا حق ہے، اور اسلام کے مضبوط کڑے کو تھام لو۔

اللہ کے بندوں!

والدین کے حقوق ادا کرنے میں جہاں عظیم اجر وثواب اور برکت ہے، وہیں پر یہ ایسے لوگوں کی بلند صفات میں شامل ہے جنکا باطن پاک ہو، صاحب شرف ہو، اور پاکیزہ اخلاق کے مالک ہوں۔

نیکی کا بدلہ نیکی ہی ہوتا ہے، اور نیکی کا خیال رکھنا، اور نبھانا اس کا حق ہے، حسن سلوک کا بدلہ حسن سلوک سے ہی دیا جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ نیکی کا منکر وہی شخص ہوتا ہے، جو انتہائی بد اخلاق، بے مروّت ہو، اور باطن میں بھی خباثت بھری ہو، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَلَا تَنسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ

البقرة–237

اور باہمی معاملات میں ایک دوسرے کے احسان کو مت بھولو، اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ یقینا اسے دیکھ رہا ہے۔

اور اللہ تعالی نے عیسی علیہ السلام کے بارے میں فرمایا:

وَبَرًّا بِوَالِدَتِي وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا شَقِيًّا

مریم–32

اور مجھے اپنی والدہ کے ساتھ بہتر سلوک کرنے والا بنایا ہے، اللہ نے مجھے جابر اور بد بخت نہیں بنایا۔

چنانچہ والدین کا نافرمان جابر، اور بد بخت ہے۔

اور یحیی علیہ السلام کے بارے میں فرمایا:

وَبَرًّا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا

مریم–14

وہ اپنے والدین سے ہمیشہ اچھا سلوک کرتے تھے اور کسی وقت بھی جابر اور نافرمان نہ ہوئے۔

اور ایک بد بخت کے بارے میں فرمایا:

وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَكُمَا أَتَعِدَانِنِي أَنْ أُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُونُ مِنْ قَبْلِي وَهُمَا يَسْتَغِيثَانِ اللَّهَ وَيْلَكَ آمِنْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ

الاحقاف–17

اور جس شخص نے اپنے والدین سے کہا" :تف ہو تم پر، تم مجھے اس بات سے ڈراتے ہو کہ میں [زندہ کر کے زمین سے] نکالا جاؤں گا حالانکہ مجھ سے پہلے بہت سی نسلیں گزر چکی ہیں، اور وہ دونوں اللہ کی دہائی دے کر اسے کہتے: "تیرا ستیاناس!! ہماری بات مان جا کیونکہ اللہ کا وعدہ سچا ہے"۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا، اور کہا: اللہ کے رسول! لوگوں میں سے کون میرے حسن سلوک کا زیادہ حقدار ہے؟ تو آپ نے فرمایا: [پہلے] (تمہاری ماں، پھر تمہاری ماں، پھر تمہارا باپ، اس کے بعد جو بھی قریب ترین رشتہ دار ہو) بخاری و مسلم

اللہ کے بندوں!

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

الاحزاب–56

یقیناًاللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود و سلام پڑھو۔

اور آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ: جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھے گا اللہ تعالی اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔

اس لئے سید الاولین والآخرین اور امام المرسلین پر درود پڑھو۔

اللهم صلِّ على محمدٍ وعلى آل محمدٍ، كما صلَّيتَ على إبراهيم وعلى آل إبراهيم، إنك حميدٌ مجيد، اللهم وبارِك على محمدٍ وعلى آل محمدٍ، كما باركتَ على إبراهيم وعلى آل إبراهيم، إنك حميدٌ مجيد

یا اللہ! تمام صحابہ کرام سے راضی ہو جا، یا اللہ! ہدایت یافتہ خلفائے راشدین ابو بکر، عمر، عثمان، علی اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے راضی ہو جا، تابعین کرام اور قیامت تک ان کے نقشِ قدم پر چلنے والے تمام لوگوں سے راضی ہو جا، یا اللہ! ان کے ساتھ ساتھ اپنی رحمت، اور کرم کے صدقے ہم سے بھی راضی ہو جا، یا ارحم الراحمین!

یا اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو غالب فرما، یا اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو غالب فرما، یا اللہ! کفر اور تمام کفار کو ذلیل کر دے، یا اللہ! اپنے اور اسلام کے تمام دشمنوں کا غارت فرما، یا ذالجلال والاکرام!

یا اللہ! ہم تجھ سے دعا کرتے ہیں کہ تو ہمیں بخش دے، یا اللہ! ہمارے اگلے پچھلے، خفیہ اعلانیہ، اور جن گناہوں کو تو ہم سے زیادہ جانتا ہے، سب کو معاف فرمادے، تو ہی آگے بڑھانے اور پیچھے کرنے والا ہے، تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں۔

یا اللہ! ہم تیری رحمت کے امیدوار ہیں، لہذا ہمیں ایک لمحے کے لئے بھی تنہامت چھوڑنا، اور ہمارے تمام معاملات سیدھے فرمادے، یا اللہ! ہمارے تمام معاملات سیدھے فرمادے، یارب العالمین!

یا اللہ! ہم وسوسوں سے تیری پناہ چاہتے ہیں، یا اللہ! ہم وسوسوں سے تیری پناہ چاہتے ہیں، یا اللہ! ہم اختلافات سے تیری پناہ چاہتے ہیں، یا اللہ! ہمارے امور آسان فرما، اور ہماری شرح صدر فرما۔

یا اللہ! تمام معاملات کے نتائج ہمارے لئے بہتر فرمادے، اور ہمیں دنیا و آخرت کی رسوائی سے محفوظ فرما۔

یا اللہ! ہم تجھ سے جنت کا اور جنت کے قریب کرنے والے اعمال کا سوال کرتے ہیں، اور ہم جہنم اور جہنم کے قریب کرنے والے ہر عمل سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

یااللہ ! تمام فوت شدگان کو بخش دے، یااللہ ! ان کے گناہوں کو مٹادے، اوران سے در گزر فرما، یااللہ ! ان کی نیکیوں میں اضافہ فرما، یارب العالمین !

یااللہ ! اپنے دین، قرآن، اور سنت نبوی کو غلبہ عطافرما، یارب العالمین !

یااللہ ! مسلمانوں پر ظلم کرنے والوں کے ظلم کا خاتمہ فرما، یااللہ ! مسلمانوں پر ظلم کرنے والوں کے ظلم کا خاتمہ فرما، یااللہ ! مسلمانوں پر ظلم کرنے والوں کے ظلم کا خاتمہ فرما، یارب العالمین ! یااللہ ! شریر لوگوں کے شر سے انہیں محفوظ فرما، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

یااللہ ! ہمیں اور تمام مسلمانوں کو سچی توبہ نصیب فرما، یااللہ ! ہمیں اور تمام مسلمانوں کو دین کی سمجھ عطافرما، یارب العالمین !

یااللہ ! ہمیں اپنی اطاعت گزاری میں مشغول، اور اپنی نافرمانی سے دور رکھ، یااکرم الاکرمین !

یااللہ ! گمراہ کن فتنوں سے ہمیں محفوظ رکھ، یااللہ ! ہمیں اور تمام مسلمانوں کو گمراہ کن فتنوں سے محفوظ فرما، یااللہ ! ہمیں اور تمام مسلمانوں کو گمراہ کن فتنوں سے محفوظ فرما، یارب العالمین !

یااللہ ! ہمیں اور تمام مسلمانوں کو گمراہ کن بدعات سے محفوظ فرما، یااللہ ! تمام مسلمانوں کے دلوں میں الفت پیدا فرما، یااللہ ! آپس میں جھگڑے ہوئے افراد میں صلح صفائی فرمادے، اور انہیں سلامتی کے راستے دکھا، اور انہیں اندھیروں سے نکال کر اجالے میں لے آ، اور ان کی تیرے اور اپنے دشمنوں کے خلاف مدد فرما، یارب العالمین ! یااکرم الاکرمین !

یااللہ ! ہمیں اپنے نفس کے شر سے محفوظ فرما، اور ہمیں اپنے گناہوں کے شر سے بھی محفوظ فرما، یااللہ ! ہمیں ہر شریر کے شر سے محفوظ فرما۔

یااللہ ! ہمیں اور ہماری اولاد کو شیطان اور شیطانی چیلوں اور شیطانی لشکروں سے محفوظ رکھ، یااللہ ! مسلمانوں کو شیطان اور شیطانی چیلوں اور شیطانی لشکروں سے محفوظ رکھ، یارب العالمین ! بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

یااللہ ! ہمارے ملک اور تمام اسلامی ممالک کو امن وامان کا گہوارہ بنا، خوشحال اور مستحکم بنا، یارب العالمین !

یااللہ ! ہمارے ملک کی ہر بد اور شر چیز سے حفاظت فرما۔

یااللہ ! ہمیں ہمارے علاقوں میں امن وامان نصیب فرما، اور ہمارے حکمرانوں کو صحیح فیصلوں کی توفیق دے۔

یااللہ ! اپنے بندے خادم الحرمین الشریفین کو اپنے پسندیدہ کام کرنے کی توفیق دے، یااللہ ! اس کی تیری مرضی کے مطابق راہنمائی فرما،اور اس کے تمام اعمال اپنی رضا کے لئے قبول فرما، یااللہ ! ہر اچھے نیکی کے کام کی انہیں توفیق دے، یااللہ ! اسے صحت یاب بھی فرما،اس کے دونوں ولی عہد کو بھی اپنے پسندیدہ کام کرنے کی توفیق عطا فرما،اور ان کی اپنی مرضی کے مطابق راہنمائی فرما،اور انہیں اسلام و مسلمانوں کے لئے سود مند کام کرنے کی توفیق دے، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

یااللہ ! ہم دنیا اور آخرت کے ہر شر سے تیری پناہ چاہتے ہیں، یاارحم الراحمین !

یااللہ ! ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائی سے نواز،اور ہمیں جہنم کے عذاب سے محفوظ رکھ۔

یااللہ ! تمام مسلم نوجوانوں کو ہدایت نصیب فرما، یااللہ ! تمام مسلم نوجوانوں کو ہدایت نصیب فرما۔

یااللہ ! ہمیں اور ہماری اولاد کو سنت نبوی پر عمل پیرا ہونے والا بنادے۔

یااللہ ! ہمارے دلوں کو ہدایت دینے کے بعد گمراہی میں نہ جانے دے،اور ہمیں اپنی رحمت کے صدقے خوب نواز، بیشک تو ہی بہت زیادہ نوازشیں کرنے والا ہے۔

اللہ کے بندوں !

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ (90) وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ

النحل–91/90

اللہ تعالی تمہیں عدل واحسان اور قریبی رشتہ داروں کو (مال) دینے کا حکم دیتا ہے،اور تمہیں فحاشی، برائی،اور سرکشی سے روکتا ہے،اللہ تعالی تمہیں وعظ کرتا ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو۔اور اللہ تعالی سے کئے وعدوں کو پورا کرو،اور اللہ تعالی کو ضامن بنا کر اپنی قسموں کو مت توڑو،اللہ تعالی کو تمہارے اعمال کا بخوبی علم ہے۔

اللہ عزوجل کا تم ذکر کرو وہ تمہیں کبھی نہیں بھولے گا،اس کی نعمتوں پر شکر ادا کرو وہ تمہیں اور زیادہ عنائت کرے گا،اللہ کا ذکر بہت بڑی عبادت ہے،اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔

(19) یمن میں امن ! فرامینِ رسول ﷺ اور ہدایات

فضیلۃ الشیخ جسٹس ڈاکٹر عبدالمحسن بن محمد القاسم حفظہ اللہ

پہلا خطبہ:

یقیناً تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، ہم اس کی تعریف بیان کرتے ہیں، اسی سے مدد کے طلبگار ہیں اور اپنے گناہوں کی بخشش بھی مانگتے ہیں، نفسانی و بُرے اعمال کے شر سے اُسی کی پناہ چاہتے ہیں، جسے اللہ ہدایت عنائت کر دے اسے کوئی بھی گمراہ نہیں کر سکتا، اور جسے وہ گمراہ کر دے اس کا کوئی بھی رہنما نہیں بن سکتا، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی بھی معبودِ برحق نہیں، وہ یکتا ہے اس کا کوئی بھی شریک نہیں، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اللہ تعالی آپ پر، آپ کی آل، اور صحابہ کرام پر ڈھیروں صلوۃ و سلام نازل فرمائے۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

تقوی الہی ایسے اختیار کرو جیسے تقوی اختیار کرنے کا حق ہے، اور اسلام کے مضبوط کڑے کو اچھی طرح (قولاً و عملًا) تھام لو۔

معاشرے کے امن و امان اور سلامتی کی بنیادی شرط

مسلمانوں!

اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام اور اولاد آدم کو اپنی اطاعت کے تحت زمین آباد کرنے کے لئے (زمین کا) خلیفہ بنایا، ان پر فضل و رحم کرتے ہوئے ہر چیز ان کے لئے مسخر بھی کی تاکہ وہ ان سے رضائے الہی کے حصول کے لئے معاونت حاصل کریں، فرمانِ باری تعالی ہے:

هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا

البقرة–29

وہی ذات ہے جس نے تمہارے لیے زمین کی ہر چیز پیدا کی۔

یادرکھو! خوشحال زندگی اللہ کی عبادت، اور نبی مکرّم ﷺ کی سنت کی پیروی کے بغیر ممکن ہی نہیں ہے، بلکہ توحیدِ باری تعالی کسی بھی معاشرے کے امن و امان اور سلامتی کے لئے بنیادی شرط ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُونَ

الانعام–82

جو لوگ ایمان لائے، اور اپنے ایمان کیساتھ ظلم (شرک) کی ملاوٹ نہ کی تو انہی لوگوں کے لئے امن ہوگا، اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہوں گے۔

امن کا ضامن ایمان اور (ایمان و امن) کا باہمی گہرا تعلق

ایمان ہی امن کا ضامن ہے، اور (امن و ایمان) دونوں ہی زندگی کے ہر لمحے کی بنیادی ضرورت ہیں، انہی کی وجہ سے زندگی خوشحال اور وافر رزق میسر آتا ہے، معاشرے کے ہر فرد کا دوسرے سے تعلق بنتا ہے، سب ایک بات پر متفق اور ایک دوسرے سے مانوس ہوتے ہیں، شعائر پر اطمینان کیساتھ عمل کیا جاتا ہے، صاف چشموں سے علم حاصل کیا جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ مکمل کنڑول، اور حکومت اس کے بغیر ملتی ہی نہیں، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِینَ آمَنُوا مِنکُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِینَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَیُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِینَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا یَعْبُدُونَنِي لَا یُشْرِكُونَ بِي شَیْئًا

النور–55

"تم میں سے جو مؤمن ہیں اور نیک کام کرتے ہیں ان سے اللہ نے وعدہ کر رکھا ہے کہ وہ انھیں زمین میں ایسے ہی خلافت عطا کرے گا جیسے تم سے پہلے کے لوگوں کو عطا کی تھی اور ان کے اُس دین کو مضبوط کرے گا جسے اُس (اللہ) نے ان کے لئے پسند کیا ہے، اور انہیں بدامنی کے بعد امن مہیا فرمائے گا، پھر وہ صرف میری ہی عبادت کریں گے اور کسی کو میرے ساتھ شریک نہیں ٹھہرائیں گے"۔

فقدانِ توحید کا نقصان

لیکن جب عقیدہ توحید مفقود (غیر موجود) ہو تو امن کی جگہ بدامنی پھیل جاتی ہے، معیشت تباہ ہو جاتی ہے اور لوگ نقل مکانی پر مجبور ہو جاتے ہیں، خاندان بکھر جاتے ہیں، لوگوں کی اخلاقیات پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں اور لوگوں کو بھوک افلاس کا سامنا کرنا پڑتا ہے، یہی وجہ ہے کہ ترقی یافتہ معاشرہ بدامنی سے کوسوں دور ہوتا ہے۔

اللہ کی حفاظت و نصرت کن لوگوں کو نصیب ہوتی ہے؟

جو کوئی حدود اللہ کی عملی پاسداری کرے، اسلامی احکامات بجالائے، اور شریعت میں منع کردہ کاموں سے بچے، تو اللہ تعالی اس کی دنیاوی حفاظت فرماتے ہوئے اس کے جسم، مال، اور اہل عیال کو اپنی حفظ وامان نصیب فرمادیتا ہے، اور (دنیا کے ساتھ ساتھ اس کی) دینی حفاظت فرماتے ہوئے اسے گمراہ کن نظریات وافکار، شبہات اور حرام امور سے محفوظ رہنے کی توفیق عطاء فرمادیتا ہے، نبی علیہ الصلاۃ والسلام کا فرمان ہے: "تم اللہ کو یاد رکھو، وہ تمہیں تحفظ فراہم کرے گا" (ترمذی)

خوشحالی کی انتہاتک رسائی امن وایمان سے ہی ممکن ہے، چنانچہ مواشرے کے امن کی حفاظت کرنااور دوسروں کو بھی حفاظت کی تلقین کرنااس کا حق ہے۔

نعمتِ امن کاشکر صرف ایک اللہ کی عبادت سے ممکن ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هَذَا الْبَيْتِ الَّذِي أَطْعَمَهُمْ مِنْ جُوعٍ وَآمَنَهُمْ مِنْ خَوْفٍ

قریش-4/3

[مکہ کے لوگوں کو چاہیے کہ] وہ اس گھر کے رب کی عبادت کریں۔ جس نے انہیں بھوک میں کھلایا، اور خوف میں امن عطا کیا۔

ظالموں کی تباہی وبربادی کب اور کیسے؟

زمین پر (امن کے ساتھ) آبادکاری (ایک اللہ ہی کی) عبادت سے ہی ممکن ہے، جبکہ اللہ کیساتھ شرک کرنا، اور لوگوں پر ظلم وزیادتی کرنا زمین پر سب سے بڑا فساد ہے، یعنی معصوم جانوں کا قتل کرنا، کسی کی آبروریزی کرنا، پرامن لوگوں کو دہشت زدہ کرنا، اور عہد وپیمان توڑنا اسی فساد میں شامل ہے۔

اللہ تعالی نے ظالموں کی کامیابی اور قیادت کی نفی کرتے ہوئے فرمایا:

إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ

یوسف-23

ظالم کبھی بھی کامیاب نہیں ہوں گے۔

شروع سے لیکراب تک ظالموں کی تباہی وبربادی سنت الہی ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَأَنْشَأْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا آخَرِينَ

الانبیاء-11

کتنی ہی ایسی بستیاں ہیں جن کے رہنے والے ظالم تھے تو انھیں ہم نے پیس کرر کھ دیااوران کے بعد دوسرے لوگ پیدا کر دیئے۔

تاہم اگر کسی ظالم کی ہلاکت میں بظاہر اًتاخیر ہو تو یہ حکمت الہی کی وجہ سے ہے، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (بیشک اللہ تعالی ظالم کو مہلت دیتا ہے، لیکن جب اسے پکڑتا ہے تو بالکل اچانک پکڑتا ہے)۔

پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ

ھود–102

اور تیرا رب جب کسی ظالم بستی والوں کو پکڑتا ہے تو ایسے ہی پکڑتا ہے، بیشک اس کی پکڑ بڑی دردناک اور سخت ہوتی ہے۔

(بخاری)

مظلوم کی مدد انسان اور خصوصاً اہلِ اسلام کی بنیادی ذمہ داری ہے

اللہ تعالی نے ظالم کے ہاتھ روکنے اور طغیانی سے باز رکھنے کا حکم دیا، تاکہ مظلوموں کو تحفظ ملے، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِلَّهِ فَإِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ إِلَّا عَلَى الظَّالِمِينَ

البقرۃ–193

ان کے ساتھ قتال (جنگ و جہاد) کرو، جب تک کہ فتنہ ختم نہ ہو جائے اور اللہ تعالی کا دین غالب نہ آجائے، اور اگر وہ باز آجائیں تو صرف ظالموں پر ہی دست درازی کر سکتے ہو۔

مزید مظلوم لوگوں کی مدد کرنے کا حکم دیا، چنانچہ آپ علیہ الصلاۃ والسلام کا فرمان ہے: (اپنی بھائی کی مدد کرو، چاہے وہ ظالم ہو یا مظلوم) (بخاری) (ظالم کی مدد اسے ظلم سے روکنا ہے اور مظلوم کی مدد اس کا ساتھ دینا اور اُسے ظلم و زیادتی سے بچانا ہے)۔

مظلوم کی مدد دین میں بھائی چارے کا بنیادی حق ہے، آپ علیہ الصلاۃ والسلام کا فرمان ہے: (مؤمنین کی باہمی محبت، پیار، رحمت و شفقت کی مثال ایک جسم کی طرح ہے، اگر اس کا ایک عضو بھی بیمار ہو تو مکمل جسم بے خوابی اور بخار کی سی کیفیت میں مبتلا رہتا ہے) متفق علیہ

مظلوم لوگوں کی مدد کرنا جرأت مندی اور عظمت کی علامت ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مظلوموں کی مدد کرنے کا حکم بھی دیا، اور فرمایا: (مظلوم آدمی کی مدد کرو)(احمد)

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "اللہ کی اطاعت کرنا، مظلوم کی مدد کرنا، اللہ کے لئے بھائی چارہ قائم کرنے کے لئے ایک دوسرے کا حلیف (معاون ومددگار) بننا شریعتِ اسلامیہ میں انتہائی پسندیدہ عمل ہے، اور اس کی ترغیب بھی دلائی گئی ہے"۔

یہی وجہ ہے کہ یہ صفت آپ ﷺ میں بعثت سے پہلے بھی پائی جاتی تھی، چنانچہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: "اللہ کی قسم! اللہ تعالی آپ کو کبھی رسوانہیں کرے گا، آپ ﷺ توصلہ رحمی کرتے ہیں، سچ بولتے ہیں، لوگوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، اور مہمان نوازی کے ساتھ آفات میں لوگوں کی مکمل مدد بھی کرتے ہیں"۔ (متفق علیہ)

عرب کی تاریخ کا سب سے بڑا معاہدہ

بلکہ (رسول اللہ ﷺ کے دور میں) قریش قبیلے کے ذیلی خاندانوں نے زمانہ جاہلیت میں معاہدہ "حلف الفضول" کے تحت ایک دوسرے کا ساتھ دینے کا (اس طور پر) اعلان کیا تھا، کہ مظلوم لوگوں کی مدد کے لئے ظالم کے خلاف سب متحد ہونگے، اور جب تک مظلوم کا حق ادا نہیں ہو جاتا ظالم کے خلاف کھڑے رہیں گے۔

امام ابن کثیر رحمہ اللہ اس معاہدے کے بارے میں کہتے ہیں: "یہ معاہدہ عرب کی تاریخ میں رونما ہونے والا سب سے عظیم ترین معاہدہ تھا"۔

(کیونکہ) اس طرح باطل ختم ہوگا، اور زمین پر فساد میں کمی آئے گی۔

یمن میں کاروائی کیوں؟

اللہ تعالی کے فضل وکرم سے اس ملک (مملکتِ سعودی عرب) کی قیادت نے یمن میں مظلوموں کی پکار پر لبیک کہا، تو "فیصلہ کن طوفان" پوری قوت کے ساتھ ظالموں کے خلاف چل پڑا، جس کے لئے قائد اور عوام شانہ بشانہ کھڑے ہوگئے، فتح کی کرنیں چمک اٹھیں، اور دانشوروں کے ساتھ مظلوم لوگ بھی اس پر خوش ہوئے۔

کامل ترین فتح اللہ وحدہ کے سامنے التجائیں کرتے ہوئے گڑگڑانے سے ہی ملے گی، امام ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں: "دنیاوی تکالیف وپریشانیوں کے (رضائے الٰہی سے) خاتمہ کے لئے عقیدہ توحید کا کوئی ثانی ومقابل نہیں"۔

فتح ونصرت کے اسباب

اطاعتِ الٰہی:

اللہ کی اطاعت سے فتح جلدی نصیب ہوتی ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

إِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ یَنْصُرْکُمْ

محمد—7

اگر تم اللہ (کے دین) کی (اطاعت، حفاظت و تبلیغ کے ذریعہ) مدد کرو، تو وہ تمہاری مدد کرے گا۔

دعاء:

اور فتح کی چابی دعا ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

إِذْ تَسْتَغِیثُونَ رَبَّکُمْ فَاسْتَجَابَ لَکُمْ

الانفال—9

(یاد کرو) جب تم اپنے رب سے مدد طلب کر رہے تھے، تو اس نے تمہاری دعا فوراً قبول کی۔

مدد کے لئے صرف اللہ کو پکارنا:

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "ہر مکلّف (اسلامی احکامات کے پابند) کے لئے یہ جاننا ضروری ہے کہ علی الاطلاق اللہ کے سوا مدد کرنے والا کوئی نہیں ہے، کسی بھی قسم کی مدد ملے تو وہ اللہ کی طرف سے ہی ہوتی ہے"۔ (لہٰذا صرف اللہ ہی سے مدد طلب کی جائے)۔

حالتِ جنگ میں اسوہِ نبیِ رحمت ﷺ

انبیائے کرام اللہ کے سامنے سب سے زیادہ گڑگڑانے والے ہوتے ہیں، ہمارے پیارے نبی ﷺ نے غزوہ بدر کے دن اللہ تعالی سے انتہائی الحاح کیساتھ دعا فرمائی، حتی کہ آپ کی چادر بھی گر گئی، اور پھر غزوہ خندق کے موقع پر آپ ﷺ کی دعا کے یہ الفاظ تھے:

اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ، سَرِيعَ الْحِسَابِ، اهْزِمِ الأَحْزَابَ، اللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ

یااللہ! قرآن نازل کرنے والے، جلدی سے حساب لینے والے، تمام (دشمن) افواج کو شکست دے، یااللہ! انہیں ہزیمت وشکست سے دوچار کر، اور ان کے قدموں کو اکھاڑ دے] (متفق علیہ)

مؤمنین کی دعا بھی قرآن میں بیان ہوئی:

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ

آل عمران—147

ہمارے پروردگار! ہمارے گناہ بخش دے، اور کسی کام میں زیادتی ہوگئی ہو تو وہ بھی معاف فرما، اور ہمیں ثابت قدم بنا، اور ہماری کافروں کے خلاف مدد فرما۔

ثابت قدم رہیں، اللہ پر بھروسہ کریں، نماز قائم کریں، تکبر سے دور رہیں اور اللہ سے خیر کی امید رکھیں۔

ثابت قدمی اور تقوی کے سامنے ہر تکلیف ہیچ ہے:

وَإِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا

آل عمران—120

اگر تم ثابت قدم رہو، اور تقوی اختیار کرو، تو ان (دشمنوں) کی مکاریاں تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتیں۔

دورانِ جنگ کثرت کے ساتھ ذکر الہی کرنا کامیابی کی کرن ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

الانفال—45

اے ایمان والو! جب کسی گروہ سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو بکثرت یاد کرو تاکہ تم کامیاب رہو۔

مصیبت میں نماز قائم کرنا بھی اللہ کی مدد کا باعث ہے، اللہ جل شانہ کا فرمان ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ

البقرۃ–153

اے ایمان والو! صبر اور ایمان کے ذریعے مدد طلب کرو، بیشک اللہ تعالی صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

(جائز) اسباب اختیار کرنے کے بعد اللہ تعالی پر توکل وبھروسہ کرنا، ایمان وطاقت ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ

الطلاق–3

جو بھی اللہ تعالی پر توکل کرے تو وہی اسے کافی ہے۔

امام ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں: "اللہ پر توکل کے ذریعے انسان مخلوق کی طرف سے ملنے والے ناقابل برداشت ظلم وستم بھی روک سکتا ہے"۔

"حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ"

مصیبت کے وقت پڑھا جاتا ہے، چنانچہ انہی کلمات کو دونوں خلیلوں نے بھی کہا تو اللہ تعالی نے انہیں فتح عطا فرمائی۔

اللہ تعالی کے بارے میں حسن ظن رکھنا کامل توحید اور فتح کی نوید ہے، حدیث قدسی میں ہے: (میں اپنے بندے کیساتھ اس کے گمان کے مطابق پیش آتا ہوں) متفق علیہ

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: "جو شخص بھی اللہ تعالی کے بارے میں حسن ظن رکھتا ہے، تو اللہ تعالی اسے حسن ظن کے مطابق ہی عطا فرماتا ہے"۔

وعدہ الہی فتح وخوشخبری کی صورت میں پورا ہوتا ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ

غافر–51
بیشک ہم اپنے رسولوں اور مومنوں کو دنیاوی زندگی میں فتح یاب فرمائیں گے، اور اس دن بھی جب گواہ کھڑے ہوں گے۔

ایک مسلمان اپنے دل کو ہمیشہ اللہ کے ساتھ لگا کر رکھتا ہے، چنانچہ خود پسندی، اور اپنی طاقت پر فخر نہیں کرتا، فرمان باری تعالی ہے:

وَيَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنكُمْ شَيْئًا وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُم مُّدْبِرِينَ

التوبة–25
حنین کا دن [یاد کرو] جب تم اپنی کثیر تعداد پر خود پسندی میں مبتلا ہو گئے، تو اس کا کوئی فائدہ نہ ہوا، بلکہ کشادہ زمین بھی تم پر تنگ ہو گئی، پھر تم پیٹھ پھیر کر چلے گئے۔

افواہیں اور مسلمان

ایک مؤمن کو عقل مندی کا ثبوت دیتے ہوئے ہر بات کو تصدیق کے بعد ہی قبول کرنا چاہیے، اور دشمنوں کی طرف سے پھیلائی گئی افواہوں پر کان بھی نہیں دھرنا چاہییں، کیونکہ ""سنی سنائی باتیں کرنا بہت بری بات ہے "آپ علیہ الصلاۃ والسلام کا فرمان ہے: (کسی شخص کے جھوٹے ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات بیان کر دے) مسلم

تحفظِ حرمین شریفین

ایسا شخص مبارکباد کا مستحق ہے جس نے اپنی جان حرمین شریفین کی حفاظت اور مظلوم لوگوں کی مدد میں قربان کر دی، آپ علیہ الصلاۃ والسلام کا فرمان ہے: (جنت میں سو درجے ہیں، اللہ تعالی نے یہ درجات مجاہدین فی سبیل اللہ کے لئے تیار کیے ہیں، ہر دو درجات کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان وزمین کے درمیان ہے) بخاری

نیت میں خلوص پیدا کریں

اس عظیم عبادت کو ادا کرنے والے افراد کے لئے نیت خالص کرنا انتہائی ضروری ہے، آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: ""ایک شخص اپنی دلیری کے لئے، دوسرا قبائلی تعصب کے لئے، اور تیسرا ریاکاری کے لئے قتال کرتا ہے، ان میں سے "فی سبیل اللہ "کون ہے؟""تو آپ ﷺ نے فرمایا: (جو کلمۃ اللہ کی بلندی کے لئے لڑے، وہی مجاہد فی سبیل اللہ ہے) متفق علیہ

دیارِ حرمین کی سرحدوں کی حفاظت کرنے والے

سرحدوں پر پہرادینے والوں کو اجر عظیم کا وعدہ دیا گیا ہے، آپ علیہ الصلاۃ والسلام کا فرمان ہے: (اللہ کی راہ میں ایک دن کا پہرادنیا اور جو کچھ اس پر ہے، ان سب سے افضل ہے) مسلم

جس شخص کی بھی ان میں شرکت کرنے کی سچی نیت ہو تو انہیں عمل کیے بغیر بھی اس کا اجر ملے گا، آپ علیہ الصلاۃ والسلام کا فرمان ہے: "بیشک مدینہ میں کچھ لوگ ایسے ہیں کہ تم جتنا بھی چلے اور وادیوں سے گزرے ہو، وہ تمہارے ساتھ اجر میں برابر کے شریک ہیں، وہ بیماری کی وجہ سے (تمہارے ساتھ) نہیں آسکے"۔ مسلم

اہلِ یمن کے لیے تعلیمات

یمن کے تمام اہل ایمان کے لئے ضروری ہے کہ اپنی اسلامی تابناک تاریخ مسخ نہ ہونے دیں، اور نبی ﷺ نے ان کے لئے جو تعریفی کلمات ارشاد فرمائے تھے ان کی لاج رکھیں، آپ ﷺ نے فرمایا: (تمہارے پاس اہل یمن آئے ہیں، ان کے دل انتہائی نرم ہیں، ایمان یمنی ہے، اور حکمت بھی یمنی ہے) متفق علیہ (یعنی کتاب وسنت کے نہج پر قائم عقیدہ توحید اور سنتِ نبوی ﷺ کے حامل یمن کے اہلِ حق کا ایمان ہی اصل ایمان اور انہی کی حکمت اصل حکمت ہے)۔

(لہٰذا) اہل یمن کے لئے ضروری ہے کہ حق بات، اور دین کے لئے اپنا ایک ٹھوس مؤقف بنائیں، تفرقہ واختلاف سے دور رہیں، ایک حکمران کے تحت سب جمع ہو جائیں، اور باغیوں کو چاہیے کہ وہ حکمِ الٰہی کے سامنے گھٹنے ٹیک دیں۔

اس تفصیل کے بعد: مسلمانوں!

فتح کا اصل مأخذ اور سنتِ الٰہیقوت کا اصل ماخذ ومصدر اللہ کی ذات ہے، وہ اپنے فیصلوں پر مکمل کنٹرول رکھتا ہے، سنتِ الٰہی بھی یہی ہے کہ حق واہل حق کی مدد کرتا ہے، باطل واہل باطل کو ملیامیٹ کرتا ہے، اللہ تعالی نے اپنے اولیاء کے لئے فتح لکھ دی ہے، جبکہ اس کے دشمنوں کو صرف شکست ہی ملے گی۔

فتح کے بعد

فتح کے بعد مسرت وشادمانی شکرِ الٰہی اور حمد وتسبیح کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتی، فرمانِ باری تعالی ہے:

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ (1) وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا (2) فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا

النصر–3/1

جب اللہ کی مدد اور فتح آ پہنچے۔ لوگوں کو اللہ کے دین میں جوق در جوق داخل ہوتا دیکھ لیں۔ تو اپنے اپنے رب کی پاکی اور حمد بیان کریں، اور اسی سے بخشش مانگیں، بیشک وہی توبہ قبول کرنے والا ہے۔

فتح کی وجوہات

فتح کی وجوہات (مادی وسائل و) اسباب کو قرار دینے سے بالکل گریز کریں، کیونکہ فتح صرف اللہ کی طرف سے ملتی ہے۔

مسلمان کو اپنے مظلوم بھائیوں کی تکالیف دور ہوتے، اور کلمۃ اللہ کو بلند ہوتے دیکھ کر بہت خوشی ہوتی ہے۔

أعوذ بالله من الشيطان الرجيم

وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ

المنافقون–1

عزت صرف اللہ کے لئے، رسول اللہ کے لئے، اور مومنوں کے لئے ہے، لیکن منافق اس بات کا ادراک نہیں رکھتے۔

اللہ تعالی میرے اور آپ سب کے لئے قرآن مجید کو خیر و برکت والا بنائے، مجھے اور آپ سب کو اس ذکرِ حکیم سے مستفید ہونیکی توفیق دے، میں اپنی بات کو اسی پر ختم کرتے ہوئے اللہ سے اپنے اور تمام مسلمانوں کے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں۔

دوسرا خطبہ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں کہ اُس نے ہم پر احسان کیا، اسی کے شکر گزار بھی ہیں جس نے ہمیں نیکی کی توفیق دی، میں اسکی عظمت اور شان کا اقرار کرتے ہوئے گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں وہ یکتا اور اکیلا ہے، اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اللہ تعالی اُن پر، آل و صحابہ کرام پر ڈھیروں رحمتیں و سلامتی نازل فرمائے۔

مسلمانوں!

پوری دنیا میں مملکتِ سعودی عرب کا مقام و مرتبہ۔

اللہ تعالی نے اس ملک کو مسلمانوں کے قبلہ یعنی بیت اللہ اور مسجد رسول اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کے ذریعے بہت شرف بخشا ہے،اس حکومت کی بنیاد کتاب وسنت ہے،اس کا مشن دین کی حفاظت، دینی نشرواشاعت، قیامِ عدل،اور امت مسلمہ کے مسائل کو پوری دنیا کے سامنے رکھ کران کا بھرپور دفاع کرنا ہے،یہی وجہ ہے کہ اس ملک کو مسلمانوں کی قیادت ملی،اللہ تعالی نے اپنی خصوصی مدد کے ذریعے اس ملک کی حفاظت فرمائی،اوراس کی مدد بھی کی،یہی وجہ ہے کہ یہاں پرامن وایمان ہمیشہ قائم دائم رہا،بلکہ مسلمان چاہیے کسی بھی خطے میں رہتے ہوں،ان کے دل اسی ملک کے کے لئے دھڑکتے ہیں، حتی کہ دشمن بھی اس کے سامنے ہیچ نظر آتے ہیں،اور یہ اللہ تعالی کا اس ملک پر بہت بڑا احسان ہے،ہم اسی لیے صرف اللہ کی حمد وثنا ہر دم کرتے ہیں۔

یہ بات جان لو کہ ،اللہ تعالی نے تمہیں اپنے نبی پر صلوۃ وسلام پڑھنے کا حکم دیا اور فرمایا:

إِنَّ اللّٰہَ وَمَلَائِکَتَہُ یُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِیمًا

الاحزاب—56
اللہ اوراس کے فرشتے نبی پر صلوۃ بھیجتے ہیں۔اے ایمان والو! تم بھی ان پر صلوۃ وسلام بھیجا کرو۔

اللھم صل وسلم وبارک علی نبینا محمد

یااللہ! حق اور انصاف کے ساتھ فیصلے کرنے والے خلفائے راشدین: ابو بکر، عمر، عثمان، علی اور بقیہ تمام صحابہ سے راضی ہو جا؛ یااللہ! اپنے رحم وکرم کے صدقے ہم سے بھی راضی ہو جا، یا اکرم الاکرمین!

یا اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت عطا فرما، شرک اور مشرکوں کو ذلیل فرما، یااللہ! دین کے دشمنوں کو نیست ونابود فرما، یااللہ! اس ملک کو اور مسلمانوں کے تمام ممالک کو خوشحال اور امن کا گہوارہ بنادے۔

یااللہ! ہمارے حکمران کو تیری رہنمائی کے مطابق عمل کرنے کی توفیق دے،اور اس کے سارے اعمال اپنی رضا کے لئے چن لے،اور تمام مسلم حکمرانوں کو نفاذ شریعت اور قرآن کو بالادستی دینے کی توفیق دے۔

یااللہ! ہماری افواج کی مدد فرما،اور انہیں جلد از جلد فتح وکامیابی عطا فرما۔

یااللہ! زمین وآسمان کی تمام چیزیں اپنی قوت، طاقت،اور قدرت کے ذریعے ہماری افواج کے لئے مسخر فرمادے، یاقوی! یاعزیز!

یااللہ! تیرے اور انکے دشمنوں کے لئے ہلاکت وتباہی لکھ دے، یااللہ! ان کے قدموں تلے سے زمین نکال دے، اور ان کے دلوں میں رعب و دبدبہ ڈال دے، یاذالجلال والاکرام!

یااللہ! تو ہی معبودِ حقیقی ہے، تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں، تو ہی غنی ہے، ہم فقیر ہیں، ہمیں بارش عطا فرما، اور ہمیں مایوس نہ فرما۔

یااللہ! ہمیں بارش عطا فرما، یااللہ! ہمیں بارش عطا فرما، یااللہ! ہمیں بارش عطا فرما۔ ہمارے پروردگار! ہم نے اپنی جانوں پر بہت ظلم ڈھائے، اگر تو ہمیں معاف نہ کرے، اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم خسارہ پانے والوں میں شامل ہو جائیں گے۔

اللہ کے بندو!

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

النحل–90

اللہ تعالی تمہیں عدل، احسان اور قرابت داروں کو (امداد) دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی، برے کام اور سرکشی سے منع کرتا ہے۔ وہ تمہیں اس لئے نصیحت کرتا ہے کہ تم اسے (قبول کرو) اور یاد رکھو۔

تم اللہ کو یاد رکھو جو صاحبِ عظمت وجلالت ہے وہ تمہیں یاد رکھے گا۔ اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرو تو وہ اور زیادہ دے گا، یقیناً اللہ کا ذکر بہت بڑی عبادت ہے، تم جو بھی کرتے ہو اللہ تعالی جانتا ہے۔

(20) دعا کی اہمیت ، شرائط اور فوائد

فضیلۃ الشیخ پروفیسر ڈاکٹر علی بن عبدالرحمن الحذیفی حفظہ اللہ

پہلا خطبہ:

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو آسمان وزمین کا پروردگار ہے، وہ دعائیں سننے والا ہے، نعمتیں اور رحمتیں عطا کرتا ہے، وہی مشکل کشائی فرماتا ہے، اپنے رب کی تعریف اور شکر گزاری کرتے ہوئے اسی کی جانب رجوع کرتا ہوں اور گناہوں کی معافی چاہتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے، وہی عزت و کبریائی والا ہے، میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی جناب محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، آپ کو کامل و روشن شریعت دے کر بھیجا گیا، یا اللہ! اپنے بندے، اور رسول محمد، ان کی آل اور نیکیوں کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے صحابہ کرام پر درود وسلام اور برکتیں نازل فرما۔

حمد وصلاۃ کے بعد:

تقوی الہی کماحقُّہ اختیار کرو، تقوی حاصل کرنے والے کے لئے اللہ تعالی دنیا وآخرت کی خیر یکجا فرمادے گا، جب کہ تقوی سے روگردانی کرنے والا اپنے انجام میں بدبخت ٹھہرے گا چاہے اسے دنیا کتنی ہی مل جائے۔

مسلمانوں!

اللہ تعالی نے دنیا وآخرت کے لئے خیر وسعادت کے اسباب مقرر کر دیے ہیں، اسی طرح دونوں جہانوں میں شر کے اسباب بھی مقرر فرمادیے ہیں، لہذا خیر وفلاح کے اسباب اپنانے والے کے لئے اللہ تعالی نے دنیاوی کامیابی کی ضمانت دے دی ہے، اور آخرت میں اسی کے لئے اچھا انجام ہوگا وہ ہمیشہ نعمتوں والی جنت میں رہے گا، اور ربِ رحیم کی رضا پائے گا، فرمانِ باری تعالی ہے:

هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ

الرحمن–60

بھلائی کا بدلہ صرف بھلائی ہی ہے۔

اور برائی کے اسباب اپنانے والے کو زندگی میں اور مرنے کے بعد بھی برا انجام ہی ملے گا، فرمانِ باری تعالی ہے:

لَيْسَ بِأَمَانِيِّكُمْ وَلَا أَمَانِيِّ أَهْلِ الْكِتَابِ مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ وَلَا يَجِدْ لَهُ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا

النساء–123

[جنت میں داخلہ] نہ تمہاری آرزوؤں پر [موقوف] ہے اور نہ اہل کتاب کی آرزوؤں پر، جو بھی برے کام کرے گا اس کی سزا پائے گا اور اللہ کے سوا کسی کو اپنا دوست و مددگار نہ پائے گا۔

یاد رکھیں! اپنی اور دوسروں کی اصلاح و فلاح اور دائمی خیر و بھلائی، مصیبتوں اور عقوبتوں سے تحفظ، اور موجودہ مصائب و آلام کے ازالہ کا اہم طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالی سے اخلاص، دلی توجہ اور گڑ گڑا کر دعا کی جائے، کیونکہ اللہ تعالی دعا کو پسند فرماتا ہے، دعا مانگنے کا حکم دیتا ہے، دعا موجودہ اور پیش آمدہ مصائب کے لئے بہترین اِکسیر ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ

غافر–60

آپ کے پروردگار نے فرمایا ہے: "مجھے پکارو، میں تمہاری دعا قبول کروں گا جو لوگ میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں جلد ہی ذلیل و خوار ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے"۔

حقیقت میں دعا ہی عبادت ہے، جیسے کہ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: (دعا ہی عبادت ہے) ابو داود، ترمذی نے اسے روایت کیا ہے اور ترمذی نے اسے حسن صحیح قرار دیا ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اللہ تعالی کے ہاں کوئی چیز بھی دعا سے بڑھ کر معزز نہیں ہے) ترمذی، ابن حبان، اور حاکم نے اسے روایت کیا ہے، نیز حاکم نے اسے صحیح الاسناد قرار دیا ہے۔

ہر وقت دعا کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے، دعا کرنے پر اللہ تعالی عظیم ترین ثواب سے نوازتا ہے، دعا کے ذریعے خاص اور عام تمام قسم کے مطالبات پورے کروائے جا سکتے ہیں، چاہے ان کا تعلق دین سے ہو یا دنیا سے، زندگی سے ہو یا موت کے بعد سے۔

دعا کے فوائد کی وجہ سے اللہ تعالی نے فرض عبادات میں بھی دعا کو فرض یا مستحب قرار دیا ہے، یہ ہمارے رب کا ہم پر رحم و کرم اور فضل ہے، صرف اس لیے کہ ہم بھی اس پر اسی طرح عمل کریں جیسے اللہ تعالی نے ہمیں سکھایا ہے، اگر اللہ تعالی ہمیں نہ سکھاتا تو ہم خود سے یہ نہیں کر سکتے تھے، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَعُلِّمْتُمْ مَا لَمْ تَعْلَمُوا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ

الانعام–91

اور تمھیں وہ کچھ سکھایا گیا جو تم اور تمہارے آبا بھی نہیں جانتے تھے۔

اس عظیم نعمت پر ہمہ قسم کی ڈھیروں، پاکیزہ اور برکتوں والی تعریفیں اللہ تعالی کے لئے ہی ہے، جیسے ہمارا رب پسند فرمائے اور راضی ہو۔

دعا کی ضرورت ہر وقت ہوتی ہے لیکن آج کل کے پر فتن دور، تباہ کن حادثات اور مسلمانوں کی زبوں حالی کی وجہ سے دعا کی ضرورت مزید بڑھ جاتی ہے، کیونکہ مسلمانوں کی صفوں میں انتشار پیدا کرنے والے بدعتی فرقے پھل پھول رہے ہیں جو کہ معصوم لوگوں کی جان و مال حلال سمجھتے ہیں، علم و علما کیساتھ جفا کرتے ہیں اور جہالت و گمراہی کیساتھ فتوی دیتے ہیں، اسلام دشمن قوتیں ان کے ساتھ ہیں اور اہل ایمان کے خلاف ریشہ دوانیوں میں سر گرم ہیں، مسلمانوں میں پھوٹ، اختلاف اور تصادم پیدا کرنے کے درپے ہیں، ان حالات میں دعا کی ضرورت مزید دوچند ہو جاتی ہے۔

مسلمانوں کو پہنچنے والے نقصانات کے باوجود انہیں ظلم و بربریت کیساتھ بے گھر کیا گیا، ضروریات زندگی میسر آنا مشکل ہو گئیں کہ زمین اپنی کشادگی کے باوجود تنگ ہونے لگی، ایسے سنگین اور سخت حالات میں دعا کی ضرورت بہت بڑھ جاتی ہے، ان حالات کی آگ میں مسلمان ایسے خطوں میں جل رہے ہیں جہاں فتنوں کی بھرمار ہے۔

اللہ تعالی نے ایسے لوگوں کی تعریف بیان کی ہے جو مشکل حالات میں اللہ تعالی سے دعائیں کرتے ہیں، چنانچہ اللہ تعالی نے پوری انسانیت کے والدین آدم و حوا علیہما السلام کے متعلق فرمایا:

قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ

الاعراف–23

ان دونوں نے کہا: ''ہمارے پروردگار! ہم نے اپنے آپ پر ظلم کیا اور اگر تو نے ہمیں معاف کیا اور ہم پر رحم نہ کیا تو ہم بہت نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے''۔

اسی طرح فرمانِ باری تعالی ہے:

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ (155) الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ (156) أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ

البقرة–157/155
اور ہم ضرور تمھیں خوف اور فاقہ میں مبتلا کرکے، جان ومال اور پھلوں کے خسارے سے آزمائیں گے، اور ایسے صبر کرنے والوں کو خوش خبری دے دیجئے۔ جنہیں کوئی مصیبت آئے تو فوراً کہہ اٹھتے ہیں کہ: ہم بھی اللہ ہی کی ملکیت ہیں، اور اسی کی طرف ہمیں لوٹ کر جانا ہے۔ ایسے ہی لوگوں پر ان کے رب کی طرف سے عنایات اور رحمتیں برستی ہیں ایسے ہی لوگ ہدایت یافتہ ہوتے ہیں۔

اسی طرح اللہ تعالی یونس علیہ السلام کے بارے فرمایا:

فَنَادَى فِي الظُّلُمَاتِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ

الانبیاء–87
انہوں نے اندھیروں میں پکارا: تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے، تو پاک ہے، میں ہی ظالموں میں سے تھا۔

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (جو بھی مسلمان کسی بھی چیز کے لئے مچھلی والے [یونس علیہ السلام] کی دعا مانگے تو اللہ تعالی اس کی دعا قبول فرماتا ہے) اسے احمد، ترمذی، اور حاکم نے روایت کیا ہے اور حاکم نے صحیح الاسناد قرار دیا ہے۔

اسی طرح جب نبی ﷺ نے ثقیف قبیلے کے لوگوں کو اسلام کی دعوت دی اور انہوں نے آپ ﷺ کی دعوت قبول کرنے سے انکار ہی نہیں کیا بلکہ اتنے پتھر بھی مارے جن سے آپ کی ایڑھیاں خون میں لت پت ہو گئیں تو آپ ﷺ نے یہ کہتے ہوئے دعا فرمائی:

اَللّٰهُمَّ أَشْكُو إِلَيْكَ ضَعْفَ قُوَّتِي، وَقِلَّةَ حِيلَتِي، وَهَوَانِي عَلَى النَّاسِ، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ! إِلَى مَنْ تَكِلُنِي؟ إِلَى بَعِيدٍ يَتَجَهَّمُنِي؟ أَمْ إِلَى عَدُوٍّ مَلَّكْتَهُ أَمْرِي؟ إِنْ لَمْ يَكُنْ بِكَ غَضَبٌ عَلَيَّ فَلَا أُبَالِي، وَلَكِنَّ عَافِيَتَكَ أَوْسَعُ لِي، أَعُوذُ بِنُورِ وَجْهِكَ الَّذِي أَشْرَقَتْ لَهُ الظُّلُمَاتُ وَصَلُحَ عَلَيْهِ أَمْرُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ أَنْ يَحِلَّ بِي غَضَبُكَ، أَوْ يَنْزِلَ بِي سُخْطُكَ، لَكَ الْعُتْبَى حَتَّى تَرْضَى، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ

[یااللہ! میں اپنی کمزوری، تدبیر کی کمی، اور لوگوں کی نظروں میں ہلکا ہونے کی شکایت تجھ سے کرتاہوں، یاارحم الرحمین! تو مجھے کس کے سپرد کرنے والاہے؟ کسی (تیوڑی چڑھاکر ملنے والے) سخت دشمن کے؟ یاکسی ایسے دشمن کے سپرد کرنے لگاہے جسے تونے میرے معاملہ کامالک بنادیاہے؟ اگر تو مجھ پر غضبناک نہیں ہے تو مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے، لیکن تیری طرف سے عافیت میرے لیے زیادہ بہتر ہے، میں تیرے چہرے کے نور کی پناہ چاہتا ہوں جس سے اندھیرے بھی روشن ہوگئے ہیں اور دنیاوآخرت کے معاملات درست ہوگئے ہیں، کہ مجھ پر تیرا غضب نازل ہو، یامجھ پر تیری ناراضی اترے، میں تجھے مناتارہوں گاحتی کہ توراضی ہوجائے، نیکی کرنے کی طاقت اور برائی سے بچنے کی ہمت تیرے بغیر ممکن نہیں ہے])۔
اگرانسان کسی مشکل یامصیبت کامقابلہ کرنے سے قاصر ہوں تودعاکے ذریعے اس کامقابلہ کریں، چنانچہ ثوبان رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ: (تقدیر کو دعاہی ٹال سکتی ہے، عمر میں نیکی ہی اضافہ کرسکتی ہے، اور انسان کو گناہ کاارتکاب کرنے پر رزق سے محروم کردیاجاتاہے) ابن حبان اور حاکم نے اسے روایت کیاہے اور حاکم نے اسے صحیح الاسناد قرار دیاہے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (دعاموجودہ اور پیش آمدہ ہر قسم کی مصیبت میں فائدہ دیتی ہے، اس لیے اللہ کے بندو! دعالازمی کیاکرو) ترمذی، حاکم اسی طرح ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اللہ تعالی فرماتاہے: میں بندے کے گمان کے مطابق اپنے بندے کیساتھ ہوتاہوں، جب بھی وہ مجھے پکارتاہے میں اس کے ساتھ ہوتاہوں) بخاری ومسلم، یہ بات مسلمان کے لئے کسی شرف سے کم نہیں۔

اسی طرح اللہ تعالی نے مصیبت اور پر فتن وقت میں دعانہ کرنے والے لوگوں کی مذمت فرمائی، چنانچہ فرمایا:

وَلَقَدْ أَخَذْنَاهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُونَ

المؤمنون–76
اور ہم نے انہیں عذاب میں مبتلا کیاتب بھی وہ اپنے پروردگار کے سامنے جھکے اور نہ ہی گڑ گڑائے۔

اسی طرح فرمایا:

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَى أُمَمٍ مِنْ قَبْلِكَ فَأَخَذْنَاهُمْ بِالْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُونَ [42] فَلَوْلَا إِذْ جَاءَهُمْ بَأْسُنَا تَضَرَّعُوا وَلَكِنْ قَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

الانعام–43/42
اسی طرح فرمایا:

وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَخَذْنَا أَهْلَهَا بِالْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُونَ

الاعراف–94
اور ہم نے جب بھی کسی بستی میں نبی بھیجا تو وہاں کے رہنے والوں کو سختی و تکلیف میں مبتلا کیا تا کہ وہ گڑ گڑا کر دعا کریں۔

سنگین حالات میں بھی دعائیں نہ کرنا گناہوں پر اصرار میں شامل ہوتا ہے، بلکہ اللہ تعالی کی سخت پکڑ کو معمولی سمجھنے کی مانند ہے، حالانکہ فرمانِ باری تعالی ہے:

إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ

البروج–12
بیشک تیرے رب کی پکڑ بہت سخت ہے۔

خیر و برکت کے نزول اور مشکل کشائی یا بلاؤں کے ٹالنے کے لئے دعا بہت عظیم ذریعہ ہے، دعا درپیش مصیبت و تکلیف سے نکلنے کے لئے قوی ترین سبب بھی ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَأَيُّوبَ إِذْ نَادَى رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ (83) فَاسْتَجَبْنَا لَهُ فَكَشَفْنَا مَا بِهِ مِنْ ضُرٍّ وَآتَيْنَاهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُمْ مَعَهُمْ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِنَا وَذِكْرَى لِلْعَابِدِينَ

الانبیاء–84/83
ایوب نے اپنے پروردگار کو پکارا: "مجھے بیماری لگ گئی ہے اور تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے"۔ چنانچہ ہم نے ان کی دعا قبول کی اور ان کی بیماری کو دور کر دیا، نیز ہم نے اُنہیں صرف اہل و عیال ہی نہ دیئے بلکہ ان کے ساتھ اتنے ہی اور بھی دیئے اور یہ ہماری طرف سے خاص رحمت تھی اور [اس میں] عبادت گزاروں کے لئے سبق ہے۔

اسی طرح فرمایا:

أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ

النمل–62
کون ہے جو لاچار کے پکارنے پر اس کی مدد کرتا ہے اور مشکل کشائی فرماتا ہے؟۔

یعنی: اللہ کے سوا کوئی لاچار کی پکار نہیں سنتا۔

اسی طرح فرمایا:

قُلْ مَنْ يُنَجِّيكُمْ مِنْ ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُونَهُ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً لَئِنْ أَنْجَانَا مِنْ هَذِهِ لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ

الانعام–63

آپ ان سے پوچھئے کہ: بحر و بر کی تاریکیوں میں پیش آنے والے خطرات سے تمھیں کون نجات دیتا ہے؟ جسے تم عاجزی کے ساتھ اور چپکے چپکے پکارتے ہو کہ: ''اگر اس نے ہمیں [اس مصیبت سے] نجات دے دی تو ہم ضرور اس کے شکر گزار ہوں گے۔

مسلمان کو اپنے تمام معاملات کی درستگی کے لئے اللہ تعالی سے رجوع کرنا چاہیے، اپنی تمام ترضروریات اللہ تعالی کے سامنے رکھے، ہر چیز اللہ تعالی سے ہی مانگے، اور مانگنے کی سب سے بڑی چیز جنت میں داخلہ اور آگ سے نجات ہے، حدیث قدسی میں اللہ تعالی کا فرمان ہے: (میرے بندو! تم سب کے سب گمراہ ہو، سوائے اس شخص کے جسے میں ہدایت دوں، اس لیے مجھ سے ہدایت مانگو میں تمھیں ہدایت دونگا، میرے بندو! تم سب کے سب بھوکے ہو، سوائے اس شخص کے جسے میں کھلاؤں، اس لیے مجھ سے کھانا مانگو میں تمھیں کھانا کھلاؤں گا، میرے بندو! تم سب کے سب بے لباس ہو، سوائے اس شخص کے جسے میں لباس پہناؤں، اس لیے مجھ سے لباس مانگو میں تمھیں لباس پہناؤں گا، میرے بندو! تم رات دن گناہ کرتے ہو، اور میں سارے گناہ معاف کر سکتا ہوں اس لیے تم مجھ سے بخشش مانگو میں تمھیں معاف کر دونگا) مسلم نے اسے ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ تم مجھ سے ہدایت، کھانا، لباس، اور مغفرت مانگو، یا اللہ! ہمیں ہدایت دے، ہمیں کھلا، پہنا اور بخش دے یا ارحم الراحمین!

ایک اور حدیث میں ہے کہ: (تم اپنے رب سے جوتے کا تسمہ اور کھانے کا نمک تک مانگو) کتنی ہی ایسی دعائیں ہیں جنھوں نے تاریخ کا دھارا ہی بدل کر رکھ دیا، شر کو خیر میں اور بہتر کو بہترین سے تبدیل کر دیا، چنانچہ اللہ تعالی نے ہمارے جد امجد ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کی دعا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

البقرۃ–129

ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! آپ کی ابتدا کیسے تھی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (میں اپنے والد ابراہیم [علیہ السلام] کی دعا، عیسی [علیہ السلام] کی خوش خبری ہوں، اور میری والدہ نے دیکھا کہ ان کے پیٹ سے نور نکلا جس سے شام کے محل بھی روشن ہو گئے، دیگر انبیا کی مائیں بھی اسی طرح نور دیکھتی ہیں)'' احمد۔

مسلمان اس دعا کی وجہ سے سرمدی خیر میں ہیں، اس دھرتی کو بھی اس دعا سے فائدہ ہوا، نوح علیہ السلام کی دعا بھی موحد مؤمنوں کے لئے نجات اور خیر و برکت کا باعث بنی، اور مشرکین کے لئے نقصان کا باعث بنی۔

ایک وقت آئے گا جب عیسی ﷺ اور آپ کے حواری طور پہاڑ میں محصور ہو کر دعا کریں گے، یہ دعا بھی مسلمانوں کی فتح اور یاجوج وماجوج کے لئے تباہی و بربادی کا باعث ہوگی، جو کہ ٹڈیوں کی طرح آئیں گے اور پوری زمین پر پھیل جائیں گے، وہ بدترین اور فسادی و سرکش ہوں گے، چنانچہ نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ: (جس وقت عیسی علیہ السلام دجال کو قتل فرمائیں گے تو اللہ تعالی عیسی ﷺ کی جانب وحی فرمائے گا: ''میں نے اپنے ایسے بندے نکال دیے ہیں جن کا مقابلہ کرنے کی کسی میں سکت نہیں ہے، اس لیے میرے بندوں کو طور پہاڑ کی طرف لے چلو، تو اللہ تعالی یاجوج ماجوج کو بھیجے گا اور وہ ہر اونچی جگہ سے گھسٹتے ہوئے آئیں گے، ان کا ہراول دستہ بجیرہ طبریہ سے گزرے گا تو اس کا سارا پانی پی جائیں گے، جس وقت ان میں سے آخری شخص گزرے گا تو وہ کہے گا: ''یہاں لگتا ہے کہ کبھی پانی تھا'' اللہ کے نبی عیسی ﷺ اور ان کے ساتھی محصور ہو کر رہ جائیں گے، حتی کہ ان کے ہاں ایک بیل کی سری تمہارے 100 دینار سے بھی مہنگی ہوگی، تو اللہ نے نبی عیسی علیہ السلام و آپ کے حواری اللہ سے دعا کریں گے، پھر اللہ تعالی یاجوج ماجوج کی گردنوں میں کیڑے پیدا کر دے گا، جس کی وجہ سے وہ سب کے سب یک لخت مر جائیں گے، اس کے بعد اللہ کے نبی عیسی اور ان کے ساتھی نیچے اتریں گے اور انہیں زمین پر ایک بالشت کے برابر بھی جگہ نہیں ملے گی جہاں یاجوج ماجوج کی چربی اور بدبو نہ ہو، پھر اللہ کے نبی عیسی ﷺ اور آپ کے رفقا اللہ تعالی سے دعا کریں گے تو اللہ تعالی ان پر بختی اونٹ کی گردنوں جیسے پرندے بھیجے گا جو اللہ کے حکم سے انہیں اٹھا کر جہاں اللہ چاہے گا پھینک دیں گے'') مسلم ہمارے نبی اور سید البشر محمد ﷺ نے صحابہ کیساتھ بدر میں جو دعا فرمائی تھی وہ اسلام کے لئے ابدی طور پر کارآمد اور کفر کے لئے سرمدی طور پر رسوائی کا باعث بنی، فرمانِ باری تعالی ہے:

إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ

الانفال—9

اس وقت کو یاد کرو جب تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے پھر اللہ نے تمہاری سن لی کہ میں تم کو ایک ہزار فرشتوں سے مدد دونگا جو لگاتار چلے آئیں گے۔

آپ ﷺ نے بدر کے موقع پر دعا کرتے ہوئے بہت ہی الحاح اور اصرار کیساتھ دعا فرمائی تھی یہاں تک کہ آپ کی چادر گر گئی تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو پکڑ کر تسلی دی اور کہا: ''اللہ کے رسول! اللہ تعالی سے آپ نے کافی اصرار کر لیا ہے، اللہ تعالی آپ سے کیا ہوا وعدہ ضرور پورا فرمائے گا، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (ابو بکر! خوش ہو جاؤ، یہ جبریل علیہ السلام ہیں جو فرشتوں کو ترتیب دے رہے ہیں اور ان کے اگلے دانتوں پر غبار چڑھی ہوئی ہے)'' اس سے پہلے کسی بھی نبی کیساتھ فرشتوں نے لڑائی میں براہ راست حصہ نہیں لیا، آپ ﷺ کے مقام و مرتبے، اللہ تعالی پر کامل اعتماد و یقین اور صحابہ کرام کے مخلص ہونے کی وجہ سے یہ بلند مقام آپ کو دیا گیا۔

حق کے غلبے اور باطل کے مٹانے کی دعا کرنا حقیقت میں اللہ، کتاب اللہ، رسول اللہ، اور مسلم حکمرانوں سمیت تمام مسلمانوں کی بھی خیر خواہی ہے، اس لیے دعا سے بے رغبتی وہی شخص کرتا ہے جو دنیا و آخرت میں اپنا نصیب کھونا چاہتا ہے، نیز اسلام اور مسلمانوں کے حوالے سے اپنی ذمہ داری میں کوتاہی برت رہا ہے، ایک حدیث میں ہے: (جو شخص مسلمانوں کے معاملات کی پرواہ نہیں کرتا وہ مسلمانوں میں سے نہیں ہے)

اگر ہم دعا کے مثبت نتائج، اثرات، برکات، خیر و بھلائی جمع کرنے لگیں تو بہت وقت درکار ہوگا اس لیے جو ہم نے بیان کر دیا ہے وہی کافی ہے۔

دعا کی کچھ شرائط اور آداب ہیں: چنانچہ دعا کی شرائط میں حلال کھانا پینا اور پہننا شامل ہے، جیسے کہ نبی ﷺ نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا: (سعد! اپنا کھانا پاکیزہ رکھو تمہاری دعا قبول کی جائے گی) اسی طرح دعا کی شرط ہے کہ: انسان سنت پر کاربند ہو، اللہ تعالی کے احکامات کو بجا لائے اور ممنوعات سے بچے، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ

البقرۃ–186

اور جب میرے بندے آپ سے میرے متعلق پوچھیں تو انہیں کہہ دیجئے کہ میں قریب ہی ہوں، جب کوئی دعا کرنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں لہذا انہیں چاہیے کہ میرے احکام بجالائیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پا جائیں۔

اور اسی طرح فرمایا:

وَيَسْتَجِيبُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَيَزِيدُهُمْ مِنْ فَضْلِهِ

الشوریٰ–26

جو لوگ ایمان لائیں اور نیک عمل کریں اللہ ان کی دعا قبول کرتا ہے اور اپنے فضل سے انہیں زیادہ بھی دیتا ہے۔

لیکن اگر کوئی شخص مظلوم ہو چاہے وہ کافر یا بدعتی ہی کیوں نہ ہو اس کی بددعا پھر بھی قبول ہوتی ہے۔

دعا کی یہ بھی شرط ہے کہ: اس میں اخلاص، حاضر قلبی، اللہ تعالی کے سامنے اصرار، اور سچے دل کیساتھ التجائیں کی جائیں، فرمانِ باری تعالی ہے:

فَادْعُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ

غافر–14

اللہ کے لئے خالص عبادت کرتے ہوئے اللہ کو ہی پکارو چاہے یہ کافروں کے لئے ناگوار گزرے۔

اور ایک حدیث میں ہے کہ: (اللہ تعالی کسی ایسے دل سے دعا قبول نہیں فرماتا جو سہو ولہو میں مبتلا ہو)

اسی طرح یہ بھی دعا کی شرط ہے کہ: گناہ اور قطع رحمی کی دعا نہ کی جائے اور دعا میں حد سے تجاوز نہ ہو۔ دعا کی قبولیت کے اسباب میں یہ شامل ہے کہ اللہ تعالی کے اسماء وصفات کے ذریعے اللہ تعالی کی خوب حمد وثنا بیان کی جائے، اور نبی ﷺ پر درود وسلام پڑھیں، چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو کہتے ہوئے سنا:

"اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسأَلُكَ بِأَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ، الأَحَدُ، الصَّمَدُ، الَّذِي لَمْ يَلِدْ، وَلَمْ يُولَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ"۔

[یا اللہ! میں تجھ سے اپنی گواہی کا واسطہ دیتے ہوئے سوال کرتا ہوں کہ تو ہی معبود برحق ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو ہی یکتا اور بے نیاز ہے، اس سے کوئی پیدا نہیں ہوا اور نہ ہی وہ کسی سے پیدا ہوا ہے، اور اس کا کوئی ہم سر نہیں ہے] تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے اللہ تعالی کے اس نام سے مانگا ہے جب بھی اس نام سے مانگا جائے تو وہ قبول فرماتا ہے) ابو داود، ترمذی نے اسے روایت کیا ہے اور ترمذی نے حسن کہا ہے، ابن ماجہ، ابن حبان، اور حاکم نے بریدہ رضی اللہ عنہ سے اسے بیان کیا ہے۔

اور فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: (ایک بار رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے تو ایک آدمی داخل ہوا اور نماز پڑھتے ہوئے کہنے لگا: "یا اللہ! مجھے معاف کر دے مجھ پر رحم فرما" تو آپ ﷺ نے فرمایا: نماز پڑھنے والے! تم نے جلد بازی سے کام لیا ہے، جب تم نماز پڑھو اور تشہد میں بیٹھو تو اللہ کی شایانِ شان حمد وثنا بیان کرو، اور پھر مجھ پر درود بھیجو، اس کے بعد دعا کرو) احمد، ابو داود، ترمذی نے اسے روایت کیا ہے اور ترمذی نے اسے حسن کہا ہے۔

اور ایک حدیث میں ہے کہ: (دعا آسمان اور زمین کے درمیان معلق رہتی ہے جب تک نبی ﷺ پر درود نہ پڑھا جائے)

دعا کے آداب اور قبولیت کی شرائط میں یہ بھی شامل ہے کہ: قبولیت کے لئے جلد بازی نہ کرے، بلکہ دعا کرتا رہے اور صبر سے کام لے چنانچہ حدیث میں ہے کہ: (تمہاری دعا اس وقت تک قبول کی جاتی ہے جب تک جلد بازی نہ کرے اور کہے: "دعا تو بہت کی لیکن قبول ہی نہیں ہوتی [!]") بخاری ومسلم نے اسے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

لہذا دائمی طور پر دعا کرتے رہنے سے ہی دعا قبول ہوتی ہے، ایک حدیث میں ہے کہ: (روئے زمین پر کوئی بھی مسلمان اللہ تعالی سے کچھ بھی دعا مانگے تو اللہ تعالی اسے وہی عطا کر دیتا ہے یا اس کے بدلے میں کوئی مصیبت ٹال دیتا ہے بشرطیکہ کسی گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے)، یہ بات سن کر ایک شخص نے کہا: پھر تو ہم بہت زیادہ دعائیں مانگیں گے! تو آپ ﷺ نے فرمایا: (اللہ تمھیں اس سے بھی زیادہ دے گا) ترمذی نے اسے حسن صحیح کہا

ہے، نیز حاکم نے اسے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہوئے یہ بھی اضافہ نقل کیا ہے کہ: (یا اللہ تعالی اس کی دعا کو [آخرت کے لئے] ذخیرہ فرمالیتا ہے)

مسلمان کو قبولیتِ دعا کے اوقات تلاش کرنے چاہیں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا: "کون سی دعا سب سے زیادہ قبول ہوتی ہے؟" تو آپ ﷺ نے فرمایا: (رات کے آخری حصے میں اور فرض نمازوں کے آخر میں) ترمذی نے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے حسن قرار دیا ہے۔

اور ایک حدیث میں ہے کہ: "ہمارا پروردگار رات کی آخری تہائی میں آسمان دنیا تک نازل ہو کر فرماتا ہے: "کوئی دعا کرنے والا ہے میں اس کی دعا قبول کروں، کوئی سوالی ہے میں اسے عطا کروں، کوئی بخشش چاہنے والا ہے میں اسے بخش دوں" بخاری و مسلم نے اسے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی، چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ: (اپنے رب کے قریب ترین بندہ سجدے کی حالت میں ہوتا ہے، اس لیے سجدے میں کثرت سے دعائیں کرو) مسلم نے اسے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

کعبہ کو دیکھتے ہوئے، بارش نازل ہوتے وقت، مشکل کے وقت، ختم قرآن کے بعد، صدقہ کے بعد بھی دعا قبول ہوتی ہے۔

ایسے شخص کی سعادت مندی اور کامیابی کے کیا ہی کہنے جس کا دل اللہ تعالی کی جانب متوجہ رہتا ہے، اسی سے دعائیں مانگتا ہے اور امید رکھتا ہے، اسی پر توکل و بھروسا رکھتا ہے اور مدد مانگتا ہے۔ اور وہ شخص کتنا ہی بدبخت اور شرک و کفر میں مبتلا ہے جو مزاروں اور قبر والوں سے مانگے، یا انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام سے مدد مانگے، یا اللہ تعالی کو چھوڑ کر اولیا کو پکارے، اپنی حاجت روائی اور فریاد رسی کے لئے فرشتوں اور نبیوں سے درخواست کرے، حالانکہ انبیائے کرام لوگوں کو یہی دعوت دینے کے لئے آئے تھے صرف ایک اللہ کو پکارو، عبادت صرف اللہ کی کرو، ہمیں وہی عمل کرنے کی تلقین کی گئی ہے جو اولیا کرتے تھے نیز ان سے محبت کا حکم بھی دیا گیا ہے، لیکن ان سے دعائیں مانگنا منع ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا

الجن-18

بیشک مساجد اللہ کے لئے ہیں اللہ کے ساتھ کسی کو مت پکارو۔

اسی طرح اللہ تعالی کا فرمان ہے:

قُلْ إِنَّمَا أَدْعُو رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِهِ أَحَدًا

الجن–20

آپ کہہ دیں: میں صرف اپنے رب کو ہی پکارتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا۔

غائب یا فوت شدگان کوئی بھی دعا کا جواب دینے کی سکت نہیں رکھتے، کیونکہ یہ کام صرف اللہ تعالی کا ہی ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

لَهُ دَعْوَةُ الْحَقِّ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ لَا يَسْتَجِيبُونَ لَهُمْ بِشَيْءٍ إِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ إِلَى الْمَاءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهِ وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ

الرعد–14

اسی طرح فرمانِ باری تعالی ہے:

وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ يَدْعُو مِنْ دُونِ اللَّهِ مَنْ لَا يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَائِهِمْ غَافِلُونَ (5) وَإِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوا لَهُمْ أَعْدَاءً وَكَانُوا بِعِبَادَتِهِمْ كَافِرِينَ

الاحقاف–6/5

اس شخص سے زیادہ گمراہ کون ہو سکتا ہے جو اللہ کے چھوڑ کر قیامت تک جواب نہ دینے والی ذات کو پکارے، بلکہ وہ ان کی پکار سے غافل بھی ہوں۔ اور جب لوگوں کو اکٹھا کیا جائے گا تو وہ ان کے دشمن بن جائیں گے اور وہ [معبودان باطلہ] ان کی عبادت کا یکسر انکار کر دیں گے۔

اللہ تعالی نے اپنے افعال وتدابیر کے بارے میں خبر دیتے ہوئے فرمایا:

يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُسَمًّى ذَلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِنْ قِطْمِيرٍ (13) إِنْ تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا دُعَاءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُونَ بِشِرْكِكُمْ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيرٍ

فاطر–14/13

وہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور آفتاب وماہتاب کو اسی نے مسخر کیا، ہر ایک میعاد معین پر چل رہا ہے، یہی ہے اللہ تم سب کا پالنے والا اسی کی سلطنت ہے، جنہیں تم اللہ کے سوا پکار رہے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے بھی مالک نہیں۔ اگر تم انہیں پکارو وہ تمہاری پکار سنتے

ہی نہیں اور اگر [بالفرض] سن بھی لیں تو فریاد رسی نہیں کریں گے بلکہ قیامت کے دن تمہارے شریک اس شرک کا صاف انکار کر جائیں گے۔ آپ کو کوئی بھی حق تعالی جیسا خبر دار خبریں نہ دے گا۔

اللہ تعالی نے کسی سے بھی دعا مانگنے کی اجازت نہیں دی چاہے وہ کتنا ہی مقرب کیوں نہ ہو، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَقَالَ الْمَسِيحُ يَابَنِي إِسْرَائِيلَ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ

المائدۃ–72
مسیح نے کہا تھا کہ: اے بنی اسرائیل اللہ ہی کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا سب کا رب ہے، یقین مانو کہ جو شخص اللہ کے ساتھ شریک کرتا ہے اللہ تعالی نے اس پر جنت حرام کر دی ہے، اس کا ٹھکانا جہنم ہی ہے اور ظالموں کی مدد کرنے والا کوئی نہیں ہو گا۔

اسی طرح فرمایا:

وَلَا يَأْمُرَكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلَائِكَةَ وَالنَّبِيِّينَ أَرْبَابًا أَيَأْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ

آل عمران–80
کسی کے لئے یہ ممکن نہیں کہ وہ فرشتوں اور نبیوں کو رب ماننے کا حکم دے، کیا وہ تمھیں مسلمان بننے کے بعد بھی کفر کا حکم دینا چاہتا ہے؟

اور ایک حدیث میں ہے کہ: (جو شخص اس حالت میں فوت ہو کہ وہ غیر اللہ کو پکارتا تھا تو وہ جہنم میں جائے گا) بخاری نے اس حدیث کو ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

مسلمان!

یہ اللہ کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کی احادیث تمہارے سامنے بیان کر رہی ہیں کہ (دعا ہی عبادت ہے) اور دعا صرف اللہ تعالی سے مانگنی چاہیے، جو شخص اللہ تعالی کیساتھ کسی کو دعا میں شریک کرتا ہے تو وہ شرک اکبر میں ملوث مشرک ہے۔

گمراہی اور شرک میں کوئی کسی کی اندھی تقلید نہ کرے؛ کیونکہ اولاد آدم میں شرک و کفر اندھی تقلید اور گمراہ لوگوں کی پیروی سے ہی پیدا ہوا، فرمانِ باری تعالی ہے:

أَذَلِكَ خَيْرٌ نُزُلًا أَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ (62) إِنَّا جَعَلْنَاهَا فِتْنَةً لِلظَّالِمِينَ (63) إِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِي أَصْلِ الْجَحِيمِ (64) طَلْعُهَا كَأَنَّهُ رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ (65) فَإِنَّهُمْ لَآكِلُونَ مِنْهَا فَمَالِئُونَ مِنْهَا الْبُطُونَ (66) ثُمَّ إِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِنْ حَمِيمٍ (67) ثُمَّ إِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَإِلَى الْجَحِيمِ (68) إِنَّهُمْ أَلْفَوْا آبَاءَهُمْ ضَالِّينَ (69) فَهُمْ عَلَى آثَارِهِمْ يُهْرَعُونَ

الصافات—70/62

کیا یہ مہمانی اچھی ہے یا [زقوم] کا درخت۔ جسے ہم نے ظالموں کے لئے ایک آزمائش بنادیا۔ بیشک وہ درخت جہنم کی جڑ میں سے نکلتا ہے۔ جس کے خوشے شیطانوں کے سروں جیسے ہوتے ہیں۔ وہ اسی کو کھا کر اپنے پیٹ بھریں گے۔ پھر اس پر گرم کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا۔ پھر انہیں دوزخ کی طرف لوٹنا ہوگا۔ انہوں نے اپنے آباواجداد کو گمراہ ہی پایا۔ وہ انہی کے نشان قدم پر دوڑتے رہے۔

فرمانِ باری تعالی ہے:

ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ [55] وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ

الاعراف—55

اپنے رب کو گڑگڑا کر اور خفیہ انداز میں پکارو، بیشک وہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔ زمین میں خوشحالی کے بعد فساد بپامت کرو، امید اور خوف کیساتھ اللہ تعالی کو ہی پکارو، بیشک اللہ تعالی کی رحمت احسان کرنیوالوں کے قریب ہے۔

اللہ تعالی میرے اور آپ سب کے لئے قرآن کریم کو خیر و برکت والا بنائے، مجھے اور آپ سب کو اس کی آیات سے مستفید ہونے کی توفیق دے، اور ہمیں سید المرسلین ﷺ کی سیرت و ٹھوس احکامات پر چلنے کی توفیق دے، میں اپنی بات کو اسی پر ختم کرتے ہوئے اللہ سے اپنے اور تمام مسلمانوں کے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں، تم بھی اسی سے گناہوں کی بخشش مانگو۔

دوسرا خطبہ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں وہی رحمن ورحیم، عزیز و حکیم ہے، اس کے اچھے نام اور اعلی صفات ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اس کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں وہ اکیلا ہے، وہی بلند و بالا ہے، میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی اور سربراہ محمد ﷺ اس کے بندے اور چنیدہ رسول ہیں، یا اللہ! اپنے بندے اور رسول محمد، انکی آل، اور متقی صحابہ کرام پر رحمت، سلامتی اور برکتیں نازل فرما۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

تقوی الہی اختیار کرو تو اللہ تعالی تمہارے اعمال کی اصلاح فرمائے گا، اور تمہیں حال و استقبال میں کامیاب ہونے والوں سے بنادے گا۔

اللہ کے بندوں!

اللہ کی جانب متوجہ رہو، ہمیشہ صرف اسی سے دعائیں مانگو، کیونکہ اس سے مانگنے والا کبھی نامراد نہیں ہوا، اس سے امید رکھنے والا کبھی محروم نہیں رہا۔

انسان کو ہر وقت نت نئی ضرورت کا سامنا ہوتا ہے بسا اوقات ایک ہی لمحے میں کئی ضروریات ہوتی ہیں، چنانچہ ہر انسان اپنے علم کے مطابق اللہ تعالی سے خیر مانگے، اور اپنے علم کے مطابق بری چیزوں سے پناہ چاہے۔

مانگنے کی سب سے بڑی چیز رضائے الہی اور جنت ہے، اور پناہ مانگنے کی سب سے بڑی چیز جہنم ہے۔

مسلمان کو جس چیز کی بھی ضرورت ہو اللہ تعالی سے اصرار کیساتھ مانگے؛ کیونکہ اللہ تعالی غنی، کریم، حمید، اور عظیم سخی ہونے کیساتھ ساتھ قادر مطلق بھی ہے، حدیث قدسی میں اللہ تعالی کا فرمان ہے: (میرے بندو! اگر ابتدا سے لیکر انتہا تک، جن ہوں یا انسان سب کے سب ایک ہی میدان میں جمع ہو کر مجھ سے مانگنے لگیں تو میں ہر ایک کو اس کی ضرورت بھی دے دوں اس سے میرے خزانوں میں اتنی ہی کمی آئے گی جتنی سمندر میں سوئی ڈال کر نکالنے سے کمی آتی ہے) مسلم نے اسے ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ: (جو شخص اللہ تعالی سے نہ مانگے تو اللہ تعالی اس پر غضبناک ہوتا ہے)۔

مسلمان کے لئے مستحب ہے کہ وہ نبی ﷺ سے منقول جامع ترین دعا اختیار کرے، جیسے کہ فرمانِ باری تعالی ہے:

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

البقرة–201

ہمارے پروردگار ہمیں دنیا و آخرت میں بھلائی عطا فرما، اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

آپ ﷺ عام طور یہی دعا کثرت سے فرماتے تھے۔

اسی طرح حدیث نبوی میں ہے کہ:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ

[یااللہ ! میں تجھ سے جنت اوراس کے قریب کرنے والے قول وفعل کا سوال کرتاہوں، اور میں تجھ سے جہنم اوراس کے قریب کرنے والے ہر قول وعمل سے تیری پناہ چاہتاہوں۔]

اللہ کے بندوں !

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

الاحزاب–56

یقیناًاللہ اوراس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود وسلام پڑھو۔

اور آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ : جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھے گا اللہ تعالی اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔

اس لئے سید الاولین والآخرین اور امام المرسلین پر درود وسلام پڑھو۔

اللهم صلِّ على محمدٍ وعلى آل محمدٍ، كما صلَّيتَ على إبراهيم وعلى آل إبراهيم، إنك حميدٌ مجيد، اللهم بارِك على محمدٍ وعلى آل محمدٍ، كما باركتَ على إبراهيم وعلى آل إبراهيم، إنك حميدٌ مجيد، و سلم تسليما كثيراً

یااللہ ! تمام صحابہ کرام سے راضی ہو جا، یااللہ ! ہدایت یافتہ خلفائے راشدین ابو بکر، عمر، عثمان، علی اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے راضی ہو جا، تابعین کرام اور قیامت تک ان کے نقشِ قدم پر چلنے والے تمام لوگوں سے راضی ہو جا، یااللہ ! ان کے ساتھ ساتھ اپنی رحمت وکرم کے صدقے ہم سے بھی راضی ہو جا، یاارحم الراحمین !

یااللہ ! ہم تجھ سے جلد یادیر سے ملنے والی ہمہ قسم کی خیر کا سوال کرتے ہیں چاہے وہ خیر ہمارے علم میں ہے یا نہیں، یااللہ ! ہم جلد یادیر سے پہنچنے والے ہمہ قسم کے شر سے تیری پناہ چاہتے ہیں چاہے وہ شر ہمارے علم میں ہے یا نہیں۔

یااللہ ! میں تجھ سے جنت اوراس کے قریب کرنے والے قول وفعل کا سوال کرتاہوں، اور میں تجھ سے جہنم اوراس کے قریب کرنے والے ہر قول و عمل سے تیری پناہ چاہتاہوں۔

یااللہ ! تمام فوت شدگان کی مغفرت فرما، یااللہ ! فوت ہو جانے والے تمام فوت شدگان کی مغفرت فرما، یااللہ ! تمام مسلمان مرد وخواتین، مؤمن مرد وخواتین کی بخشش فرما، زندہ اور فوت شدہ تمام کی مغفرت فرما، یااللہ ! فوت شدگان کی قبروں کو منور فرما، یااللہ ! مسلمان مقروض لوگوں کے قرضے چکادے، یارب العالمین !

یااللہ ! تمام مسلمان بیماروں کو شفایاب فرما، یااللہ ! تمام مسلمان بیماروں کو شفایاب فرما، یارب العالمین !

یااللہ ! تمام مسلمانوں کے معاملات کی باگ ڈور سنبھال لے،اوران کے حالات درست فرمادے، بیشک توہر چیز پر قادر ہے۔

یااللہ ! ظالموں پر اپنی پکڑ نازل فرما، جنہوں نے مسلمانوں پر تسلط قائم کر کے انہیں بے گھر کیا، یارب العالمین !

یااللہ ! شام میں مسلمانوں پہ ظلم کرنے والوں پر اپنی پکڑ نازل فرما، یااللہ ! مسلمانوں کو ان کے شر سے محفوظ فرما، یاذاالجلال والاکرام ! یااللہ ! مسلمانوں کوان کے شر سے جلداز جلد محفوظ فرما، بیشک توہر چیز پر قادر ہے۔

یااللہ ! اپنے دین، قرآن اور سنت نبوی کا بول بالا فرما، یاارحم الراحمین !

یااللہ ! ہمارے دلوں کو پاک صاف فرما، یااللہ ! ہمارے دلوں کو پاک صاف فرما،اور ہمارے گناہوں کو معاف فرما، یااللہ ! تمام معاملات میں ہماراانجام بہتر فرما، ہمیں اپنی رحمت کے صدقے دنیاوی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے محفوظ فرما، یاارحم الراحمین !

یااللہ ! ہمیں حق بات اچھی طرح سمجھااور پھراس پر عمل کرنے کی توفیق دے، یااللہ ! ہمیں باطل اچھی طرح دکھااور پھراس سے اجتناب کرنے کی توفیق دے،اور باطل کے متعلق ہمارے دل میں کوئی جھول باقی نہ رکھ۔

یااللہ ! ہمیں اور ہماری اولاد کو شیطان، شیطانی چیلوں اور شیطانی لشکروں سے محفوظ رکھ، یااللہ ! ہمیں شیطان اور شیطانی چیلوں اور شیطانی لشکروں سے محفوظ رکھ، یارب العالمین !

یااللہ ! ہمیں ہمارے نفسانی اور برے اعمال کے شر سے محفوظ فرما، یااللہ ! ہمیں ہر شریر کے شر سے محفوظ فرما۔

یااللہ ! ہمارے ملک کو ہمہ قسم کے شر و نقصان سے محفوظ فرما، یااللہ ! ہمارے ملک کو ہمہ قسم کے شر و نقصان سے محفوظ فرما، یااللہ ! ہمیں ہمارے ملکوں اور علاقوں میں امن وامان عطافرما،اور ہمارے حکمرانوں کی اصلاح فرما۔

یااللہ ! خادم حرمین شریفین کواپنے پسندیدہ کام کرنے کی توفیق دے، یااللہ ! اُس کی تیری مرضی کے مطابق رہنمائی فرما،اوراس کے تمام اعمال اپنی رضاکے لئے قبول فرما، یااللہ ! انہیں صائب رائے اور عمل صالح عطافرما، یااللہ ! ان کے مشیروں کی اپنی مرضی کے مطابق رہنمائی فرما۔

یااللہ! ہمیں بارش عطافرما، یااللہ! ہمیں برکت والی بارش عطافرما، یااللہ! رحمت والی بارش عطافرما، یااللہ! تباہی اور غرق کرنے والی بارش نہ ہو، یا اللہ! خیر و برکت والی بارش بنااس میں نقصان اور تباہی مت بنا، یارب العالمین! بیشک توہر چیز پر قادر ہے۔ یااللہ! ہمیں دنیاوآخرت میں بھلائی عطا فرما،اور ہمیں جہنم کے عذاب سے محفوظ فرما۔

اللہ کے بندوں!

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ (90) وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ

النحل–91/90

اللہ تعالی تمہیں عدل واحسان اور قریبی رشتہ داروں کو (مال) دینے کا حکم دیتا ہے،اور تمہیں فحاشی، برائی،اور سرکشی سے روکتا ہے،اللہ تعالی تمہیں وعظ کرتاہے تاکہ تم نصیحت پکڑو۔اور اللہ تعالی سے کئے وعدوں کو پورا کرو،اور اللہ تعالی کو ضامن بنا کر اپنی قسموں کو مت توڑو،اللہ تعالی کو تمہارے اعمال کا بخوبی علم ہے۔

اللہ عزوجل کا تم ذکر کرو وہ تمہیں کبھی نہیں بھولے گا،اس کی نعمتوں پر شکر ادا کرو وہ تمہیں اور زیادہ عنایت کرے گا،اللہ کا ذکر بہت بڑی عبادت ہے،اور اللہ جانتاہے جو تم کرتے ہو

فہرست

مقدمہ 1

مختصر تعارف 2

تالیفات 3

(1) لا حول ولا قوۃ الا باللہ کی فضیلت 4

(2) والدین کی خدمت اولاد کے لئے جنت 13

(3) مدینہ نبویہ کے فضائل و آداب 24

(4) لا الہ الّا اللہ کی فضیلت اور فوائد 42

(5)کائنات میں غور وفکر دعوت، اہمیت اور فوائد 57
(6) تنہائی کے گناہوں سے بچاؤ 69
(7) فضائل مکہ مکرمہ 77
(8) رمضان کیسے گزاریں 89
(9) پریشانیاں اور دکھ دور کرنے کے وسائل و اسباب 100
(10) مسلم ممالک میں امن اور ہماری ذمہ داریاں 108
(11) خوارج کی حقیقت اور ان کے ہتھکنڈے 117
(12) بحرانوں کے بھنور سے نکلنے کا ایک ہی حل 125
(13) ازدواجی حقوق اور طلاق کے اسباب 135
(14)علم کی فضیلت اہمیت اور فوائد 149
(15) امن و امان ایک عظیم نعمت 163
(16) ازدواجی زندگی مقاصد، تعلیمات اور حقوق 175
(17) قرآن کریم اوصاف اور امتیاز 189
(18) حقوق اللہ اور حقوق والدین 207
(19) یمن میں امن ! فرامینِ رسول ﷺ اور ہدایات 219
(20) دعا کی اہمیت ، شرائط اور فوائد 232

مؤلف کی مزید کتب
کا مطالعہ بھی کریں۔

مکتبہ دارالرحیل کراچی 03172134743